تحفۂ مدارس

مدرسہ قائم کرنے اور چلانے کا طریقہ
مدارس کے باہمی اختلافات اور ان کا حل

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

جمع وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

نعیمیہ بکڈپو، دیوبند، یوپی

تفصیلات

نام کتاب	:	تحفۂ مدارس
مکاتیب	:	حضرت مولانا صدیق احمد باندویؒ
جمع وترتیب	:	محمد زید مظاہری ندوی
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
صفحات	:	۴۲۶
سن اشاعت	:	۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء
قیمت	:	
ویب سائٹ		www.alislahonline.com

ملنے کے پتے

نعیمیہ بکڈپو دیوبند، اور دیوبند وسہارنپور کے تمام کتب خانے

مکتبہ رحمانیہ ہتورا، باندہ

ندوی بکڈپو لکھنؤ، پوسٹ بکس ۹۳

مکتبہ الفرقان نظیر آباد لکھنؤ

مکتبہ اشرفیہ، ہردوئی

اجمالی فہرست

مدرسہ قائم کرنے کا طریقہ

اجمالی فہرست

مدرسہ چلانے کا طریقہ

اجمالی فہرست

مدارس کے باہمی اختلافات اوران کا حل

تفصیلی فہرست

مدرسہ قائم کرنے کا طریقہ

عناوین	صفحات

باب ۲ مدرسہ کیسی جگہ قائم کرنا چاہیے

باب ۳ مدرسوں کے نام

باب ۶ مدرسہ چلانے کا طریقہ اور منتظمین مدرسہ کے لئے اہم ہدایات

باب ۷ مدرسوں کے لئے چندہ

باب ۸ مسجدوں کے لئے چندہ

باب ۹ چندہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات وتنبیہات

باب۱۰ چندوں کے لئے اپیل اور سفارشی خطوط اور فرضی مدرسوں کے چندہ پر تہدید

فصل: سفارشی خطوط

تفصیلی فہرست

مدرسہ چلانے کا طریقہ

عناوین	صفحات
باب ۱ سرپرستی، شوریٰ اور دستور اساسی	

باب۲ طلبہ کا داخلہ

باب۳ تعلیم وتدریس کی اہمیت

باب ۲ اساتذہ کا تقرر

باب ۷ اساتذہ کو نصیحتیں

باب ۸ اہل علم اور فکر معاش

باب ۹ اصلاح مدرسین وہدایات
برائے اساتذہ درجہ حفظ وناظرہ

باب ۱۰ طلبہ کی سخت پٹائی کی ممانعت

باب ۱۱ طلباء کی تربیت

باب۱۲ ہدایات واصلاحات برائے شعبہ عربی

باب ۱۳ امتحان

باب ۱۴ متفرق اصلاحات واعلانات

باب ۱۵ رخصت وتعطیل کا قانون واعلانات

باب ۱۶ مدرسہ کے سلسلہ کی متفرق اصلاحات

باب ۱۷ نصاب تعلیم

باب ۱۸ لڑکیوں کی تعلیم

باب ۱۹ تعلیم نسواں اور مدرسۃ البنات

باب ۲۰ طلبہ کی اصلاح کے لئے ضروری خطوط

تفصیلی فہرست

مدارس کے باہمی اختلاف اور ان کا حل

عناوین	صفحات
باب۱ مدارس میں اختلاف کی مذمت اور اتحاد کی ضرورت اور اس کا طریقہ	

باب۲ حضرتؒ کے مدرسہ میں اسٹرائک کے حالات اور حضرتؒ کا طرز عمل

باب ۳ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے باہمی اختلافات سے متعلق حضرت کی تحریرات

باب ۴ دارالعلوم کا اختلاف اور حضرت اقدسؒ کی اہم تجاویز

باب ۵ جامع العلوم پٹکاپور کے کشیدہ حالات اور حضرتؒ کی مخلصانہ تحریرات

باب ۶ مختلف اسباب کی بناء پر مدارس میں آپسی اختلافات اور حضرت کی ناصحانہ تحریرات

باب ۷ اتحاد واتفاق سے متعلق حضرتؒ کا تحریر کردہ اہم مضمون

تقریظ

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد.

اہل علم اور اہل نظر جانتے ہیں جن کی دعوت واصلاح کی تاریخ، اہل اللہ بزرگان دین، مشائخ ومصلحین امت کے فیوض وبرکات اوران کی اصلاحی وتربیتی کارناموں پر نظر ہے کہ ان کی اصلاح وتربیت کے وسائل ان کے ارشادات ورہنمائی اوران کے فیوض وبرکات کے شیوع وانتشار اور بقاء وحفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ان کے وہ افادات وملفوظات تھے جوانہوں نے اپنی مجالس عمومی وخصوصی میں ارشاد فرمائے یا وہ مکتوبات تھے جوان حضرات نے بعض مخلص عقیدت مندوں اور طالبین حق ومعرفت کے رسائل وعرائض کے جواب میں لکھے یا لکھوائے، ملفوظات مکتوبات کے ان مجموعوں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ایک مختصر تعارفی وتمہیدی مقالہ میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

ہمارے اس عہد قرب وجوار اور علم وواقفیت کے دائرہ میں (بلا کسی تملق وتصنع کے لکھا جاتا ہے) مولانا سید صدیق احمد صاحب مظاہری بانی جامعہ عربیہ ہتورا (ضلع باندہ) کی ذات انہیں ربانی علماء اور مربی ومصلح شیوخ میں ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اخلاص وللّٰہیت، جذبہ اصلاح وتبلیغ، فہم سلیم، حقیقت شناسی اور حقیقت بینی اور راہِ خدا میں جفاکشی وبلند ہمتی کے اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اور اظہار حق اور صحیح مشورہ کی جرأت بھی عطا فرمائی ہے۔۔۔۔۔۔

خدا کا شکر ہے کہ فاضل عزیز مولوی محمد زید صاحب نے ان افادات وملفوظات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے، یہ ایک قابل قدر اصلاحی وتربیتی ذخیرہ تھا جوان کے مجالس کے ملفوظات ومکتوبات میں پھیلا ہوا تھا، اس کا اندیشہ تھا کہ یہ بیش قیمت ذخیرہ یا تو استداد زمانہ کے نذر ہو جائے یا خطوط ومکاتیب کے صفحات میں محدود رہ جائے۔

مولانا محمد زید مظاہری ندوی صاحب قارئین معاصرین، مدارس کے فضلاء طلباء، طالبین حق اور اپنی اصلاح وتربیت کے خواہش مندوں کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک

مجموعہ میں ان کو جمع کر دیا ہے، اس سے فضلاء و طلباء مدارس دینیہ، ملت کے مختلف طبقات کے افراد اور انفرادی و اجتماعی اصلاح کا کام کرنے والے اور تزکیہ نفس کے خواہشمند فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے۔ جامع ملفوظات و مکتوبات کو جزائے خیر دے۔ اور قارئین کو اس سے پورے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ واللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

ابوالحسن علی ندوی

۲۴ر صفر ۱۴۱۷ھ

تقریظ

محی السنۃ حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہردوئی

حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد! علمی دینی حلقوں میں حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے۔ بلاشبہ مولانا کے قابل قدر کارناموں کے پیش نظر اس کی ضرورت تھی کہ ان کی تبلیغی و تعلیمی اور اصلاحی خدمات، قرآن پاک کی تعلیم کے لئے مکاتیب کے قیام کی مساعی، ضعف بیماری کے باوجود دین حق کی اشاعت وحفاظت کے لئے مسلسل شبانہ روز جدجہد اوران کی زندگی کی نمایاں خصوصیات واوصاف سے موجودہ آنے والی نسلوں کوواقف کرایا جائے تاکہ وہ اپنی اپنی زندگیوں میں اس سے روشنی حاصل کرسکیں، جس کے لئے یہ بہترین ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی اس خصوصی اشاعت کوقبول فرمائے اور امت مسلمہ کے لئے مفید اور نافع بنائے۔ آمین۔

والسلام

ابرار الحق

احقر راقم الحروف نے حضرت مولانا الشاہ ابرار الحق صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں اس کتاب کے متعلق ایک خط کے ضمن میں عرض کیا کہ ایک نئی کتاب ''مدرسہ قائم کرنے کا طریقہ'' تیار ہوئی ہے، اس میں سنگ بنیاد، ختم بخاری کے جلسے وغیرہ کے بھی مضامین ہیں، پوری کتاب حضرت مولانا صدیق احمد صاحبؒ کے خطوط پر مشتمل ہے، میرے ساتھ ہے، اس کا دوسرا حصہ ''مدرسہ چلانے کا طریقہ'' زیر کتابت ہے، دعاء کی درخواست ہے۔

حضرت اقدس نے خط کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا......''ٹھیک ہے، یہ رسالہ جب چھپے کچھ نسخے میرے پاس بھیج دیں، اوراس کے مصارف سے مطلع کریں، اوراس کے پتے سے بھی مطلع کریں، کہاں چھپی ہے، کہاں سے ملتی ہے۔''

ابرار الحق

۲۹ رمضان ۱۴۲۵ھ

عرض مرتب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے ان نیک بندوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے بہت تھوڑی مدت میں دین کا بہت کام لیا اور تقریبا امت کے ہر طبقہ نے اپنی استعداد و مزاج کے موافق آپ سے استفادہ کیا ہے، ان مستفیدین میں خاص طور پر اہل مدارس و مکاتب بھی ہیں جن کی حضرت کے نزدیک بڑی اہمیت وقدر تھی اور آپ اپنے اوقاتِ عزیز کو ان کی خدمت میں صرف کرنے کو سعادت سمجھتے تھے، علم دین کی نشر واشاعت اور قیام مدارس ومکاتب نیز اصلاح مدارس کی آپ کو جو فکر تھی اس کی بنا پر بکثرت مدارس اور اہل مدارس، علماء وطلباء سے آپ کا سابقہ پڑتا تھا، سینکڑوں مدارس ومکاتب کے منتظمین ومدرسین مختلف مسائل میں آپ سے رجوع فرماتے اور اہم معاملات میں مشورے لیتے تھے، آپ پوری فکر اور توجہ کے ساتھ وقت نکال کر ان کے جوابات تحریر فرماتے تھے، احقر کی معلومات کے مطابق مختلف صوبوں کے مدارس ومکاتب سے متعلق حضرات کا جس قدر سابقہ ورابطہ حضرت اقدس مولانا صدیق احمد صاحبؒ سے رہا شاید اس دور میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔

احقر ناکارہ حضرت کے خدام میں ایک ادنیٰ خادم تھا جو حضرت کی جملہ تحریرات وخطوط اور ملفوظات وغیرہ کو حضرت ہی کی زیر نگرانی میں محفوظ کرتا رہتا تھا، اور اب رفتہ رفتہ ان کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔

مدارس ومکاتب کے سلسلہ کے حضرت اقدسؒ کے جتنے خطوط احقر نے پندرہ بیس سال کے عرصہ میں جمع کیے تھے ان کو تین حصوں میں مرتب کیا ہے، ایک حصہ میں مدرسہ قائم کرنے کے طریقوں سے متعلق خطوط جمع کیے ہیں جن میں چندہ اور سفارش اور سنگ بنیاد جلسوں وغیرہ سے متعلق بھی خطوط ہیں، دوسرے حصہ میں مدرسہ چلانے کے طریقہ سے متعلق جمع ہیں جس میں شوریٰ، رجسٹریشن، طلبہ کے داخلہ، اساتذہ کا تقرر اور ان کے معاش کا مسئلہ، شعبہ عربی وحفظ کی اصلاح اور نصاب تعلیم اور تعلیم نسواں دیگر امور سے متعلق خطوط جمع کیے گئے ہیں، تیسرے حصہ میں مدارس وعلماء کے باہمی اختلافات اور ان کا حل، اس موضوع سے متعلق حضرتؒ کے خطوط ومضامین جمع کیے ہیں۔

علماء وادباء مشائخ کے خطوط جمع کرنے کا سلسلہ تو بہت قدیم ہے لیکن اس کے طریقے اپنے ذوق ومزاج کے مطابق لوگوں نے مختلف اختیار کئے ہیں، ایک شکل تو یہ ہوتی ہے کہ سائل کے سوال اور اصل خط کے مضمون سے قطع نظر صرف جوابات کو جمع کر دیا جائے جیسے مکاتیب گیلانی، مکاتیب امدادیہ ومکاتیب رشیدیہ وغیرہ میں ہے کہ اس میں صرف جوابات جمع کر دیئے گئے ہیں لیکن اس سے یہ اندازہ لگانا عام طور پر مشکل ہوتا ہے کہ کس سوال کے جواب اور کس سیاق وسباق اور کس پس منظر وحالات میں جواب لکھا گیا ہے، اس لئے بسا اوقات مسئلہ کی پوری نوعیت اور اس جواب کی پوری افادیت واضح نہیں ہو پاتی۔

اور ایک شکل یہ ہوتی ہے کہ سائل کے پورے تفصیلی طویل خطوط کو بھی جواب کے ساتھ نقل کیا جائے اس میں دقت یہ ہے کہ اکثر خطوط اتنے طویل اور غیر مفید لمبی عبارتوں پر مشتمل ہوتے ہیں کہ اگر ان کے نقل کا بھی التزام کیا جائے تو کتاب کی ضخامت کئی گنا زیادہ ہو جائے، اس لئے احقر نے مذکورہ بالا دونوں صورتوں سے بچتے ہوئے تیسری شکل اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ جس سوال اور جس خط کا جواب حضرت نے تحریر فرمایا، اس پورے خط کا مضمون تقریباً انہیں کے الفاظ میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے اور حضرت اقدسؒ کے جوابات بغیر کسی ترمیم کے من وعن پورے پورے نقل کئے ہیں۔

حضرت اقدسؒ کے یہ مکاتیب ایسے ہیں جن پر حضرت نے نظر ثانی اور اس کی تصحیح بھی فرمائی ہے، تصحیح کے وقت آپ نے بعض خطوط میں حذف وترمیم اور اضافہ بھی فرمایا ہے، اب یہ مجموعہ اور اسی طرح حضرت کے جملہ مکاتیب جو مختلف موضوعات سے متعلق ہیں اور مختلف قسطوں میں مختلف ناموں سے ان شاء اللہ شائع ہوں گے، مستند اور حضرتؒ کا نظر فرمودہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی برکت سے محض اپنے فضل وکرم سے پوری امت کے لئے مفید بنائے، خصوصاً اہل مدارس اور علماء وطلباء کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم.

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۱ رمضان ۱۴۲۵ھ

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

بانی جامعہ عربیہ ہتورا، ضلع باندہ، یوپی

جمع وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ا

مدارس ومکاتب قائم کرنے کی اہمیت

مدرسہ کے لئے زمین دینے کی ترغیب

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ”احقر اپنے علاقہ میں دینی مدرسہ کے لئے زمین دینا چاہتا ہے، اس میں آپ سے مشورہ چاہتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی السلام علیکم

مدرسہ کے لئے جو کچھ آدمی کرسکتا ہو کرتا رہے، آپ سے جو خدمت ہوسکے کیجئے اور لوگوں کو ترغیب دیجئے۔

صدیق احمد

مدرسہ کے لئے مقدمہ اور جھگڑے والی زمین نہ لیجئے

ایک صاحب نے مشورہ کیا کہ مدرسہ کے لئے زمین بہت گراں مل رہی ہے، ڈیڑھ لاکھ کی ہے اور دوسری زمین بہت سستی مل رہی ہے لیکن اس میں مقدمہ چل رہا ہے پتہ نہیں کب تک چلے آپ سے مشورہ مطلوب ہے کہ مدرسہ کے لئے کون سی زمین خریدوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

عزیزم السلام علیکم

جس میں مقدمہ نہ ہو وہی زمین مناسب ہے، کوشش کیجئے کہ کچھ رعایت ہوجائے، درمیان میں کچھ ایسے لوگوں کو لے جایئے۔ اللہ پاک کامیاب فرمایئے۔

صدیق احمد

مدرسہ کی ذمہ داری کو منجانب اللہ فیصلہ سمجھئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مشیر کاروں نے احقر ناکارہ کو مدرسہ کا ذمہ دار بنادیا ہے

احقر نا تجربہ کار ہے، اپنے اندر اہلیت نہیں پاتا حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

آپ کو ذمہ دار بنادیا گیا ہے اس کو منجانب اللہ فیصلہ سمجھئے، اخلاص کے ساتھ دیانت داری کے ساتھ کام کیجئے، اللہ پاک کی مدد ہوگی، دعا کررہا ہوں۔

صدیق احمد

مدرسہ کی خدمت سعادت کی بات ہے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ احقر کے سر مدرسہ کی ذمہ داری ہے دعا فرمائیں کہ میری نگرانی میں مدرسہ کو خوب ترقی ہو۔ اللہ تعالیٰ دستگیری فرمائے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک آپ کی نگرانی میں مدرسہ کو ترقی عطاء فرمائے، دینی مدرسہ کی خدمت بڑی سعادت کی بات ہے۔ آپ لگے رہئے، انشاء اللہ نصرت ہوگی۔

صدیق احمد

زیادہ بڑا مدرسہ بنانے کی فکر نہ کیجئے طلبہ کی تربیت کی طرف توجہ کیجئے

ایک صاحب نے مدرسہ قائم کیا اور اپنے مدرسہ کی روداد لکھی کچھ پریشانیوں کا بھی تذکرہ کیا۔ حضرت نے بطور ہدایت کے مندرجہ ذیل خط ارسال فرمایا:

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے مدرسہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ مدرسہ متوسط درجہ کا رہے، بڑے مدارس میں شر زیادہ ہوتا ہے، اتنے طلبہ ہوں جن کی نگرانی ہوسکے، تعلیم سے زیادہ تربیت کی ضرورت ہے، آج کل تعداد تو بہت نکلتی ہے لیکن نام کے۔ لائق ہزار میں ایک ہوتا ہے اسی وجہ سے جیسا کام ہونا چاہئے نہیں ہورہا۔

احقر صدیق احمد

۱۵ر ربیع الاول

اتنا بوجھ لادیئے جتنا برداشت کرسکیں

ایک دینی مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے مدرسہ کے سلسلہ کی پریشانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ اس وقت مدرسہ پر بہت قرض ہے، سخت پریشانی میں ہوں، ہر وقت یہ فکر سوار رہتی ہے کہ گاڑی کیسے چلے گی، اخراجات کیسے پورے ہوں گے، مدرسہ مقروض ہے حضرت والا سے دعاء کی درخواست ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اتنا بوجھ اپنے اوپر رکھئے جس کو برداشت کرسکیں لوگوں سے ملاقات کیجئے اور توجہ دلایئے، قرض کس مد میں ہے، دعاء کررہا ہوں اللہ پاک پریشانی دور فرمائے، میں بھی آج کل بہت پریشان ہوں، دعاء کی درخواست ہے۔

صدیق احمد

علاقہ کے اور دیہات کے لڑکوں کو دین سکھانے کی کوشش کیجئے

گجرات کے ایک مدرسہ کے مہتمم صاحب نے اپنے مدرسہ کے حالات تحریر فرمائے کہ ماشاء اللہ دو سو بچے زیر تعلیم ہیں اور سب اطراف کے دیہاتوں کے رہنے والے ہیں، طلبہ کی ترقی کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت نے جواب فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط ملا پڑھ کر خوشی ہوئی ایسے ہی مقامات کے لڑکوں کو رکھ کر ان کو دین سکھایا جائے، ان کے ذریعہ انشاء اللہ دین کی اشاعت ہوگی، اللہ پاک اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

مکاتب قائم کیجئے کام میں لگے رہئے

حضرت کے متعلقین میں سے بعض علاقوں میں کام کر رہے تھے کچھ حالات عرض کئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

آپ لوگ کام کرتے رہیں، اس علاقہ میں کام کی بہت ضرورت ہے جگہ جگہ مکاتب قائم کیجئے، یہ کام بہت اہم ہے۔ جلد توجہ کیجئے۔

صدیق احمد

دیہاتوں میں مکاتب قائم کرنے کی ضرورت اور قابل تقلید نمونہ

لکھنؤ شہر کے بعض حضرت کے متعلقین نے ایک کانفرنس منعقد کی تھی، جس میں حضرت دامت برکاتہم کو بڑی شد و مد سے مدعو کیا تھا، حضرت والا اپنی مصروفیات اور مشاغل کی وجہ سے یہ اطلاع بھیج چکے تھے کہ مجبوری کی وجہ سے معذوری ہے، لیکن عین وقت پر پھر ایک صاحب لکھنؤ سے گاڑی لے کر حضرت کو لینے کے لئے تشریف لے آئے، ان صاحب کا یہاں تک اصرار تھا کہ اس تاریخ میں کسی دوسری جگہ کا پروگرام ہو تو حضرت والا اس کو ملتوی فرمادیں اور میرے یہاں تشریف لے آئیں۔ حضرت دامت برکاتہم نے ان سے تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ ”لوگ تو سمجھتے ہیں کہ اس کے ذمہ صرف ایک ہی کام ہے، بیٹھے بیٹھے نظامت کرتا رہتا ہے اور کوئی کام نہیں حالانکہ میرے ذمہ جتنے کام ہیں میں ہی جانتا ہوں میں اپنے کام کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ مدرسہ کے مدرسین بھی نہیں جانتے کہ میں کیا کیا کام کرتا ہوں، احقر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے سب سے زیادہ قریبی ہیں ان سے زیادہ قریبی میرا کوئی نہیں ہے، لیکن ان کو بھی نہیں معلوم کہ میں کیا کیا کرتا ہوں اور میرا کیا ارادہ ہے“۔

میری پوری کوشش رہتی ہے کہ جگہ جگہ دیہاتوں میں دینی مکاتب قائم کئے جائیں اور الحمدللہ ان مدرسوں کے علاوہ جو باقاعدہ اس مدرسہ سے ملحق ہیں ان کے علاوہ اچھی خاصی تعداد ہے،

اوران کا کسی کو علم ہی نہیں اور میں جگہ جگہ جا کر اس کی کوشش کرتا ہوں۔ اپنے کام کو ظاہر کرنا میرا مزاج نہیں، لیکن آج مجبوری میں کہہ رہا ہوں کہ اسی تاریخ کو ''ستنا'' کے پاس ایک دیہات میں جانا ہے، بڑے بڑے جلسوں میں تو سب لوگ جاتے ہیں آخر کچھ لوگ ایسے بھی تو ہونے چاہیے جو دیہاتوں میں جا کر کام کریں۔ میں تو اسی لائن کا آدمی ہوں۔ اس کے بعد ایک خط ان لوگوں کے نام تحریر فرمایا جن لوگوں نے حضرت کو بڑے اصرار کے ساتھ بلایا تھا۔ وہ خط یہ ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں دو خط لکھ چکا ہوں مجھے پہلے سے اطلاع ہوتی تو میں کوئی صورت نکالتا ''ستنا'' کے پاس ایک جگہ ہے وہاں ایک مکتب تھا، بعد میں ختم ہوگیا، اہل بدعت غالب آنے لگے، ایک صاحب جن کا وہاں اثر تھا، اس وقت وہ ایک مقام پر جمع ہوں گے، بڑی مشکل سے یہ وقت آیا ہے میرا وہاں جانا ضروری ہے، وہاں جانے کی یہی تاریخ ہے، میں آخر کس طرح شریک ہوں، میں بھی تو کچھ کام کر رہا ہوں، اس میں کوئی شریک نہیں ہے، اب تک بہتر (۷۲) مکتب بفضلہٖ تعالیٰ قائم ہوئے ہیں، وہاں جا کر کوشش کرنی پڑتی ہے، یہ مکتب پہلے سے نہ تھے، مدرسہ قائم ہونے کے بعد جا جا کر کوشش کی گئی ہے، یہ کام تنہا میرے ذمہ ہے مدرسہ کے دوسرے حضرات بھی اس کو نہیں کر رہے ہیں، اس میں بڑی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے پیدل چلنا پڑتا ہے بھوکا رہنا پڑتا ہے اسی وجہ سے میں کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا میری عادت اس قسم کی نہیں ہے کہ کام دکھایا جائے، آج تک آپ لوگوں کو بھی نہیں معلوم کہ میں کس قسم کا کام کرتا ہوں، اور اس میں کتنی پریشانی ہوتی ہے۔ آپ کے اصرار کی بنا پر یہ کہنا پڑا۔ ایسے وقت میں بہت پریشان ہوجاتا ہوں، آپ حضرات کی دلشکنی بھی نہیں چاہتا، لیکن بہت مجبور ہوں۔ یہاں کے کام کا بہت نقصان ہوگا۔ معلوم نہیں کتنی کوشش کے بعد ایک جگہ وہ لوگ جمع ہوں گے، دور دور بستیاں ہیں پہاڑی علاقہ ہے۔ امید ہے کہ میری غیر حاضری معاف فرمائیں گے۔ دل سے دعاء کرتا ہوں اللہ پاک جلسہ کو کامیاب فرمائے۔

احقر صدیق احمد

دینی مکاتب کی فکر اور اس کے اخراجات کے لئے جد وجہد

ایک صاحب نے حضرت کے مدرسہ جامعہ عربیہ ہتورا کے لئے کچھ اینٹیں وغیرہ بھیجیں، حضرت نے قبول تو فرمالیں اور ان صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا:

مکرمی السلام علیکم

آپ نے اینٹوں کے لئے فرمایا تھا، اینٹیں تو آگئیں ہیں لیکن اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ مدرسہ کی بہت سی شاخیں ہیں یا ایسی ہیں کہ بڑی محنت سے وہاں جا کر مکاتب قائم کئے گئے ہیں اس وقت تقریباً پچھتر (۷۵) مکتب قائم ہو چکے ہیں، ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو خود کفیل ہیں، مقامی طور پر اخراجات کے پورا ہونے کی کوشش ہوتی ہے لیکن اکثر ہیں کہ وہاں کے لوگ مدرس کی تنخواہوں کا انتظام نہ کر سکے، ہمارے یہاں مدرسہ میں کوئی ایسی مد نہیں جو مکاتب کو دی جا سکے، مجھے ان مکاتب کے اخراجات کے لئے علیحدہ سے کوشش کرنی پڑتی ہے۔

جھانسی میں ایک مدرسہ ہے وہ ایک مسجد میں ہے مگر مسجد کے لوگ جب چاہیں اس پر قبضہ کر سکتے ہیں اس کے لئے علیحدہ جگہ کی تلاش ہے۔

اگر آپ کو شرح صدر ہو تو بجائے جامعہ عربیہ ہتورا کے ان کے لئے کچھ رقم محفوظ کرلیں، کوئی معتبر شخص آپ کے پاس ہو تو وہ آکر مکاتب کا اور خاص طور سے جھانسی کے مکتب اور اس کے لئے جو زمین لی جارہی ہے اس کا معائنہ کر کے آپ کو تفصیلی حالات سے مطلع کر دے۔

احقر صدیق احمد

انہیں صاحب کا دوبارہ ایک خط آیا جس کا حضرت نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:

مکرمی السلام علیکم

جناب نے اینٹوں کے لئے فرمایا تھا اس سلسلہ میں اس سے قبل والے عریضہ میں تحریر کیا تھا کہ اینٹیں تو یہاں آتی ہی رہتی ہیں، تعمیری سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ آپ کے لئے بہترین مصرف کے سلسلہ میں تحریر کیا تھا کہ مدرسہ کے تحت تقریباً پچھتر مکتب ہیں کئی مدرسے ایسے ہیں جن کی تنخواہ کا کوئی انتظام نہیں، مجھے کرنا پڑتا ہے، مدرسہ میں اس قسم کی کوئی مد نہیں، اس سلسلہ میں مجھے

بڑی پریشانی ہوتی ہے۔ اگر شرح صدر ہو جائے تو اس قسم کی رقم آپ ایسے مکاتب کے لئے اپنے پاس جمع رکھیں، لکھنؤ جب حاضر ہوں گا لے لوں گا۔ انشاء اللہ اس میں خیانت نہ ہوگی۔ اللہ پاک آپ کو اطمینان نصیب فرمائے۔

صدیق احمد

مکاتب قائم کرنے کے سلسلہ میں حضرت کی جدوجہد اور فکر

حضرت اقدس ہمیشہ اس کی کوشش فرماتے رہے کہ بستی بستی اور گاؤں گاؤں دینی مکاتب قائم ہو جائیں، خود مدرسے مکاتب قائم فرماتے ہیں، مدرس کو بھیجتے اور اس کی تنخواہ کا نظم بھی فرماتے ہیں، اس سلسلہ میں پورے استغناء کے ساتھ احباب کو مطلع کرتے ہیں کہ دیہاتوں میں مکاتب قائم ہیں جو حضرات تعاون فرمانا چاہیں تعاون فرمائیں، چنانچہ حضرت کی تحریک کی بنا پر بعض احباب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ:

''مختلف مکاتب کے بارے میں جو آپ نے توجہ دلائی ہے، جزاکم اللہ فی الدارین۔ ایک ایک مدرسہ کے لئے کتنی رقم ہونی چاہئے کل کتنے مکاتب ہیں؟ اور وہ رقم کس مد کی ہو امداد یا زکوۃ۔ آپ کا خط ملنے پر انشاء اللہ رقم روانہ کی جائے گی، اللہ تعالیٰ توفیق طاعت وسعادت نصیب فرمائے۔'' حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرم جناب بابو بھائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکاتب تو بہت ہیں کچھ خود کفیل ہیں اس وقت گیارہ مکاتب ایسے ہیں جن کی تنخواہ کا انتظام کرنا پڑتا ہے، اس سلسلہ میں زکوۃ کی مد نہ صرف ہوگی، اگر اس کے علاوہ کوئی گنجائش نکل سکے تو آپ امداد کریں۔ اس کے لئے آپ پریشان نہ ہوں، جب کبھی ایسی صورت ہو اور لوگ اس میں حصہ لیں ان کی رقم آپ اپنے پاس جمع کرلیں اس کے بعد یہاں بھیج دیں۔ لوگوں کو ترغیب دیتے رہیں کہ سو روپئے آمدنی میں سے ایک روپیہ نکال دیا کریں یہ کچھ مشکل نہیں ہے، آپ نے جو بعد زکوۃ

رقم پانچ ہزار کی بھیجی تھی وہ مل گئی ہے، اس مد میں بھی لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، جو پریشان رہتے ہیں ان کے علاج اور کھانے پینے کے لئے کوئی ذریعہ معاش نہیں، بیوہ ہیں، یتیم اور نادار ہیں ان کو اس قسم کی رقم دی جاتی ہے مدرسہ کے لئے جو رقم ہوتی ہے وہ مدرسہ میں جمع کر دی جاتی ہے اس کی رسید ارسال کی جاتی ہے، دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک آپ حضرات کو ہر طرح عافیت نصیب فرمائے، ڈاکٹر ڈھاکم اور قاری ولی اللہ صاحب سے فرمادیں کہ میرے لئے دعاء کریں، میں بیمار رہتا ہوں اسباق بہت ہیں، کام بھی بہت ہیں اس لئے علاج کے لئے وہاں نہ پہنچ سکوں گا، پرسوں کانپور جارہا ہوں۔

صدیق احمد

مکاتب کی وجہ سے کام کی کثرت اور ذمہ داری کا احساس

ایک صاحب نے بڑے اصرار کے ساتھ شعبان کے مہینہ میں اپنے مدرسہ کے سالانہ جلسے کے لئے حضرت کو دعوت دی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شوال سے پہلے بالکل فرصت نہ مل سکے گی، میں بہت مصروف رہتا ہوں شعبان میں مکاتب کا کام بہت زیادہ ہو جاتا ہے، سال بھر کی ضروریات اسی ماہ کے لئے موقوف رہتی ہیں ان کے تمام مسائل اسی ماہ میں حل کئے جاتے ہیں۔

صدیق احمد

باب ۲

مدرسہ کیسی جگہ قائم کرنا چاہئے

جب تک پڑھانے کی جگہ نہیں ملتی مسجد میں کام شروع کردیجئے

ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے پڑھانے کے لئے جگہ کی ضرورت ہے کسی اچھی جگہ کا انتخاب فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زیدکرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہو اللہ پاک فضل فرمائے اور بہتر جگہ عطا فرمائے، کوشش کیجئے کچھ لڑکوں کو مسجد ہی میں پڑھانا شروع کردیجئے۔

صدیق احمد

مدرسہ ایسی جگہ قائم کرنا چاہئے جہاں پانی وغیرہ کی سہولیت ہو

مدھیہ پردیش کے بعض علاقوں میں حضرت بہت عرصہ سے دینی مدرسہ ومکتب کے قیام کی کوشش فرمارہے تھے، بحمدہ تعالیٰ مدت دراز کے بعد کچھ مرد مجاہد کھڑے ہوئے اور قیام مدرسہ کے لئے کمربستہ ہوگئے، مدرسے کے لئے جگہ کا انتخاب بھی ہوگیا لیکن اس جگہ پانی کی بڑی دقت تھی، ان حضرات نے حضرت کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ مدرسہ کے لئے کسی مدرس و منتظم کو بھیج دیجئے جو مدرسہ چلاسکے حضرت کو پورے حالات کا علم ہوچکا تھا، ان کے خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا:

مکرمی زیدکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو میں نے خط لکھا تھا کہ حاجی عبدالرزاق صاحب کے مشورہ سے کوئی

اور جگہ تلاش کیجئے اور پہلے پانی کا انتظام کیجئے اس کے بعد تعمیر اور تعلیم کا، اس زمین میں پانی کی اگر کوئی شکل ہوجائے جس سے تعمیر ہوسکے اور بعد میں پینے اور استعمال کے لئے آسانی ہوتو وہ زمین بہت اچھی تھی۔

آدمی تو جب بھیجا جائے کہ وہاں کام شروع ہو، ابھی تو یہی طے نہ ہوسکا ہے کہ کہاں مدرسہ بنایا جائے، میرے اوپر بہت اثر ہے، ہر وقت طبیعت رنجیدہ رہتی ہے، ایک مدت میں تو یہ وقت آیا تھا کہ وہاں مدرسہ کی بنیاد پڑے لیکن پانی نہیں ہے، اللہ پاک غیب سے انتظام فرمائے، آپ لوگ جلد مشورہ کرکے مطلع کریں کہ کیا طے کیا، کہ اس کے علاوہ کوئی زمین نگاہ میں ہوتو تحریر کیجئے۔

صدیق احمد

ہمت نہ ہاریئے اللہ کے فیصلے پر راضی رہیے

کھنڈوہ (مدھیہ پردیش) میں حضرت کی جدوجہد سے ایک مدرسہ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا، تعمیری سلسلہ شروع ہوا، پانی کی سہولت کے لئے ان حضرات نے بورنگ کرائی جس میں تقریباً تیس ہزار روپیہ صرف ہوگیا لیکن بورنگ ناکام رہی اور پانی نہ نکل سکا، ان حضرات نے بڑی پریشانی اور مایوسی کا خط حضرت کی خدمت میں ارسال کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

بخدمت بھائی صغیر احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا، حاجی یعقوب صاحب سے آپ فرمائیں کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کا حساب دیا جائے گا، حاجی عبدالرزاق صاحب اور دیگر احباب بیٹھ کر مشورہ کریں، اگر اس زمین میں کوئی ایسی جگہ ہو جہاں پانی نکل سکتا ہوتو بہتر ہے ورنہ پھر کوئی دوسری زمین تلاش کی جائے، پانی بغیر تو کسی طرح کام نہیں چل سکتا، بہت غم ہے لیکن اللہ پاک کی طرف سے جو فیصلہ ہوتا ہے اس پر ہم سب کو راضی رہنا چاہئے، جلد ہی کوئی جگہ تلاش کیجئے، یہ موجودہ زمین کسی کام میں آجائے گی۔ اس کا فیصلہ مشورہ سے کرلیا جائے گا، ہمت نہ ہارنا چاہیے، آئندہ حالات کیا پیش آئیں گے اس کا علم پروردگار ہی کو ہے، کام کرنے والے کے سامنے اس قسم کی مشکلات آتی ہیں، ہمت سے کام لینا

چاہیے۔ جلد ہی زمین لے کر بات کیجئے، اس کی قیمت کا انشاء اللہ انتظام کیا جائے گا، آپ حضرات پر بار نہ ڈالا جائے گا۔

صدیق احمد

کام کرتے رہیے انشاء اللہ سہولت ہوگی

ایک صاحب نے مدرسہ قائم کیا تھا جس میں طرح طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، مخالفین کی مخالفت اپنی جگہ پر تھی، ان حالات سے دوچار ہو کر ان صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا حضرت نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، دعا کر رہا ہوں۔ کام کرتے رہیے، اللہ پاک سہولت کا انتظام فرمائیں گے، کچھ دن کی پریشانی ہے بعد میں انشاء اللہ راحت ہوگی۔

صدیق احمد

مدرسہ دیہات میں ہو یا شہر میں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ایک دیہات میں میں نے مدرسہ کھولا ہے تقریباً ۱۵ لڑکے زیر تعلیم ہیں مقامی لڑکے اس کے علاوہ ہیں، سارا مدار چندہ پر ہے، اب میں اس کو شہر میں منتقل کرنا چاہتا ہوں، حضرت کی کیا رائے ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے، دیہات میں تربیت اچھی ہو جاتی ہے، وہاں کیا دشواری ہے، پوری تفصیل معلوم ہو جائے تو مشورہ دوں۔

صدیق احمد

حضرت نے فرمایا مدرسہ تو دیہات ہی میں ہونا چاہیے۔ دیہات میں کچھ پریشانیاں ضرور ہوتی ہیں لیکن شہروں میں جو فتنے اور مسئلے کھڑے ہوتے ہیں ان کے مقابلے میں وہ پریشانیاں آسان ہیں، شہروں میں ہر محلّے میں مکتب ہونا چاہیے۔

مدرسہ کیسی جگہ ہونا چاہیے

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ موصول ہوا، حالات کا علم ہوا۔ میں تو ایسی ہی جگہ مدرسہ پسند کرتا ہوں، جہاں زیادہ ضرورت ہو، خواہ وہاں صرف ناظرہ قرآن مجید ہی پڑھایا جائے۔ آپ وہاں مدرسہ قائم کریں، کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ کام کے لئے مل جائے گا۔ میری صحت اچھی نہیں ہے۔ دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

مدرسہ کہاں کھولیں

مکرمی السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک پریشانیوں کو دور فرمائے میں نے مشورہ دیا تھا کہ ایسی جگہ مدرسہ قائم کیجئے جہاں سکون سے کام ہوسکے، کام خاموشی سے کریئے، مناظرہ وغیرہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا، انتشار بڑھ جاتا ہے۔

آپ استخارہ کرلیں، جہاں دل کا رجحان ہو بیٹھ جایئے اور کام شروع کردیجئے، اللہ پاک برکت عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

کام کہاں کریں

ایک صاحب اپنے وطن سے دور کسی علاقہ میں پڑھاتے تھے بیمار بھی رہتے تھے، حضرت سے مشورہ کیا، کہ کہاں پڑھاؤں کہاں کام کروں وطن چلا آؤں یا جہاں کام کررہا ہوں وہیں رہوں؟ حضرت نے تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم السلام علیکم

جہاں صحت اچھی رہے اور آپ کام کرسکیں وہاں کام کیجئے۔ اگر وہیں رہ کر کام ہوسکتا ہو تو یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ دعا کررہا ہوں۔

صدیق احمد

ایسی جگہ کام کیجئے جہاں فائدہ زیادہ ہو

حضرت کے ایک شاگرد عالم دین بہار کے علاقہ کے رہنے والے گجرات کے کسی مدرسہ میں پڑھاتے تھے، اور اپنے علاقہ میں مدرسہ کھولنا چاہتے تھے، ان صاحب نے حضرت کی خدمت میں اپنے حالات لکھتے ہوئے تحریر فرمایا کہ ''اپنے گاؤں میں سرکاری مدرسہ اور لوگوں کا آپسی اختلاف کسی نئے مدرسہ کے قیام کے لئے مانع ہے، والدہ کی آنکھ کمزور ہوتی جارہی ہے، دعاء کی درخواست ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے۔

جب حالات درست ہوں اور علاقہ میں کوئی جگہ مل جائے اس وقت وہاں مدرسہ قائم کیجئے۔ آپ جہاں کام کررہے ہیں ابھی اس جگہ کو نہ چھوڑیئے وہاں زیادہ فائدہ ہے۔

صدیق احمد

وطن میں مدرسہ قائم کیجئے

ایک عالم صاحب کو ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک تمام مقاصد میں کامیاب فرمائے۔آپ وطن میں مدرسہ قائم کریں شروع میں تو پریشانی ہوتی ہے بعد میں انشاء اللہ سہولت ہو جائے گی۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورہ باندہ

علاقہ میں کام کرنا زیادہ مناسب ہے

ایک صاحب جو بہار کے رہنے والے تھے گجرات کے علاقہ میں ایک مدرسہ میں مدرس تھے، کچھ اپنی پریشانیاں ظاہر کر کے علاقہ میں کام کرنے کا مشورہ طلب کیا حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمائے۔

علاقہ میں کام کرنا زیادہ مناسب ہے، اگر وہاں دشواری ہو تو فی الحال کسی دوسرے مدرسہ میں کام کیجئے۔اور علاقہ میں کام کرنے کی کوشش کرتے رہیے۔خط لکھتے رہیے۔

صدیق احمد

علاقہ میں مدرسہ قائم کرنے کی بابت مشورہ

ایک صاحب نے اپنے علاقہ میں مدرسہ قائم کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا اور اس سلسلہ میں حضرت سے مشورہ لیا کہ مدرسہ قائم کروں یا نہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

اگر وہاں ضرورت ہو تو ضرور مدرسہ قائم کیجئے۔ دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

ایک ذی استعداد نوجوان عالم بہار سے حضرت کی خدمت میں جگہ کی تلاش میں حاضر ہوئے جہاں عربی کی درسی کتابیں پڑھانے کا بھی موقع ملے۔ واپس جا کر ان صاحب نے حضرت کی خدمت میں پھر خط لکھا، حضرت نے ان کے حالات کے مطابق جواب تحریر فرمایا۔

برادرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ سے زبانی گفتگو ہو چکی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے وطن میں کوئی ادارہ قائم کریں اور علاقہ کے لڑکوں کو لا کر تعلیم دیں، اس میں انشاء اللہ آپ کے لئے ہر طرح خیر ہوگی، کتابیں بھی کچھ دن کے بعد پڑھانے کے لئے مل جائیں گی۔

صدیق احمد

ہمت کیجئے مدرسہ چلایئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں اپنے علاقہ میں ہوں کچھ کام کرنے کی ہمت نہیں پڑتی، بزدلی اور احساس کمتری کا شکار ہوں۔ کیسے کام کروں۔ کوئی جگہ پڑھانے کی بتا دیجئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

کچھ ہمت سے کام لیجئے، بغیر اس کے تو کوئی کام نہیں ہوتا، کھانے کے لئے بھی کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔

یہاں علاقہ میں ایک اچھا مدرسہ ہے، اگر آپ اس کی نگرانی کرسکیں تو تشریف لے آویں۔

صدیق احمد

مدرسہ میں پریشانی ہوتی ہی ہے

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے مدرسہ سے متعلق مختلف پریشانیاں لکھیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

سب کا یہی حال ہے، مدرسہ میں ہر ایک پریشان ہے، آپ کے لئے دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

کام تو سکون کی جگہ میں ہوتا ہے

ایک صاحب نے لکھا کہ میں فلاں مقام پر کام کرتا ہوں، لیکن وہاں کے حالات ٹھیک نہیں، میری مخالفت بہت زیادہ ہے، تراویح پڑھانے کا نمبر آیا تو کچھ لوگوں نے مخالفت کی کہ یہ تراویح نہیں پڑھائیں گے، حضرت والا سے گذارش ہے کہ مجھے مشورہ عنایت فرمائیں میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

اگر وہاں کے حالات مناسب نہیں ہیں تو دوسری جگہ۔ جہاں سکون کے ساتھ کام کرسکیں کیجئے پریشانی میں تو کام بھی نہ ہوسکے گا۔ اللہ پاک بہتر بدل عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ و مکتب سے متعلق مشورہ

(۱) ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ کے چندہ کی وصولیابی کے لئے جانا ہوتا ہے، لوگ مدرسہ کا کھاتہ نمبر پوچھتے ہیں، مدرسہ کا بینک کھاتہ نہیں ہے، مدرسہ کے نام سے کھاتہ ہونے کے لئے شوریٰ کمیٹی کا ہونا ضروری ہے، آپ کا اس میں کیا حکم ہے۔

(۲) مدرسہ میں جدید طلبہ کا داخلہ ہوتا ہے، چند دنوں میں طلبہ بغیر اجازت بھاگ

جاتے ہیں جس کی وجہ سے طلبہ کی تعداد کم ہو جاتی ہے، بہت سے قدیم طلبہ بھی چلے گئے جب کہ ان پر کسی قسم کی سختی بھی نہیں کی جاتی، ایسے حالات میں کیا کروں، دعاء کی درخواست ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا، آپ محنت کر رہے ہیں، طلبہ کو لا کر داخل کرتے ہیں چلے جاتے ہیں، اس میں آپ کا کیا قصور، مقامی طلبہ جو آتے ہیں ان پر محنت کرتے رہیے۔ آپ چندہ دینے والوں سے یہ کہیے کہ یہ مدرسہ جامعہ عربیہ ہتورا کی نگرانی میں چل رہا ہے۔

آمد و خرچ کے حساب کی جانچ وہی لوگ کرتے ہیں، ابھی اتنی آمدنی نہیں ہوتی کہ بینک میں کھاتہ کھولا جائے، ایسے لوگ کم ہوتے ہیں، اگر ان کو اطمینان نہ ہو تو آپ ان سے کہہ دیں مدرسہ آکر حالات کو دیکھ لیجیے۔

صدیق احمد

والد صاحب کی رائے پر عمل کریں

ایک صاحب نے لکھا کہ میں وطن سے دور ایک مدرسہ میں پڑھاتا ہوں۔ والد صاحب فرما رہے ہیں کہ قریب رہ کر مدرسہ میں پڑھاؤں، حضرت کا کیا مشورہ ہے۔ جواب تحریر فرمایا۔

برادرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں۔ آپ والد صاحب کی رائے پر عمل کریں۔ اللہ پاک کامیاب فرمائے۔

صدیق احمد

والد صاحب کے مشورہ پر عمل کیجیے

ایک صاحب نے لکھا کہ میں جس جگہ امامت کرتا ہوں وہاں کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ میں یہاں کے حالات سے تنگ آچکا ہوں یہاں سے ہٹنا چاہتا ہوں لیکن والد صاحب فرما رہے ہیں کہ ابھی

تین چار ماہ اور یہیں گذارو، میرا بالکل دل نہیں لگتا میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے۔ والد صاحب کے مشورہ پر عمل کیجئے، کوشش کیجئے وہاں آپ کے ذریعہ دین کا کام ہو، اخلاص کے ساتھ محنت کرتے رہیے، اللہ پاک آپ کی مدد فرمائے۔

صدیق احمد

دینی ادارہ قائم کرنے کے سلسلہ میں ایک ضروری امر کی احتیاط

مکرمی السلام علیکم

عزیزم مولوی...... صاحب یہاں تشریف لائے اور اپنے والد کا خط دیا ان کا ارادہ یہ ہے کہ ایسا ادارہ قائم کریں کہ جن کا امدادی داخلہ دوسرے مدارس میں نہیں ہوتا ان کو داخل کیا جائے، نصاب بھی ایسا ہو جس کو پڑھ کر دوسرے مدرسہ میں آسانی سے داخلہ ہو جائے، میں نے ان سے عرض کیا کہ "سمرہ" میں جو مدرسہ ہے ان حضرات کو اس سے اتفاق ہونا چاہیے، اختلافی شکل نہ ہو، اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں، ہم مشورہ سے کام کریں گے۔ یہ خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ آپ حضرات مطلع فرمائیں کہ اس میں آپ لوگوں کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔

صدیق احمد

ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، اللہ پاک فضل فرمائے مدرسہ کے لئے دعاء کررہا ہوں، کوئی اختلافی شکل نہ پیدا ہونے پائے۔ سب حضرات سے ملتے رہیے، میری صحت کے لئے دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

مدرسہ کے ایک ذمہ دار کے نام

(۱) ایک بڑے عالم مفتی صاحب نے قدیم ادارہ سے علیحدگی اختیار کر کے اپنا مستقل ادارہ قائم کیا، جس میں مختصر نصاب جدید کا خاکہ تیار کیا۔ حضرت کی نگاہ میں وہ نصاب قطعاً ناپسندیدہ تھا، لیکن ان صاحب نے حضرت کی طرف پسندیدگی کی نسبت کر کے اس کو شائع بھی کر دیا اور اس کی فوٹو کاپی حضرت کی خدمت میں بھیج کر خاص اس نصاب کے متعلق حضرت والا سے تائیدی تحریر وتائید چاہتے تھے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کے مدرسہ کے اصول ماشاء اللہ بہت مناسب ہیں، بہتر یہ ہے کہ کسی اور کو بھی دکھادیں، اللہ پاک فضل فرمائے، ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے، وہاں اکابر کو مطمئن فرمائیں کہ بچوں کا تربیتی نظام ہے، آپ حضرات کی مخالفت کا ذرہ برابر دل میں وہم تک نہیں ہے، شیطان معلوم نہیں کیا کیا دل میں بٹھاتا رہتا ہے تاکہ مخالفت ہو، اللہ پاک حفاظت فرمائے۔

صدیق احمد

(۲) ایک مدرس مدرسہ میں کام بھی کرتے تھے اور گھر کا کاروبار کھیتی وغیرہ کا بھی مسئلہ تھا، اپنے حالات بتلا کر مشورہ لیا کہ مدرسہ میں رہوں یا گھر کا کام دیکھوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

”اگر کھیتی کا کوئی انتظام ہو جائے تو مناسب یہی ہے کہ آپ درس میں لگ جائیں۔“

صدیق احمد

باب ۳

مدرسوں کے نام

پہلے کام بعد میں نام

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میرے علاقہ میں بڑی بددینی ہے، ایک مدرسہ قائم کرنے کی شدید ضرورت ہے، اس لئے ایک ادارہ قائم کرنے کا ارادہ ہے، حضرت والا سے درخواست ہے کہ مدرسہ کی سرپرستی قبول فرمالیں۔ میں نے مدرسہ کا نام ''اصدق العلوم'' رکھا ہے، اس کے افتتاح کے لئے کوئی تاریخ متعین فرمادیں، دیگر اکابر ومشائخ کو بھی بلانے کا ارادہ ہے، گذارش ہے کہ درخواست منظور فرمائیں، اور مفید مشوروں سے رہنمائی فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

مدرسہ کا نام ابھی کچھ نہ تجویز کیجئے اللہ کے بھروسہ پر کام شروع کردیجئے۔ جب استحکام ہوجائے اور طلبہ کی باقاعدہ پابندی سے تعلیم ہونے لگے، پابندی سے آنے لگیں اس وقت نام بھی تجویز ہوجائے گا، اور جو کچھ آپ چاہیں گے ہوجائے گا، تعلیم مقدم ہے، پہلے یہ کام شروع کریں، اصدق العلوم نام کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔ کوئی اور نام رکھئے۔

احقر صدیق احمد

حضرت نے فرمایا آج کل لوگ کام تو کچھ کرتے نہیں، مدرسہ کا نام بڑے بڑے القاب اشتہار میں چھپوادیتے ہیں، اس کو بڑی کارگزاری سمجھتے ہیں، خلوص کے ساتھ چھپر کے نیچے چند لڑکوں کو لے کر کہیں بیٹھ جائے اللہ پاک ترقی نصیب فرماتے ہیں، کام تو اس طرح ہوتا ہے۔

مسجد کو کس نام سے موسوم کیا جائے؟

ایک صاحب نے اپنے یہاں مسجد تعمیر کرائی، دعاء کی درخواست کے بعد لکھا کہ حضرت والا اس مسجد کا نام تجویز فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی بزرگ کے نام پر مسجد کا نام رکھ لیجئے۔ آج کل صحابہ کے نام پر مساجد اور مدارس کے نام رکھے جاتے ہیں، مدرسہ کے لئے دعاء کر رہا ہوں، میں بیمار ہوں، دعاء صحت کی درخواست ہے۔

احقر صدیق احمد

مدرسہ کا نام

الہ آباد سے ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں ایک مدرسہ کھولنا چاہتا ہوں، حضرت والا سے گذارش ہے کہ مدرسہ کا نام تجویز فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب الہ آباد حاضر ہوں اس وقت ملاقات کر لیجئے آپ کچھ نام تجویز کیجئے اور لکھ کر بھیج دیجئے، ان میں سے جو نام مناسب ہوگا تجویز کر دوں گا۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ کا نام

ایک صاحب نے تحریر کیا کہ مدرسہ کا نام ”نجم العلوم صدیقیہ“ رکھا ہے اگر بہتر و مناسب ہو تو تائید فرمادیجئے، ورنہ اصلاح فرمادیجئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی عطا فرمائے، صرف نجم العلوم مناسب ہے صدیقیہ کا اضافہ کیوں کر رہے ہیں۔

صدیق احمد

باب ۴

سنگ بنیاد

سنگ بنیاد کا اس قدر اہتمام نہ کیجئے

ایک صاحب نے بڑے اصرار سے سنگ بنیاد کے لئے حضرت کو بلایا اور لکھا کہ حضرت صرف اس وجہ سے کام رکا پڑا ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمائے سنگ بنیاد کے سلسلہ میں اتنا اہتمام نہ کرنا چاہیے، صحابہ کرام بھی اس قسم کے کام کرتے تھے جو طریقہ ان حضرات کا تھا اس پر عمل کرنا چاہیے، اس قسم کی چیزوں میں صحابہ اس طرح اہتمام نہیں کرتے تھے، دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ پاک سے دعاء کر کے کام شروع کر دیجئے، میں بھی دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

مدرسہ شروع کرنے اور بنیاد ڈالنے کا طریقہ

ایک صاحب نے حضرت دامت برکاتہم کو اپنے یہاں مدرسہ کی بنیاد اور اس کے افتتاح کے لئے بڑے اصرار کے ساتھ مدعو فرمایا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

میرے ذمہ اسباق ہیں ان کو پورا کرنا ہے، بیماری کی وجہ سے ناغہ ہوا ہے، آپ دو رکعت نفل پڑھ کر بنیاد رکھ دیں اللہ پاک برکت عطاء فرمائیں۔

صدیق احمد

ایک صاحب کو تحریر فرمایا:

مکرمی السلام علیکم

حالات اچھے نہیں اس لئے سفر نہ ہو سکے گا، آپ دو رکعت نفل پڑھ کر دار الاقامہ کی بنیاد رکھ دیں اللہ پاک برکت عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

سنگ بنیاد کا اس قدر اہتمام نہ کیجئے

ایک صاحب نے اپنے علاقہ کے حالات لکھے اور لکھا کہ علاقہ میں مدرسہ قائم کرنے کی سخت ضرورت ہے، ایک زمین خرید لی ہے۔ اکثر علماء کرام کا مشورہ ہے کہ حضرت اقدس کے مبارک ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا یا جائے، اہل اللہ کے قدم مبارک زمین میں پڑنے سے انشاء اللہ برکت ہوگی، اور کافی اصرار و عاجزی کے ساتھ درخواست کی تھی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے۔ آپ کی عمر میں برکت عطاء فرمائے۔ اس قسم کے کاموں میں زیادہ اہتمام نہ کیجئے، ہر کام کو حد پر رکھنا چاہیے، دو رکعت نفل پڑھ کر جو ضرورت ہو اللہ پاک سے دعاء کی جائے، اللہ پاک برکت عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

سنگ بنیاد آپ خود ہی رکھ دیجئے

ایک صاحب نے بمبئی سے حضرت والا کو بڑے اہتمام سے مدرسہ کے سنگ بنیاد کے لئے دعوت دی اور اصرار کے ساتھ بلایا حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعا کر رہا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمائے، ہر چیز کو اس کے حد کے اندر رکھنا چاہئے سنگ بنیاد کے لئے مستقل سفر کیسے کر سکتا ہوں، مجھے تو یہاں دم مارنے کی فرصت نہیں، کبھی

ادھر کا سفر ہوگا تو ایسے کاموں کے لئے وقت نکالا جا سکتا ہے۔ آپ دو رکعت پڑھ کر خود ہی بنیاد رکھ دیجئے اور دعاء کر لیجئے۔
صدیق احمد

عیدگاہ کا سنگ بنیاد

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ہمارے یہاں عیدگاہ کی سنگ بنیاد کے جلسہ کا پروگرام ہے، سب کی خواہش ہے کہ سنگ بنیاد حضرت والا اپنے دست مبارک سے رکھیں اور اس سلسلہ میں اکتوبر میں کوئی تاریخ عنایت فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ
مکرمی زید کرمکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت بہت پریشان ہوں میرے ایک چھوٹے بھائی کا کینسر میں انتقال ہو گیا ہے، اب بڑے بھائی کو شکایت ہوگئی، میرا ایک لڑکا عرصہ سے بیمار ہے ان کے علاج میں مجھے لے کر جانا پڑتا ہے، کئی جگہ علاج ہوا اب بمبئی جانا ہے۔ دعاء فرمائیے۔

سنگ بنیاد میں اتنا اہتمام نہ کیا جائے دو رکعت نفل پڑھ کر دعاء کر کے کام شروع کر دیجئے۔ اللہ پاک برکت عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

سنگ بنیاد میں شہرت کی کیا ضرورت ہے

ایک صاحب نے اپنے مدرسہ میں جلسہ کرنا چاہا، کافی لوگوں کو جمع کر کے شہرت کے ساتھ حضرت کو مدعو کرنا چاہا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سنگ بنیاد تو ہوگئی ہے، اللہ کے بھروسہ کر کے تعمیر شروع کر دیجئے، شہرت کی کیا ضرورت ہے۔
صدیق احمد

حضرت کی تواضع وانکساری اور مشائخ کی اولاد کا احترام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ کے داماد حضرت مولانا محمد عاقل صاحب کے داماد نے مدرسہ کی سنگ بنیاد کے لئے حضرت سے تاریخ چاہی، حضرت مولانا محمد عاقل صاحب نے بھی سفارشی خط تحریر فرمایا تھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ذی قعدہ کی آخری تاریخوں میں انشاء اللہ وقت نکالوں گا، میری حاضری آپ کے اور حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہ کے حکم کی تعمیل میں ہوگی، سنگ بنیاد تو حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہ (حضرت شیخ الحدیثؒ کے صاحبزادے) رکھیں گے ان کے ہوتے ہوئے کسی کو ہمت بھی نہ کرنا چاہئے۔ اور نہ آپ کی نگاہ دوسری طرف جانی چاہئے، اللہ پاک ان کی عمر میں برکت عطاء فرمائے اور ہم سب کی سرپرستی کے لئے تادیر قائم رکھیں، حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب، مولانا محمد عاقل صاحب ودیگر حضرات سے بشرط ملاقات ویاد بعد سلام دعاء کی درخواست کریں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا

حضرت کی تواضع وانکساری

ہمارے حضرت اقدس ہمیشہ سے اپنے اکابر اور اکابر کے متعلقین اور ان کی اولاد کا بھی بہت ادب واحترام ولحاظ فرماتے ہیں گو وہ اہل علم وفضل بھی نہ ہوں لیکن صرف نسبت ہی کا بہت لحاظ فرماتے ہیں۔

سہارنپور میں حضرت شیخ الحدیثؒ کے داماد کے داماد نے اپنے مدرسہ کی سنگ بنیاد کے لئے تاریخ چاہی، حضرت نے عدیم الفرصتی کے باوجود ان کی درخواست منظور فرمائی۔ لیکن ساتھ یہ

بھی تحریر فرمایا کہ میں حاضر تو ہوں گا لیکن سنگ بنیاد مولانا طلحہ صاحب (حضرت شیخ الحدیثؒ کے صاحبزادہ) رکھیں گے۔ اور مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر انشاء اللہ ۳۰؍ مارچ تک سہارنپور حاضر ہو جائے گا اسی دن مجھ کو اپنے کام سے فارغ کر کے اجازت دے دیجئے، ۴؍ بجے شام کو دہلی سے باندہ کے لئے ٹرین ہے اسی سے واپسی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنا نظام بھیج دیجئے کہ سنگ بنیاد کس وقت ہے اس میں میرے لئے اپنا نظام سفر طے کرنے میں آسانی ہوگی، جواب کے لئے کارڈ ارسال خدمت ہے۔

حضرت مولانا طلحہ صاحب دامت برکاتہم سنگ بنیاد رکھیں گے، احقر ان کے خادم کی حیثیت سے ساتھ رہے گا، حضرت شیخ الحدیث اور دیگر پرسان حال کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

صدیق احمد

معذرت کا خط

حضرت اقدس نے تاریخ مقرر فرمادی تھی جس کا ذکر گذشتہ خط میں ہے۔ لیکن بعض عوارض کی وجہ سے اس کو ملتوی بھی فرمادیا ان عوارض کا تذکرہ خود خط میں موجود ہے جو درج ذیل ہے۔

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

مکرم بندہ جناب مولانا عاقل صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، مولوی ماجد کا خط بہت پہلے سنگ بنیاد کے سلسلے میں آیا تھا اس کے بعد فون سے بھی بات ہوتی رہی، ان کو آپ سے نسبت ہے اس لئے میرے لئے وہ قابل احترام ہیں، میں نے منظور بھی کر لیا تھا، لیکن پرسوں سے کئی جگہ سے فون آرہے ہیں کہ ہمارے یہاں فلاں تاریخ کو سنگ بنیاد ہے آپ سے رکھوانا چاہتے ہیں ہر ایک کی تاریخ الگ ہے، میرے لئے بڑی پریشانی ہوگئی۔

اگر ماجد سلمہ کی فرمائش پوری کرتا ہوں تو سب جگہ جانا پڑے گا اور کئی بار سفر کرنا پڑے گا، اور جب دروازہ کھل جائے گا تو پھر انکار نہ ہو سکے گا، آپ سے گذارش ہے کہ مولوی ماجد سلمہ کو آپ سمجھادیں کہ مجھے معاف کر دیں دل سے دعاء کرتا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمادیں۔ ہم سب کے بزرگ حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب دامت برکاتہم موجود ہیں اللہ پاک ان کے سایہ کو قائم دائم رکھیں ان کو بلا کر دعاء کرالیں۔

دورکعت نفل پڑھ کر خود بھی دعاء کرلیں یہ کافی ہے، بزرگوں کا یہی طریقہ رہا ہے، بھیڑ جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے، میں بہت پرامید ہوں کہ آپ ان کو راضی کر دیں گے کہ اس موقع پر نہ بلائیں، سہارنپور حاضری ہوتی رہتی ہے اس وقت انشاء اللہ ان کے یہاں بھی حاضر ہو جاؤں گا۔

صدیق احمد

میری غیر حاضری معاف فرمادیں

عزیزم مولوی ماجد سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط بھی ملا، فون سے بھی کچھ بات ہوئی، میں نے تو آپ کے احترام میں حاضری منظور کر لی تھی لیکن دو تین دن سے برابر فون آرہے ہیں کہ ہمارے یہاں فلاں تاریخ کو سنگ بنیاد ہے، آپ کے ہاتھوں رکھوانا ہے، وہ تاریخیں بھی الگ الگ ہیں میں بڑی کشمکش میں پڑ گیا، آپ کی فرمائش پوری کرتا ہوں تو ان تمام مقامات کے لئے وقت دینا پڑے گا نہ جانے میں بددلی ہوگی اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ میری جسمانی غیر حاضری معاف فرمادیں دل سے دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمائے۔ سہارنپور جب حاضری ہوگی، آپ کے یہاں بھی انشاء اللہ حاضر ہو جاؤں گا۔

صدیق احمد

باب ۵

مدرسوں کے سالانہ جلسے اور افتتاح بخاری و ختم بخاری کے جلسے

جلسہ کس موسم میں کرنا چاہئے اور کیسے علماء کو بلانا چاہئے

ایک صاحب نے اپنے مدرسہ میں جلسہ کرانے کا ارادہ کیا اور اس سلسلہ میں حضرت سے مشورہ کیا کہ جلسہ کب اور کس مہینہ میں مناسب رہے گا؟ اور جلسہ میں کن کن علماء کو دعوت دوں؟ اور مدرسہ کی ترقی کے لئے دعاء کی درخواست کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے۔

(۱) جلسہ تو گرمیوں میں مناسب رہے گا وہاں کے حالات کے اعتبار سے جو وقت مناسب ہو اس میں کرلیا جائے۔

(۲) اس کی رعایت ہو کہ اطراف کے لوگ بھی آسانی سے آسکیں۔ کسانوں کو فرصت ہو۔

(۳) علماء کرام اور ان کے مزاج سے آپ واقف ہیں، جن کے بلانے میں آپ کو پریشانی نہ ہو۔

(۴) اور وہاں کے حالات کے اعتبار سے ان کا آنا مفید ہو ایسے حضرات کو دعوت دی جائے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

کسی علاقہ میں اجتماع یا جلسہ میں شرکت کرنے میں ضروری امر کا لحاظ

ہمارے حضرت اقدس دامت برکاتہم کا معمول ہے کہ کسی علاقہ میں اجتماع وجلسہ میں اس وقت تک شریک نہیں ہوتے جب تک کہ اس علاقہ کے کبار علماء اکابر ومشائخ کی شرکت اور رضامندی نہ ہو، بلکہ ان کے علاقہ میں جاکر اس طرح جلسوں میں شرکت اور تقریریں کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں کہ ان کو اطلاع بھی نہ ہو اور وہاں کے مقامی لوگ دوسرے حضرات کو بلا کر جلسہ کرادیں، اور اس کے متعلق فرمایا کرتے ہیں کہ اگر کوئی کسی علاقہ میں جائے تو وہاں کے مقامی علماء سے پہلے رابطہ قائم کرے نامعلوم وہاں کے کیسے حالات ہوں اور کس طرح حکمت عملی اور تدبیر سے وہ کام کر رہے ہوں اور ہم جاکر ایک تقریر کر کے ان کی ساری محنتوں پر پانی پھیر دیں، اور فرماتے ہیں کہ کوشش یہی کرنا چاہئے کہ لوگوں کا مقامی علماء واکابر ہی کی طرف رجوع ہو، اس کے متعلق بخاری شریف کی روایت بھی ہے، جسکی تشریح انشاء اللہ آپ حضرت کے درس بخاری میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

مندرجہ ذیل مکتوب گرامی کا پس منظر یہ ہے کہ ہردوئی علاقہ کے ایک مدرسہ کے ناظم صاحب جو اہل حق میں سے تھے، ان صاحب نے اپنے مدرسہ میں ایک جلسہ کرانے کا پروگرام بنایا اور اس کے لئے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خدمت میں دعوت نامہ ارسال کر کے تعیین تاریخ کی فرمائش کی، حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنے معمول کے مطابق معذرت فرمادی اور ان حضرات کو جواب تحریر فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

"حضرت مولانا ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم سے میرا نیازمندانہ تعلق ہے اگر وہ بھی موجود ہوں تو حاضر ہوجاؤں گا، لیکن حضرت کی عدم موجودگی میں ان کے علاقہ میں جاکر تقریر کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔"

صدیق احمد

اس پر ان حضرات کی طرف سے بڑی ناراضگی کا تفصیلی اور بدتہذیبی کا خط آیا جس کے چند جملے یہ ہیں۔ "حضرت کی اس تحریر سے بے حد افسوس اس بات پر ہوا کہ حضرت نے تحریر فرمایا کہ حضرت مولانا سے میرا نیازمندانہ تعلق ہے۔ الخ آپ کے تشریف لانے سے نیازمندانہ تعلق

میں فرق آنے کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی، کیا جہاں حضرت والا تشریف لے جاتے ہیں وہاں حضرت مولانا ابرارالحق صاحب کا ہونا ضروری ہے؟ افسوس کہ حضرت والا کو جو مشفقانہ تعلق اس حقیر سے تھا اس کا کوئی لحاظ نہ فرمایا گیا۔

فقط زیادہ حد ادب

حضرت نے اس خط کا مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے سامنے جو حالات تھے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے کہ حضرت کو مجھ سے تکدر نہ ہو اس کا اظہار میں نے کردیا ہے، آپ مجھ سے ناراض ہوں تو میں آپ کی ناراضگی کو دیکھوں یا اپنی تباہی کو دیکھوں۔ آپ چاہتے ہیں میں ان کو بھی ناراض کردوں آپ تو ناراض ہیں حضرت کو بھی ناراض کردوں۔ ایسے آدمی کو بلانے سے کیا فائدہ۔ آپ کو میری تحریر سے تکلیف ہو تو معافی چاہتا ہوں۔ آئندہ آپ خط نہ لکھیں۔

صدیق احمد

مدرسہ کے اوقات میں وقت نکالنا مشکل ہے

ہمارے حضرت لوگوں کی اصلاح اور تبلیغ دین کے لئے بکثرت اسفار فرماتے ہیں لیکن مدرسہ کا اور اسباق کا نقصان برداشت نہیں فرماتے، اور بکثرت فرماتے ہیں کہ لوگوں کے نزدیک اسباق کی اہمیت نہیں۔ معمولی وجہ سے سفر کر کے اسباق کا ناغہ کردیتے ہیں، مدرسہ کھل جانے اور اسباق شروع ہوجانے کے بعد حضرت کی پوری کوشش یہی ہوتی ہے کہ اب اسفار کم سے کم ہوں، ایک صاحب عرصہ سے حضرت سے تاریخ کے لئے اصرار فرمارہے تھے، حضرت نے ان کو جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک کامیاب فرمائے، مدرسہ کھل گیا ہے اب وقت نکالنا بہت مشکل ہے، یہاں بہت کام ہے، آنا ہوا تو انشاء اللہ آپ سے ملاقات کروں گا۔

صدیق احمد

وعدہ کا لحاظ اور چھوٹے مدرسوں کی رعایت

ایک بہت بڑے ذمہ دار با حیثیت عہدیدار صاحب نے حضرت اقدس کو اپنے یہاں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی لیکن اسی تاریخ کو حضرت دوسری جگہ جانے کا وعدہ فرما چکے تھے اس لئے ان عہدیدار صاحب کو معذرت کے ساتھ مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

از جامعہ عربیہ

ہتورا، باندہ

مکرم بندہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مجھے پہلے سے علم نہ تھا، اس لئے ان تاریخوں میں دوسری جگہ وعدہ کر لیا ہے، انشاء اللہ اس کی تلافی ہو جائے گی، شوال کے بعد جب بھی آپ حکم فرمائیں گے، حاضر ہو جاؤں گا۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

مجھے جلسہ کا پابند نہ بنایئے

ایک مدرسہ جو حضرت ہی سے متعلق تھا، اہل مدرسہ نے بڑے اصرار کے ساتھ حضرت اقدس سے جلسہ میں شرکت کی درخواست کی، اور دوسرے لوگوں نے بھی جلسہ میں تشریف لانے کی تمنائیں ظاہر کیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جلسوں میں نہ بلایئے یہ اختیار دے دیجئے کہ جب موقع ہو مدرسہ میں حاضر ہو جاؤں۔ طلبہ کے سامنے کچھ عرض کر دوں، دو تین سال کے تقاضے تھے ان کو (شعبان میں) پورا کرنا ہے۔ رمضان المبارک تک بالکل فرصت نہیں۔

صدیق احمد

جلسہ کے پروگرام میں کھانے کا پابند نہ بنائیے

مکرم بندہ زید کرمکم السلام علیکم

کھانے کا میں کہیں وعدہ نہیں کروں گا، جہاں وقت ہوگا کھالوں گا، دو روٹی چاہیے، خواہ مخواہ لوگ اہتمام کرتے ہیں، پتہ نہیں کس وقت کہاں رہنا ہو، کھانے کی پابندی سے بڑی پریشانی ہوجاتی ہے، آپ مجھے بہت جلد فارغ کردیجئے، تاکہ ناغہ سے بچ جاؤں ایک سفر میں زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ مجھے جلد واپس کردیجئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

اب سفر سے معذور ہوں

حضرت اقدس کی مصروفیات بڑھتی جارہی تھیں، اور بیماریوں کی وجہ سے حضرت کو سفر میں بڑی دشواری پیش آتی تھی لیکن لوگ جلسہ میں شرکت پر بہت اصرار کرتے تھے ایک صاحب نے بڑے اصرار سے اپنے مدرسہ کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی جس کے جواب میں حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت مجبور ہوں حاضری سے قاصر ہوں، جس سے ندامت ہے، آپ یہاں آکر میرا حال دیکھیں تو خود ہی معاف کردیں گے۔ دعاء کررہا ہوں اللہ پاک جلسہ کو کامیاب فرمائے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

جلسہ میں شرکت کا وعدہ نہ کروں گا

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں، ابھی سے تاریخ کس طرح متعین کروں معلوم نہیں اس وقت کیسے

حالات ہوں مجھ کو جلسے میں نہ بلائیے۔

اب میں نے اپنی مجبوری کی وجہ سے یہ طے کیا ہے کہ جلسہ میں شرکت کا وعدہ نہ کروں گا عین وقت پر ایسے حالات پیش آجاتے ہیں کہ میں مجبور ہوجاتا ہوں اس میں میری اور بلانے والے کی بدنامی ہوتی ہے۔ مدرسہ میں حاضری سعادت کی بات ہے، وقت نکال کر حاضر ہوجاؤں گا، مدرسین اور طلباء کے سامنے کچھ عرض بھی کردوں گا۔ صدیق احمد

جلسہ کی تاریخ متعین نہ کرسکوں گا

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

شوال میں حتمی تاریخ نہ متعین کرسکوں گا۔ آپ خط لکھیں، اس وقت کے جیسے حالات ہوں گے اس کے اعتبار سے تاریخ متعین کی جائے گی، جلسوں کے لئے طے کیا ہے کہ یقینی وعدہ نہیں کروں گا، عین وقت پر پریشانی ہوجاتی ہے مجھے شرمندگی ہوتی ہے صحت بہت خراب ہوگئی ہے ایسی حالت میں کیسے وعدہ کروں گا، کوئی مانع نہ پیش آیا تو حاضر ہوجاؤں گا۔

صدیق احمد

انگلینڈ سے دعوت نامہ کے جواب میں

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بڑی ندامت ہوتی ہے آپ حضرات اپنی عقیدت کی بناء پر برابر خطوط لکھتے رہتے ہیں میں بہت مجبور ہوں میرے ذمہ اسباق بہت ہیں مدرسہ کا کام اب بہت ہوگیا ہے، ایک قابل مدرس کا انتقال ہوگیا ہے ان کی کتابیں بھی میرے ذمہ ہیں، میرا نکلنا بہت مشکل ہے۔ اکابر پہنچتے رہتے ہیں، اللہ پاک ان کے فیوض وبرکات سے سب کو متمتع فرمائے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

حضرت اقدس مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ کے نام

لندن سے بعض احباب نے حضرت اقدس کو رمضان شریف میں اپنے یہاں بلانے کی درخواست کی تھی، حضرت مفتی صاحب نے بھی سفارشی خط ارسال فرمایا تھا، حضرت اقدس نے لندن کے احباب کو علاحدہ جواب تحریر فرمایا اور حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مخدومی حضرت والا دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔ اس سال کئی بار بیماری کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے حضرت کی زیارت کے لئے بھی حاضر نہ ہوسکا۔

حضرت والا میرے ذمہ مدرسہ کا بہت کام رہتا ہے۔ رمضان میں کاموں میں بہت اضافہ ہوجاتا ہے۔ لندن سے خط آیا تھا اس کا جواب تحریر کردیا ہے احقر کی تمنا ہے کہ حضرت والا ایک بار یہاں مدرسہ میں تشریف لاکر دعاء فرمادیں۔ حضرت کے فیوض سے اس علاقہ کے لوگ بھی مستفید ہوں۔ اس کے لئے جو ممکن سہولت ہوسکتی ہے انشاء اللہ اس سے دریغ نہ ہوگا۔ سفر کے لئے جو موسم مناسب ہو تجویز فرمالیں۔

احقر صدیق احمد

خادم مدرسہ عربیہ ہتوراباندہ

تاریخ دینے کے بعد مجبوری کی وجہ سے شرکت سے معذوری اور اس کی اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں اس وقت بہت پریشان ہوں، میرا چھوٹا لڑکا ایک عرصہ سے بیمار ہے اس وقت لکھنؤ

میں داخل ہے، میرے نواسے کو ہڈی کی ٹی بی ہوگئی ہے، تو اس کے گردے خراب ہیں ان سب کو لکھنؤ لے جا کر دکھانا ہے، مدرسہ کے ایک لائق مدرس سخت بیمار ہیں کانپور میں داخل ہیں، میرے بھتیجے کا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے، وہ بھی کانپور میں ہے، میں مدرسہ کے کام اور اسباق کی وجہ سے ان مریضوں کے پاس رہ نہیں سکتا جا کر انتظام کر کے واپس آجاتا ہوں، آپ کے یہاں فون کرنا چاہا لیکن نہیں ہوسکا، مولوی فضیل صاحب جو دہلی میں ہیں ان سے فون پر بات ہوگئی تھی انہوں نے فرمایا تھا کہ میں اجراڑہ اطلاع کردوں گا، دوسرے دن فون کیا، اور فرمایا کہ میں نے اطلاع کر دی ہے، ڈھبارسی سے کچھ لوگ آئے تھے ان کو میں نے خط لکھ کر دیا تھا انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں جاتے ہی خط پہنچادوں گا، آپ کے یہاں کچھ دن کے بعد حاضر ہوں گا، امید ہے کہ ۱۲ ر جون کو کسی وقت یا ۱۳ ر جون کو بعد فجر آپ کے یہاں حاضر ہوں گا، میرے حالات ایسے نہیں کہ حتمی وعدہ کرسکوں اس لئے آپ شہرت نہ کیجئے مقصود تو مدرسہ کے طلباء کے سامنے کچھ عرض کرنا ہے، شہرت میں آپ کو بھی پریشانی ہوتی ہے، اور مجھے پشیمانی ہوتی ہے، اس لئے شہرت نہ دیں۔ اس وقت آپ نے جس تاریخ پر پہنچنے کی اطلاع لوگوں کو کردی ہے، ابھی وقت ہے ان حضرات کو مطلع کردیں کہ مجبوری کی وجہ سے ان تاریخ میں پہنچنا ملتوی ہوگیا، میرے لئے دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ

ایک جلسہ کے لئے دعائیہ کلمات

ایک مدرسہ والوں نے حضرت والا کو جلسہ میں مدعو کیا، حضرت کی تاریخ خالی نہ تھی، ان لوگوں نے لکھا کہ حضرت اقدس جلسہ کے لئے کچھ کلمات تحریر فرمادیں حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اجلاس کا علم ہوا، اللہ پاک ہر اعتبار سے اجلاس کو کامیاب فرمائے اور مدرسہ کو ظاہری اور باطنی ترقی عطاء فرمائے۔

اخلاص اور محنت سے کام کرتے رہیے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ میں بھی دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

جلسہ میں شرکت کا غیر یقینی وعدہ

مکرم بندہ جناب مولانا محمد سجاد صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اس وقت بیمار ہوں، پندرہ یوم ہوگئے پیر میں سخت تکلیف ہے کھڑے ہونے میں اور چلنے میں بہت درد ہوتا ہے، مسجد کے کمرہ میں قیام ہے تاکہ مسجد کی جماعت نہ چھوٹے، آپ اکتوبر میں جلسہ کرنا چاہتے ہیں، خدا کرے حالات ٹھیک ہوں، میں سفر کے قابل نہیں رہا، اگر جلسہ کی پابندی نہ کریں تو میں اپنے طور پر اپنے کرایہ سے وقت نکال کر حاضر ہوسکتا ہوں، اس میں مدرسہ کا کچھ بھی خرچ نہ ہوگا، جلسہ میں تاریخ دینے کے بعد وقت پر ایسی مجبوری پیش آجاتی ہے جس سے پریشان ہوجاتا ہوں، نہ پہنچ سکا تو بلانے والے کی بدنامی ہوتی ہے کہ اشتہار میں لوگ غلط بیانی کرتے ہیں، اگر کوئی مانع نہ پیش آیا تو جلسہ میں بھی حاضر ہوسکتا ہوں، میں بہت مصروف رہتا ہوں ہوسکتا ہے کہ مجبوری کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکے، ابھی کافی وقت ہے، اُس وقت معلوم نہیں کیا صورت پیش آئے اس لئے آپ میرے نام کے آگے لکھ دیں کہ حاضری کی امید ہے۔ آپ کے مدرسہ کے لئے دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

وعدہ کی وجہ سے سخت تکلیف میں بھی سفر

مکرمی جناب حافظ سرور صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا حال ویسا ہی ہے اب تکلیف میں اضافہ ہورہا ہے لیکن یہ تکلیف دوسرے قسم کی ہے،

پاخانہ پیشاب کے لئے چل لیتا ہوں، لیکن بیٹھے بیٹھے تھوڑی دیر میں سب تکلیف بڑھ جاتی ہے، لیکن آپ سے وعدہ کیا ہے، اس سے پہلے بھی نہیں پہنچ سکا اس لئے حاضر ہوں گا۔

آپ ۷/ اگست کو دوپہر تک تشریف لائیں آپ ہی کی گاڑی سے پہلے مہراج جو سلطانپور سے ۸/ کلومیٹر ہے وہاں مولوی عرفان کے یہاں شام کو ٹھہر جائیں گے، صبح آپ جہاں دعاء کرائیں گے وہاں چلنا ہے اس کے بعد جمعہ کی نماز جامعہ اسلامیہ میں پڑھنا ہے وہاں چند لڑکوں کی دستار بندی ہے اس کے بعد فوراً آپ کے ساتھ پرتاب گڑھ آنا ہے، پرتاب گڑھ تھوڑی دیر کے لئے مولوی ریاض صاحب کے مدرسہ میں دعاء کرنا ہے، پھر آپ کا جو نظام ہوگا، اس کو پورا کر کے واپس آنا ہے۔

صدیق احمد

اس نوع کا حضرت کا یہ آخری سفر تھا، اس سفر سے واپسی کے بعد حضرت کی حالت نازک ہوگئی، علاج کے لئے لکھنؤ لے جائے گئے اور وہیں روح پرواز کر گئی۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

اتنی جلدی غصہ اور بدگمان نہ ہونا چاہئے

مجبوری کی وجہ سے جلسہ میں حاضر نہ ہوسکنا کوئی جرم کی بات نہیں

ایک صاحب مراد آباد علاقہ سے ہتورا تشریف لائے آنے کا مقصد یہ تھا کہ حضرت کو اپنے یہاں جلسہ میں شرکت کی دعوت دیں لیکن حضرت سفر پر تھے اس لئے یہ صاحب واپس چلے گئے، اور ایک مدرس کو پانچ سو روپئے دے گئے کہ حضرت سے تاریخ لے لیجئے گا، یہ رقم کرایہ کے لئے ہے اور مجھ کو اس کی اطلاع کر دیجئے گا، حضرت کو کسی بات کا علم نہیں۔

ایک عرصہ بعد انہیں صاحب کا خط آتا ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ”احقر مدرسہ ہتورا حاضر ہوا آپ سے ملاقات نہ ہوسکی قاری .... کو رقم دے آیا چند روز بعد وہ میرے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ حضرت نے تاریخ دے دی ہے فلاں تاریخ کو آپ کے جلسہ میں شرکت فرمائیں گے اور فلاں ٹرین سے دہلی ہو کر آئیں گے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور وقت موعود کے منتظر رہے لیکن جلسہ کے وقت میں حضرت والا تشریف نہیں لائے، ہم لوگوں کو بڑی شرمندگی ہوئی،

میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ قاری...... صاحب نے غلط اطلاع کس طرح دیدی اس کا مطلب کہ قاری...... نہایت غیر معتبر آدمی ہیں۔" اس قسم کا سخت خط حضرت کی خدمت میں ان صاحب نے ارسال کیا، حضرت اقدس نے ان قاری صاحب کو بلایا، دریافت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آج تک اس قسم کا کوئی واقعہ ہی نہیں پیش آیا نہ میرے پاس کوئی آیا نہ مجھ کو رقم دی نہ میں نے تاریخ دلائی نہ میں نے سفر کیا، معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے یہ حرکت کی ہے اور نام میرا لے دیا ہے حضرت مولانا نے ان کے خط کے جواب میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

میں کافی عرصہ سے بیمار ہوں، کہیں سفر نہیں کر رہا ہوں، آپ نے کس کو واسطہ بنایا تھا اور کس کو آپ نے خرچ دیا ہے، آپ نے قاری........ صاحب کا نام لکھا ہے ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ مجھے کسی نے رقم نہیں دی، آپ صاف صاف تحریر کریں کیا قصہ ہے، آپ یہاں کب تشریف لائے تھے، اور کس کو رقم دی ہے۔

آپ نے بہت غصہ کا اظہار کیا اور جو باتیں نہ لکھنی چاہیے وہ آپ نے غصہ میں لکھ دیں، واقعہ کی تحقیق کر لیا کیجئے، میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا۔

نیز جلسہ میں کسی معذوری کی وجہ سے حاضر نہ ہونا کوئی جرم کی بات نہیں جس سے آپ کو اتنا غصہ آئے، رقم کا معاملہ بھی اتنا اہم نہیں۔ آپ کسی کو بھیج دیجئے یا تشریف لے آیئے اور رقم لے جایئے، مناسب تو یہی ہے کہ آپ تحقیق کریں کہ رقم کس کو دی گئی ہے نہ تحقیق کریں تب بھی میں رقم دینے کے لئے تیار ہوں اتنی جلد بدگمانی نہ کر لینا چاہئے، بری بات ہر ایک کو بری لگتی ہے، آپ کو اگر کوئی اس طرح لکھتا تو بری لگتی یا نہیں، ایسا ہی دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (جو اپنے لئے پسند کرے اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے) پر سب کو عمل کرنا چاہیے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

افتتاح بخاری شریف کی دعوت پر حضرت اقدس کا جواب اور اہم مکتوب

ایک بڑے مدرسہ کے ناظم صاحب نے بخاری شریف کے افتتاح کے لئے حضرت کو اپنے مدرسہ میں آنے کی دعوت دی اور بڑے اصرار کے ساتھ خط تحریر فرمایا جس میں لکھا کہ حضرت سے گذارش ہے کہ صرف چند منٹ کا وقت عنایت فرما کر بخاری شریف کا افتتاح فرمادیں۔ حضرت اقدس دامت برکاتہم نے جواب تحریر فرمایا۔

از مدرسہ عربیہ ہتورا، ضلع باندہ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو، آج لفافہ ملا۔ مدرسہ میں حاضری میری سعادت ہے، اگر موقع نکل سکے تو احقر کی ایک خواہش پوری ہوجائے گی، اس کے بعد گذارش ہے کہ احقر سے کچھ بیان کرا لیجئے، بخاری شریف کا افتتاح نہ کرایئے، اس کی اہلیت نہیں، بخاری شریف آج تک پڑھائی نہیں، کہیں اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلیٰ غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ کا مصداق نہ ہو۔

نیز احقر کا ایک مزاج ہے بخاری شریف کا افتتاح اور اختتام اسی شخص سے ہونا چاہئے جو اس وقت مدرسہ میں بخاری شریف پڑھائے، اس مدرسہ کے کسی دوسرے مدرس سے بھی یہ کام نہ کرانا چاہیے، چہ جائے کہ کسی دوسرے مدرسہ کے مدرس سے یہ کام لیا جائے، اس سے طلبہ پر فطری طور پر یہ بات ذہن میں پیدا ہوگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص جو افتتاح یا ختم کرا رہا ہے ہمارے استاذ سے افضل ہے۔ اور یہ خطرہ دل میں پیدا ہوجانا طالب علم کے لئے محرومی کا سبب ہوسکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اس خیال سے دوسرے بھی متفق ہوں۔ وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشَقُوْنَ مَذَاھِبُ۔ اب آپ بتائیں جس پر اس خیال کا غلبہ ہو دیانۃً وہ اس کام کو کیسے کرسکتا ہے، یہ اس لئے عرض کردیا کہ وہاں اس کام کے لئے احقر سے اصرار نہ کیا جائے بلکہ اس سلسلہ میں کوئی گفتگو نہ ہو۔

طالب دعاء

احقر صدیق احمد

خط لکھنے کے بعد حضرت نے فرمایا کہ خواہ مخواہ لوگوں نے افتتاح بخاری یا ختم بخاری کو اہمیت دے رکھی ہے اور اب اس کا بہت رواج ہو گیا ہے ہمارے اکابر کے یہاں یہ چیزیں نہیں تھیں، اور اب تو اس کا بہت اہتمام ہوتا ہے، محض اس کے لئے اشتہار چھپتے ہیں یہ چیزیں میرے دل میں شروع سے کھٹکتی ہیں کہ اس کا اتنا اہتمام کیوں ہوتا ہے، محض رواج ہو جانے سے کوئی چیز سنت تو بن نہیں جائے گی، ایک صاحب نے کہا کہ لوگ آپ کو برکت ودعاء کے لئے بلاتے ہیں اصل مقصود یہی ہوتا ہے، حضرت نے فرمایا۔ ہاں دعاء کروں گا اس سے کہاں انکار ہے لیکن اس کے لئے اس اہتمام کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور کیا دعاء ختم بخاری شریف کے بعد قبول ہوتی ہے ختم قرآن کے بعد نہیں ہوتی؟ ختم قرآن کے بعد دعاء کیوں نہیں کرتے، کیا بخاری کا درجہ قرآن سے بھی بڑھ گیا؟

ختم بخاری شریف کا یہ اہتمام قابل اصلاح ہے

ایک مدرسہ سے بخاری شریف کے جلسہ کے لئے حضرت کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک جلسہ کو کامیاب فرمائے، ختم بخاری شریف کا اتنا اہتمام آپ لوگ کیوں کرتے ہیں۔ ہمارے اکابر کا یہ دستور نہ تھا، اس پر آپ لوگ غور کریں، جو چیز چل پڑے، اس پر عمل سب لوگ کرنے لگیں، یہ کہاں جائز ہے۔ یہ اہتمام کسی طرح سمجھ میں نہیں آیا۔[1]

صدیق احمد

---

[1] احقر راقم الحروف نے کتاب کا مسودہ مخدومی حضرت اقدس مولانا محمد رابع صاحب مدظلہ العالی ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی خدمت میں پیش کیا، حضرت والا نے اس کے بعض مقامات ملاحظہ فرمائے اور کتاب کو بہت پسند فرمایا، خصوصاً ختم بخاری سے متعلق مضامین دیکھ کر فرمایا کہ "یہ بہت ضروری ہیں ان کو ضرور لانا چاہئے بلکہ اس کو جلی قلم سے آنا چاہئے لوگوں نے اس کو رسم بنا رکھا ہے، پوسٹر چھپتے ہیں، عوامی جشن کے طور پر اس کو کرتے ہیں اس میں بہت غلو ہو گیا ہے جو قابل اصلاح ہے"۔

ختم بخاری شریف کے سلسلہ میں حضرت مولانا ابرارالحق صاحب مدظلہ العالی کا مکتوب گرامی اور حضرت قاری صاحبؒ کا جواب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب مولانا صدیق احمد صاحب زید لطفہ السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس وقت آپ کی خدمت میں دو باتوں کی گذارش کا داعیہ ہوا۔ ایک معاملہ ختم بخاری شریف کا ہے دوسرا معاملہ حالات خاصہ یعنی بیماری ومصائب وغیرہ میں ختم بخاری شریف کرنے اور کرانے کا اہتمام۔ ختم بخاری شریف پر دعاء کا قبول ہونا اور مشکلات وتکالیف کے موقع پر اس کے ختم کی برکت سے سکون ملنا اور آسانی کی صورت پیدا ہو جانا یہ صرف اکابر کے تجربات میں سے ہے، البتہ ختم قرآن پاک یا تلاوت قرآن پاک پر دعاء کا قبول ہونا، اس سے پریشان کن حالات میں تسلی وتشفی کی صورتیں پیدا ہونا اس پر نہ صرف یہ کہ تجربات شاہد ہیں بلکہ یہ نص سے بھی ثابت ہے، اس لئے اس کا اختیار کرنا اہم ومؤکد ہے۔ اب معاملہ یہ ہے کہ ختم بخاری شریف پر پہلے سے تاریخ کا تعین اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض جگہ عمومی وخصوصی دعوت ناموں کے ذریعہ اس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے پھر آنے والوں کے لئے طعام کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، پھر یہ کہ حالات خاصہ میں اس کے ختم کا اہتمام کرنا جو کہ صرف ایک تجرباتی چیز ہے نیز یہ کہ اس میں نسبۃً دشواری بھی ہے مشقت بھی ہے، اس کے بالمقابل جو چیز منصوص ہونے کے ساتھ ساتھ سہل وآسان بھی ہے اور سراپا خیر وبرکت ورحمت بھی ہے اس کو چھوڑنا حد سے تجاوز معلوم ہوتا ہے، اب نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ اکثر مقامات پر جہاں بخاری شریف کا ختم ہوتا ہے وہاں ختم قرآن پاک کا ذکر بھی نہیں آتا اور نہ ایسے اجتماع میں ختم کرایا جاتا ہے، ایسے معاملات سے غیر منصوص کی منصوص پر ترجیح عملاً لازم آتی ہے اس طرح کے ختم میں شرکت کے دعوت نامہ پر حاضری سے معذرت کر دیا کرتا ہوں اور اس پر نکیر بھی، لہٰذا آپ سے دریافت ہے کہ احقر کا یہ خلجان وعمل صحیح ہے یا نہیں اگر صحیح ہے تو تائید فرمادیں ورنہ اس کی اصلاح کی گذارش ہے۔

والسلام

ابرارالحق

حضرت اقدس نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے ختم بخاری شریف کے سلسلہ میں جو غلو ہو رہا ہے، اس کے بارے میں حضرت والا نے جو تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے، حضرت کی توجہ کی برکت سے اہل مدارس سے اس میں گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ مرکزی مدارس کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے، وہاں جو چیز ہوتی ہے مدارس میں بھی شروع ہو جاتی ہے۔

احقر صدیق احمد

خادم مدرسہ عربیہ ہتورا، باندہ

۵؍شعبان ۱۴۱۷ھ

باب ۶

مدرسہ چلانے کا طریقہ اور منتظمین مدرسہ کے لئے اہم ہدایات

علم دین کی نشر واشاعت کا طریقہ

ایک صاحب نے اپنے علاقہ اور اپنی قوم کے حالات لکھے اور لکھا کہ پورا علاقہ ہے جس میں لاکھوں کی آبادی ہے، لیکن سب اسلام سے بہت دور ہیں، کفر کے قریب ہیں، کوشش جاری ہے، دعاء کیجئے، اور کام کرنے کا طریقہ اور کچھ نصیحتیں ارشاد فرمائیے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اکل کوا" حاضر ہوا تھا، اس برادری کا حال اور اس میں جو کام ہو رہا ہے اس کی تفصیل مولوی محمد غلام سلمہ سے معلوم ہوئی تھی، آپ حضرات کی مساعی جمیلہ اور اخلاص کی برکت سے انشاء اللہ تعالیٰ اس قوم کی اصلاح ہوگی۔

(۱) مسلسل محنت کی ضرورت ہے۔

(۲) ہر ہر بستی میں مکتب قائم کیے جائیں۔

(۳) معلمین کو ہدایت کیجئے کہ لڑکوں کے ساتھ ساتھ جوان کے بڑے بوڑھے ہیں ان کو بھی دینیات سے واقف کراتے رہیں۔

(۴) مسائل بیان کیے جائیں۔

(۵) بستی میں مستورات کا بھی اجتماع ہو۔ ہفتہ میں کم از کم کسی جگہ جمع کر کے ان کو دین کی باتیں بتائی جائیں۔ اللہ پاک عالم کے گوشہ گوشہ میں دین کی اشاعت کرنے والے پیدا فرمائے اور ہم سب کو اس کی توفیق عنایت فرمائے۔

صدیق احمد

مدرسہ چلانے کا طریقہ اور مدرسہ کی ترقی کا راز

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ احقر نے اپنے علاقہ میں مدرسہ قائم کیا ہے، پورے علاقہ میں بد دینی ہے، مدرسہ کے لئے دعاء فرمائیں کہ مدرسہ ترقی کی راہ طے کرسکے اور خط میں مختصر نصیحت کریں کہ مدرسہ چلانے کی پالیسی کیا ہونی چاہئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، مدارس عربیہ کے چلانے والے ہمیشہ کسی نہ کسی فکر میں مبتلا رہتے ہیں، یہ خداوند کریم کا تکوینی نظام ہے، یہ تو چلتا ہی رہے گا، یہ ہوتا اس لئے ہے تاکہ اللہ کی طرف انابت ہو، اس پر توکل ہو یہی ہم سب کا سرمایہ ہے۔

مدارس مال ودولت کی بنیاد پر نہیں چلتے بلکہ خدا کے اعتماد پر چلتے ہیں۔ دعاء کرتے رہئے، اللہ پاک غیب سے مدد فرمائے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

مدرسے اس طرح نہیں چلا کرتے

اصل چیز تعلیم وتربیت ہے محض چند مضامین کا رٹا دینا کافی نہیں

حضرت نے باندہ اور اس کے اطراف میں مختلف گاؤں میں دینی مکاتب قائم فرمائے ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کی نگہداشت بھی فرماتے ہیں، حالات دریافت کرتے ہیں، اسی نوع کے ایک مکتب کے ذمہ دار صاحب نے حضرت کی خدمت میں مدرسہ کے کچھ حالات لکھے، لکھا کہ بچوں کا پروگرام کرایا گیا، بچوں نے دعائیں پڑھ کر سنائیں، پروگرام بہت کامیاب اور مناسب رہا، ہم لوگوں کا ارادہ ہے کہ لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ کھولا جائے، اس سلسلے میں حضرت کے مشورہ کی ضرورت ہے، حضرت نے وہاں کے حالات کے مطابق جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　السلام علیکم

حافظ ..... صاحب نے آج تک کوئی اطلاع نہ دی کیا کر رہے ہیں مدرسہ کا کیا حال ہے؟ چند لڑکوں کو کچھ مضامین رٹا دینا کامیابی نہیں ہے، وہ کتنا پڑھاتے ہیں؟ مدرسہ میں کب رہتے ہیں؟ آمد و خرچ کا کیا حساب ہے؟ علاقہ میں کیا محنت کی ہے؟ اس کی کچھ خبر نہیں، بستی کے لوگ بھی مدرسہ کی طرف کوئی دھیان نہیں دیتے۔ اس طرح مدرسے نہیں چلا کرتے۔

لڑکیوں کا اسکول کیسا ہے؟ کیا تعلیم ہو گی؟ معلوم ہو جائے تو کچھ مشورہ دوں۔

صدیق احمد

مدرسہ میں ترقی تو محنت اور کوشش سے ہوتی ہے

مولوی ...... سلمہ　السلام علیکم

مہوبا کے مدرسہ کو ترقی دیجئے، آپ کو تو وہاں کا ذمہ دار بنا کر بھیجا تھا، صرف پڑھانے کے لئے تو غیر عالم سے بھی کام چل سکتا تھا، آپ مدرسہ کی رسیدیں چھپوا لیجئے، پڑھانے کے لئے کسی مدرس کو رکھ لیجئے، اور آپ رقم کی فراہمی کا کام کیجئے، درمیان درمیان مدرسہ کی تعلیمی نگرانی بھی کرتے رہئے، چھوٹے چھوٹے مدرسے جو مہوبا کے بعد قائم ہوئے تھے، آج ان میں دار الاقامہ ہے، علاقہ کے ساٹھ ستر طلبہ مقیم ہیں، ان کے رہنے کھانے کا انتظام وہاں کیا جاتا ہے، کالنجر میں کچھ نہ تھا، مسونی کے عبد الصمد جو نہ عالم ہیں، نہ حافظ وہاں مدرسہ کی اچھی خاصی عمارت ہو گئی ہے، دار الاقامہ ہے، کئی مدرس کام کر رہے ہیں، آپ محنت کریں تو بہت جلد کامیاب ہو سکتے ہیں، جس نہج پر ابھی تک کام ہوا اس میں کچھ نہ ہو سکے گا، میں نے اتنی زمین اسی امید پر لی تھی کہ مہوبا مرکزی جگہ ہے ایک مرکزی ادارہ ہونا چاہئے، مگر جب محنت نہ ہو گی تو کیا کامیابی ہو گی۔ ابھی آپ کے اندر طاقت ہے کر سکتے ہیں، آگے چل کر جب قویٰ ضعیف ہو جائیں گے تو کچھ نہ ہو سکے گا۔

صدیق احمد

مدرسہ چلانے والوں کے لئے اہم ہدایات

حضرت اقدس نے ایک پسماندہ علاقہ میں جہاں دور دور تک کسی مدرسہ و مکتب کا نام و نشان نہ تھا بڑی جد و جہد کے بعد حضرت نے وہاں کے لوگوں کو متوجہ کیا۔ الحمد للہ مدرسہ کی ابتداء

ہوئی لیکن بدقسمتی سے جو مدرسین اس میں پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے وہ ایسی بداخلاقیوں کے مرتکب ہوگئے جن کو نقل کرتے ہوئے بھی شرم معلوم ہوتی ہے، نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ نہ صرف مدرس بلکہ علماء اور دینی مدارس سے بھی بدظن ہونے لگے، حضرت کو جب اس کا علم ہوا تو سخت افسوس ہوا، حضرت نے فرمایا میں تو ان کو منھ دکھانے کے بھی قابل نہ رہا، مدرسہ بند ہوگیا، اور وہاں کے لوگوں نے مدرسہ چلانے کا ارادہ ختم کر دیا، حضرت تشریف لے گئے سمجھدار حضرات کو حضرت نے سمجھایا، ہمت دلائی الحمدللہ وہ حضرات پھر تیار ہوگئے، ان حضرات نے عرض کیا کہ حضرت پورا مدرسہ آپ کے حوالے آپ جو چاہیں کریں، حضرت نے معاملہ کو سلجھایا، ان مدرسین کو بے دخل کیا، اور اپنے مدرسہ کے لائق تعلیم یافتہ دو شاگردوں کو وہاں بھیجا جو شادی شدہ تھے اور حضرت نے تاکید فرمائی تھی کہ بیوی بچوں کے ساتھ رہیں، چنانچہ وہ حضرات تشریف لے گئے اور نظام سنبھالا، بذریعہ خط حضرت سے مختلف امور دریافت کرتے رہتے تھے، اور حضرت برابر ان کی طرف توجہ اور پوری رہنمائی فرماتے تھے کہ مدرسہ کس طرح چلانا ہے، علاقہ کو کس طرح اٹھانا ہے، مدرسہ میں ترقی کس طرح ہوگی، ایک خط میں ان حضرت نے لکھا کہ طلبہ کی تعداد کم ہے کچھ طلبہ اپنے مدرسہ سے بھیج دیجئے، قیام طعام کا نظم یہاں معقول ہے، علاقہ کے کچھ حالات لکھے اور ایک بات یہ دریافت کی کہ مدرسہ کی چیزیں چارپائی وغیرہ ہم لوگ استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں، حضرت اقدس نے تفصیلی خط تحریر فرمایا جس میں مختلف ہدایتوں کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا کہ طلبہ کی تعلیم وتربیت کس طرح کی جائے، مدرسہ کی ترقی کس طرح ہوگی اور علاقہ میں کام کرنے کا کیا طریقہ ہے، کام کرنے والے حضرات کے لئے یہ خط نہایت قیمتی تحفہ ہے۔

حضرت نے مسلسل خط لکھا تھا نمبرات احقر نے ڈال دیئے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

برادرم مولوی سلامت اللہ ومولوی محمد ہاشم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(۱)　حالات کا علم ہوا، آپ اپنے حسن اخلاق اور حسن تدبیروں سے لوگوں کی بدگمانیاں جو آپ سے پہلے لوگوں کی حرکات کی بناپر پیدا ہوگئی ہیں دور کرنے کی کوشش کرتے رہیے۔

(۲) محنت سے کام کیجئے۔
(۳) لڑکوں کی اچھی تربیت کیجئے۔
(۴) ان کو ہر کام کے آداب سکھائیے۔
(۵) سنتیں اور دعائیں یاد کرائیے۔
(۶) مدرسہ کی چیزیں بغیر اجازت نہ استعمال کیجئے۔
(۷) شہر کی مساجد میں جاجا کر کچھ دینی باتیں بیان کیا کیجئے۔
(۸) پورے شہر اور اطراف میں دینی فضا قائم کیجئے۔
(۹) باری باری سے اطراف میں بھی جایا کیجئے، انشاء اللہ ترقی ہوگی۔ شروع میں ہر جگہ اس قسم کی پریشانیاں پیش آتی ہیں، بعد میں انشاء اللہ کام کی راہیں کھلیں گی۔ یہاں سے لڑکوں کا جانا مشکل ہے، اعلان کرتا رہوں گا۔
(۱۰) آپ علاقہ کے لڑکوں پر محنت کریں انہیں کو آگے بڑھائیں، ہر ہر بستی میں دینی بیداری پیدا کریں، احباب پرسان حال سے سلام عرض کریں۔

احقر صدیق احمد

ہر مدرسہ کے ذمہ دار کو اہم نصیحتیں

عزیزم　السلام علیکم

آپ کے مدرسہ کے لئے اور تمام طلبہ اور مدرسین کے لئے دعاء کر رہا ہوں، خداوند کریم تمام پریشانیاں دور فرمائے اور مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی حاصل ہو۔
(۱) اپنی صلاحیت کو مدرسہ کی ہر ترقی میں خرچ کریں۔
(۲) تعلیمی معیار ہر اعتبار سے بلند ہونا چاہیے۔
(۳) تربیت کا بھی خیال رکھا جائے۔
(۴) سب کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ رکھئے۔
(۵) اپنے کو صرف خادم سمجھئے۔
(۶) کوئی بات ایسی نہ ہو جس سے کسی کو تکلیف پہنچے۔

صدیق احمد

مدرسہ چلانے والوں کو اہم نصیحت

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے تحریر فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے مدرسہ اچھی طرح چل رہا ہے، آپ سے درخواست ہے کہ مدرسہ کے لئے ترقی کی دعاء فرمائیں، اور مفید مشوروں سے نوازیں۔ اور ہم سب کو نصائح سے سرفراز فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے۔

(۱) اخلاص اور محنت کے ساتھ کام کرتے رہیے۔

(۲) ہر ایک سے مل جل کر رہیے۔

(۳) خوش اخلاقی سے پیش آیئے۔

(۴) کسی کی طرف سے کچھ ناگواری ہو تو صبر کیجئے۔

صدیق احمد

اختلاف کی وجہ مدرسہ نہ چھوڑیں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ آپ کے حکم کے مطابق میں مدرسہ میں کام کر رہا ہوں۔ اس وقت مدرسہ میں ۶ر طلبہ باہری ہیں تعلیم ہو رہی ہے، ایک مدرس کا انتظام کر لیا ہے، لیکن لوگوں میں مخالفت ہے، ایک دوسرا مدرسہ بھی مقابلہ میں بعض لوگوں نے کھول لیا ہے، بعض لوگ اس بات پر اعتراض کرتے ہیں کہ مدرسہ کا کوئی صدر اور کوئی کمیٹی نہیں۔ کبھی کبھی بڑی بددلی اور تنگ دلی ہو جاتی ہے۔ میرے بائیں طرف پیٹ میں درد ہوتا ہے دعاء صحت اور ایک تعویذ عنایت فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے، اور تمام اخراجات کا

تکلفل فرمائے، لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہ کیجئے، دوسرا مدرسہ کیسا ہے، اس میں کیا تعلیم ہوتی ہے، آپ محنت کریں گے اس کا ثمرہ انشاء اللہ سامنے آئے گا، بعض لوگوں کی قسمت میں اعتراض ہی ہے، ہمیشہ یہی ہوا ہے، انبیاء کے ساتھ عوام کا یہی معاملہ رہا ہے۔ آپ تنگ دل نہ ہوں، صبر وتحمل سے کام لیں تعویذ بھیج رہا ہوں، سورہ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کیجئے۔

(سوال) کتاب شروع کرانے کے خصوصاً قرآن پاک شروع کرانے کے کچھ پیسے وغیرہ لینا کیسا ہے؟

(جواب) یہ نہ لینا چاہیے۔

(سوال) نکاح خوانی کا پیسہ لینا اور مستقل اس کے پیسے کے دینے کا رواج کیسا ہے؟

(جواب) جواز کا فتویٰ ہے۔　　صدیق احمد

دین کی راہ میں طعنے بھی برداشت کئے جاتے ہیں

ایک صاحب نے لکھا کہ میں مدرسہ میں مدرس ہوں بعض لوگ مجھ کو رہنے نہیں دیتے، طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حرام کھاتا ہے، آپ مجھے مشورہ عنایت فرمائیں۔ میں کیا کروں، کیا مدرسہ چھوڑ دوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دین کی راہ میں سب کچھ برداشت کیا جاتا ہے، ایسے لوگوں سے آپ یہ فرمادیا کریں کہ میرا معاملہ اللہ کے حوالہ ہے، اگر میں حرام کھا رہا ہوں تو اس کی سزا مجھ کو ملے گی، ان سے آپ کچھ تعرض نہ کریں، کہتے کہتے تھک جائیں گے، اللہ پاک فضل فرمائے۔ شر سے بچنے کے لئے ہر نماز کے بعد یا سبوح یا قدوس ۲۵ بار پڑھ لیا کریں۔

صدیق احمد

لوگوں کی مخالفت اور طعن و تشنیع کی پرواہ نہ کیجئے

حضرت کے متعلقین میں سے ایک صاحب اپنے علاقہ میں دین کا کام کر رہے تھے لیکن لوگ ان کی بڑی مخالفت پر تلے ہوئے تھے، بلاوجہ کے طرح طرح کے الزامات بھی ان پر لگائے جارہے تھے، ان صاحب نے بددل اور کبیدہ خاطر ہوکر حضرت اقدس کی خدمت میں تفصیلی حالات تحریر کئے اور مایوسی ظاہر کی، حضرات نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

آپ کام کرتے رہیے۔ لوگوں کے کہنے کا اثر نہ لیجئے، دنیا میں ہر طرح کے لوگ رہتے ہیں، کوئی ایسا نہیں جو دین کا کام کرے اور اس کو اس قسم کی باتیں نہ سننا پڑیں۔

صدیق احمد

اخلاص کے ساتھ کام کرتے رہئے کوئی کچھ نہ بگاڑ سکے گا

ایک صاحب نے اپنے مدرسہ کے حالات لکھے اور خیر و برکت اور حفاظت کی دعاء کی درخواست کی اور لکھا کہ اس سال ایک بڑے عالم نے مدرسہ سے صرف ۱۰۰ فٹ کی دوری پر ایک مدرسہ قائم کردیا ہے ان کے وسائل ہندو بیرون ہند زیادہ ہیں۔ پہلے سے ان کے پاس بہت کافی رقم ہے، حضرت میں تو بس آپ سے دعاء کی درخواست کرتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ

مکرمی زید السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ہر قسم کے شرور سے محفوظ رکھے، آپ اخلاص سے کام کرتے رہیں انشاء اللہ کوئی کچھ نہ کرسکے گا۔

صدیق احمد

مدرسہ کی شرور و فتن سے حفاظت کے لئے

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ ایسے علاقہ میں ہے جہاں آئے دن شر و فساد ہوتا رہتا ہے۔ حالات بہت خراب ہیں، شرور و فتن سے حفاظت کے لئے دعاء کیجئے۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ فرمائے، ہر جگہ کے حالات خراب ہیں، روزانہ مدرسہ میں دعاء کرایئے۔ یٰسٓ شریف کا ختم کرایئے۔

صدیق احمد

مخالف پارٹی کے شر سے حفاظت کے لئے

ایک صاحب نے لکھا کہ مخالف پارٹی ہمارے یہاں الیکشن میں جیت گئی ہے، اب ان کا ارادہ مدرسہ کو نقصان پہنچانے کا ہے، سخت خطرہ اور بڑی تشویش ہے دعاء فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک آپ حضرات کو اور مدرسہ کو ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے۔ سورہ یٰسٓ شریف روزانہ پڑھ کر دعاء کرایا کریں۔ کبھی کبھی "یا سلام" کا وظیفہ پڑھوا کر دعاء کرائیں۔

صدیق احمد

اپنے کام میں لگے رہئے کسی کے کہنے کی پرواہ نہ کیجئے

ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، اور آپ کی نصرت فرمائے، آپ اپنا کام کرتے رہیں لوگ کیا کہتے ہیں اس کی طرف توجہ نہ کیجئے۔

صدیق احمد

سخت زمین میں زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا۔ جہاں پر کام کر رہا ہوں، دینی ماحول بالکل نہیں، بچوں کو پڑھاتا ہوں ماحول بہت خراب ہے تبلیغی کام بھی بہت کم ہے۔ دینی فضا بالکل نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

آپ محنت کرتے رہیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی، کہیں زمین سخت ہوتی ہے وہاں محنت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

احقر صدیق احمد

کام کیئے جایئے مباحثہ نہ کیجئے انشاء اللہ کامیابی ہوگی

ایک صاحب ایسے علاقہ میں کام کر رہے تھے جہاں اہل بدعت کا غلبہ تھا وہ سب ان مولوی صاحب کو تنگ کرتے تھے انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک آپ سے کام لے محنت سے پڑھایئے انشاء اللہ کامیابی ہوگی، اہل بدعت ہر جگہ ایسا ہی کرتے ہیں، ان سے بحث مباحثہ نہ کیا جائے۔ اپنے کام سے کام رکھئے۔

صدیق احمد

مخالفین کے ساتھ بھی خوش اخلاقی ونرمی کا برتاؤ کرتے رہنا چاہیے

ایک صاحب نے لکھا کہ ہمارے علاقہ میں اہل بدعت اور مخالفین کا بہت زور ہے، مسجد میں نماز تک پڑھنا منع کر دیا گیا ہے۔ بڑی پریشانی میں ہوں، گذارش ہے کہ احقر کی رہنمائی فرمائیں۔ حضرت دامت برکاتہم نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم

آپ حکمت عملی اور نرمی وخوش اخلاقی کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہئے ، اللہ پاک کی نصرت ہوگی۔

صدیق احمد

ایک صاحب کسی علاقہ میں کام کررہے تھے لیکن مخالفین ان کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے اور ان کے کام میں بڑی رکاوٹیں پیش آرہی تھیں ، ان صاحب نے پریشان اور عاجز ہوکر حضرت کی خدمت میں حالات تحریر فرمائے۔ حضرت نے بطور تسلی کے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا۔ دعاء کررہا ہوں۔ صبر وتحمل سے کام کریں ، رفتہ رفتہ حالات ٹھیک ہوجائیں گے، دعاء کررہا ہوں۔ اللہ پاک تمام مقاصد میں کامیابی نصیب فرمائے۔

صدیق احمد

اہل بدعت کے علاقہ میں کام کرنے اور مدرسہ چلانے کا طریقہ

حضرت نے بعض اپنے شاگردوں کو کھنڈوہ میں کام کرنے کے لئے بھیجا، کھنڈوہ ایک ایسا شہر ہے جہاں ایک طرف حضرت کے محبین و متعلقین ہیں تو دوسری طرف اہل بدعت حضرات بھی خوب ہیں، پورے علاقہ میں بدعت کا غلبہ ہے، جب یہ حضرات کام کرنے کے لئے پہنچے وہاں کے بدعتی حضرات مقابلہ کے لئے سامنے آئے ،طرح طرح کے اعتراضات کرنے لگے، مناظرہ کا چیلنج کیا، کام کرنا دشوار ہوگیا، حضرت اقدس نے ان کو مناظرہ کرنے سے منع فرمایا بلکہ ان کو ہدایت کی کہ ان کے جتنے اعتراضات ہوں میرے پاس لکھ کر بھیج دو، میں انشاء اللہ جواب دوں گا، لیکن تم لوگ اس میں نہ پڑو، چنانچہ حضرت اقدس کے پاس سوالات بھیجے گئے اور حضرت نے ان کے جوابات تحریر فرمائے جو اظہار حقیقت کے نام سے شائع ہوئے ہیں ان ہی حالات میں حضرت نے اپنے ان شاگردوں کے نام مندرجہ ذیل خط ارسال فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

محنت اور اخلاص سے کام کرتے رہیے، اہل بدعت سے مناظرہ بالکل نہ کیجئے، اس کا غلط اثر پڑتا ہے، ان کے لئے دروازہ کھل جاتا ہے، اپنا کام کیجئے، اصلاحی باتیں ہوں، دوسروں سے تعرض نہ کیا جائے، اطراف کے طلبہ کو لایئے، شروع سے چلایئے، آگے چل کر وہی انشاء اللہ کتابیں پڑھیں گے، میں بہت چاہتا ہوں کہ یہاں سے طلبہ آپ کے یہاں پہنچ جائیں، لیکن ابھی تک کوئی تیار نہیں۔...... کہاں ہیں ان کے لئے یہی تجویز ہوئی تھی کہ وہاں رہنا مناسب نہیں ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں سلام عرض کیجئے۔

صدیق احمد

ایسے علاقہ میں کام کرنے کا طریقہ جہاں اہل بدعت کا غلبہ ہو

حضرت نے اپنے ایک شاگرد کو جو ایک سال قبل فارغ ہوئے تھے ایک علاقہ میں کام کرنے کے لئے بھیجا، وہ پورا علاقہ اہل بدعت کا تھا، ان صاحب نے حضرت سے مختلف باتیں بذریعہ خط پوچھیں، جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) احقر یہاں بچیوں کو بہشتی زیور پڑھاتا ہے، اس میں حیض ونفاس کے مسئلے پڑھانے کی ہمت نہیں ہوتی کیا ان کو چھوڑ دوں۔

(۲) یہاں بستی کے لوگوں نے نہ اب تک کھانے کا انتظام کیا ہے نہ رہنے کا۔ بھائی کے یہاں کب تک اس طرح گذر ہوگا، ایک ہی کمرہ ہے اس میں بھائی بھابھی بچے سب رہتے ہیں۔

(۳) مدرسہ کے قریب بدعتیوں کی مسجد ہے اس میں نماز کے لئے جانا پڑتا ہے، میری طبیعت مسجد جانے کو نہیں چاہتی کیوں کہ ان کے عقائد شرکیہ معلوم ہوتے ہیں، تقریر میں کہتے ہیں اے غیب کے جاننے والے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ کو حاضر ناظر بتلاتے ہیں، طرح طرح کی خرافات پھیلاتے ہیں، جس کے نتیجہ میں اپنے ہی عوام مولانا اسماعیل شہیدؒ سے بدظن ہو رہے ہیں۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے، تو نماز نہیں ہوتی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

(۱) ان مسائل کو نہ پڑھاؤ۔

(۲) ابھی آپ کام کرتے رہیں، رفتہ رفتہ انشاء اللہ انتظام ہوجائے گا۔

(۳) ابھی مسجد میں جانا نہ چھوڑیئے، کسی وقت چلے جایا کیجئے، انشاء اللہ اپنی جماعت کا بھی انتظام کیا جائے گا، آپ مستقل مزاجی سے کام کریں، شروع میں تو ہر جگہ کچھ نہ کچھ دقت ہوتی ہے۔ بدعتیوں سے کچھ تعرض نہ کیجئے۔ اپنے لوگوں سے کہیے کہ وہ میرے پاس آکر جو کچھ سمجھنا ہو سمجھ لیں۔

صدیق احمد

باب ۷

مدرسوں کے لئے چندہ

مدرسہ کی ضرورت کے لئے جدوجہد اور سفر کرنے کی ضرورت

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے لکھا کہ بحمد اللہ تعالیٰ ہم لوگوں نے ایک وسیع عمارت حاصل کر لی ہے اور کام بھی برابر جاری ہے، قیام وطعام کا بیک وقت انتظام کرنا پڑ رہا ہے، تنگی پیش آ رہی ہے، دوڑ دھوپ بھی جاری ہے، کچھ لوگ غاصبانہ قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، مقامی غیر مقامی کا مسئلہ کھڑا کر کے تعصب برتا جا رہا ہے جس کی وجہ سے مدرسہ بدامنی کا بھی شکار ہے۔

حضرت والا سے دعاؤں کی درخواست ہے، یہ تحریر حالات سے باخبر کر کے حضرت والا سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے عرض کی ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب ....صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا، بہت افسوس ہوا، اس سے پہلے بھی عریضہ ارسال کیا تھا کہ توکلاً علی اللہ کام کرتے رہئے، اللہ پاک غیب سے مدد فرمائے گا، یہ دنیا دار الاسباب ہے، اس لئے لوگوں سے ملنا بھی ہوگا، باہر بھی سفر کرنا پڑے گا، رمضان کے موقع پر سفر ضرور کیا جائے، کچھ مخلص ہمدرد تیار ہو جائیں تو انشاء اللہ اس کار خیر میں لوگ حصہ لیں گے، لوگوں کے سامنے حالات بیان کئے جائیں۔

میں بہت پریشان ہوں، کبھی ایسی پریشانی نہیں ہوئی۔ دعاء فرمائیں۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

نفلی اعتکاف پر مدرسہ کا کام مقدم ہے

بنگال کے ایک صاحب جو حضرت سے اصلاحی تعلق بھی رکھتے تھے، نیز مدرسہ بھی چلاتے تھے، حضرت کی خدمت میں ان صاحب نے تحریر فرمایا کہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ میں

خدمت میں رہنے کا ارادہ ہے، اجازت کی ضرورت ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

آپ اگر اعتکاف کریں گے تو مدرسہ کا کام کس طرح کریں گے، وہ مقدم ہے، آپ کے لئے اعتکاف ابھی مناسب نہیں۔ یہاں سخت گرمی ہے، آپ تحمل نہ کرسکیں گے۔

اگر اعتکاف ہی کرنا ہے، تو وطن میں کرلیں اور کچھ احباب بھی ساتھ ہوجائیں تو زیادہ نفع ہوگا، سب کو ذکر کی تلقین کریں۔ آپ کو وطن میں کام کرنا چاہئے، اور سلسلہ کو بڑھانا چاہئے۔ [1]

صدیق احمد

مدرسہ کی ضرورت ظاہر کیجئے اور دعاء کیجئے

ایک صاحب حضرت کے مرید بھی تھے اور ایک مدرسہ بھی کھول رکھا تھا، انہوں نے تحریر فرمایا کہ ذکر کا بہت ناغہ ہوتا ہے، جی نہیں لگتا ہے، توجہ فرمایئے قلب جاری ہوجائے اور مدرسہ میں تعمیری کام کی ضرورت ہے انتظام کچھ بھی نہیں ہے طلباء کے بیٹھنے کا ٹھکانہ نہیں، دعاء فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذکر کرتے رہیے انشاء اللہ کامیابی ہوگی، ناغہ نہ ہو، مدرسہ کے لئے دعاء کررہا ہوں۔ دعاء کرتے رہیے، لوگوں سے ملاقات کیجئے، اور مدرسہ کی ضرورت ان سے ظاہر کیجئے، اللہ پاک جلد انتظام فرمائے۔

صدیق احمد

چندہ کے سلسلہ میں اہل خیر حضرات کو یاددہانی

ایک صاحب جو حضرت کے توسط سے مختلف مکاتب ومدارس کے لئے ہر ماہ رقم دیا کرتے تھے، اور حضرت اقدسؒ حسب ضرورت ومصلحت مکاتب میں خرچ فرماتے تھے، کچھ عرصہ سے رقم

---

[1] یہ صاحب حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ کے مجاز بیعت بھی تھے۔

آنا بند ہوگئی، حضرت اقدسؒ نے دوسرے صاحب کو خط لکھا تھا جس میں ان صاحب کے لئے ذیل کا مضمون تحریر فرمایا۔

"......صاحب جو رقم بھیجا کرتے تھے کئی ماہ سے نہیں آئی، مطالبہ نہیں صرف یاددہانی مقصود ہے۔ان سے ہر سال کا وعدہ بھی نہیں ہوا تھا، وہاں سے انتظام نہ ہوسکے تو دوسری جگہ عرض کروں، ابھی تک تو میں کسی نہ کسی طرح پورا کر رہا ہوں، مختلف مکاتب میں اس کا انتظام کرنا پڑتا ہے، مقامی حضرات تو بالکل نہیں دیتے ان کی حیثیت بھی ایسی نہیں۔

صدیق احمد

چندہ سے متعلق جامعہ عربیہ ہتورا کے اساتذہ کو اطلاع

حضرات مدرسین کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو صاحب زمانہ تعطیل میں مدرسہ کے لئے چندہ کا کام کرنا چاہیں وہ اس میں دستخط فرمادیں۔

صدیق احمد

سفارت سے متعلق چند ضوابط

(۱)　رمضان المبارک میں جو حضرات سفارت کے کام کے لئے تیار ہوں، وہ دستخط فرمادیں اور گیارہ بجے دفتر میں جمع ہوجائیں۔

(۲)　سفارت کے کام کا معاوضہ حسب سابق ہوگا جس کی اس سال شوری نے دوبارہ توثیق کردی ہے،یعنی سفر کے واجبی واقعی اخراجات کے ساتھ یومیہ یک فیصد روپے اور تیس روپے خوارا کی۔ [1]

(۳)　اس معاوضہ کا استحقاق از ۲۶؍ شعبان تا ۵؍ شوال ہوگا۔

(۴)　نیز ان حضرات کو جنہیں مدرسہ کسی علاقہ میں کام کی غرض سے تجویز کرکے بھیجے گا۔

جو لوگ ازخود کسی علاقہ میں جاتے ہیں اور کچھ مدرسہ کا کام بھی کرتے ہیں، ان کے لئے یہ معاوضہ نہیں۔

---

[1] یہ اس وقت کے حالات کے مطابق تھا بعد میں اس میں تبدیلی ہوگئی۔

(۵) نیز مدرسہ کی طرف سے جو علاقہ تجویز کیا جائے گا صرف اس علاقہ میں کام کے ایام کا شمار ہوگا، اگر دوسرے سفراء کے علاقہ میں کوئی پہنچ جاتا ہے اور کچھ کام بھی ہو جاتا ہے تو اس کا یہ معاوضہ نہیں ہوگا۔

(۶) پانچویں صورت میں مناسب کام پر مدرسہ حسب صوابدید اس معاوضہ کا معاملہ کرے گا۔

صدیق احمد

مدرسہ کے چندہ کے سلسلہ میں مدرسین سے چند گذراشات

(۱) تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ جو حضرات مدرسہ کے لئے فراہمی سرمایہ کا کام کرنا چاہتے ہوں وہ دستخط فرمادیں، کام شوری کی طرف سے طے شدہ ضابطہ کے مطابق ہوگا۔

(۲) ہر علاقہ میں کام کی ضرورت کے مطابق ہی وقت لگایا جائے، بے ضرورت وقت ضائع نہ کیا جائے، اور مقامی آمد ورفت کا یومیہ حساب صاف صاف لکھ کر پیش کیا جائے۔

(۳) بیس شوال تک جملہ حسابات ورسیدات دفتر میں جمع کردی جائیں، ضرورت کی وجہ سے علاقہ میں اگر کسی کو رسیدیں دی جائیں تو ساتھ ہی واپس لاکر جمع کی جائیں، (ورنہ حساب رسید جمع ہونے تک موخر کیا جائے گا۔)

(۴) وصول شدہ رقم کو نقد ساتھ میں نہ لایا جائے ڈرافٹ بنوا کر لائیں۔ بصورت دیگر نقصان کا ذمہ دار مدرسہ نہ ہوگا، بلکہ محصّل پر ضمان لازم ہوگا۔

(۵) بیس شوال تک جملہ رقوم بھی جمع کردی جائیں، اخراجات سفر کو وضع کر کے زیادہ سے زیادہ جو معاوضہ بنتا ہو اس کی بقدر رقم روکنے کی اجازت ہے اس سے زائد نہیں۔

(۶) رسیدوں اور رقم جمع کرنے میں غیر ذمہ داری سامنے آرہی ہے اس سے بچنا چاہئے، یہ کسی طرح جائز نہیں ہے۔

صدیق احمد

سنہ ۱۴۱۷ھ

چندہ کرنے پر انعام

چلہ میں جانے کی مدت کی تنخواہ دی جائے یا نہیں

(۱) ایک صاحب نے لکھا کہ چلہ یا چار ماہ میں وقت دینے والے معلم صاحبان کی تنخواہ مدرسے سے دے سکتے ہیں یا نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

اگر مدرسہ کا قانون ہو تو دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

(۲) اور تحریر فرمایا کہ معلمین مدرسہ چندہ کریں تو تنخواہ کے علاوہ بطور انعام کچھ رقم دینا کیسا ہے؟

حضرت نے جواب تحریر فرمایا دے سکتے ہیں۔

(۳) اور تحریر فرمایا احقر بھی چندہ کرتا ہے اور احقر کو بھی انعام ملتا ہے، لے سکتا ہے یا نہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مدرسہ دے تو لے سکتے ہیں، اس میں کیا حرج ہے۔

صدیق احمد

سفیر سے کچھ طے نہ ہوا ہو تو کتنا معاوضہ دیا جائے

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے لکھا کہ مدرسہ کے چندہ کیلئے سفیر صاحب کو مقرر کیا گیا، لیکن ان کا معاوضہ کچھ طے نہیں کیا گیا، ان کو معاوضہ کس طرح اور کتنا دیا جائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معاوضہ جتنا مناسب ہو دے دیجئے، جس میں وہ خوش ہو جائیں۔

صدیق احمد

باب ۸

مسجدوں کے لئے چندہ

دیہاتوں میں مساجد تعمیر کرنے اور مرمت کرنے کی جدوجہد

ایک صاحب نے حضرت کو مدرسہ کے طلباء کے لئے کچھ رقم دینا چاہی تا کہ اس کے ذریعہ طلبہ کے لحاف وغیرہ کا انتظام کیا جاسکے، حضرت نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔

جناب بھائی......صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سال طلبہ کو لحاف دیئے جاچکے ہیں، اب ضرورت نہیں ہے، آئندہ سال ضرورت پڑے گی، اللہ پاک آپ کے کاروبار میں ترقی عطاء فرمائیں۔

یہاں کچھ مساجد ہیں جن کی تعمیر ہورہی ہے، فرش اور پلاسٹر وغیرہ باقی ہے، آپ کے جذبات دیکھ کر عرض کررہا ہوں، ورنہ میری ایسی عادت نہیں ہے، اگر ایسے لوگ ہوں جو اس قسم کے کاموں میں حصہ لینا چاہتے ہوں تو ان کو متوجہ فرمادیں، ایک گاؤں میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی اس کی چھت بالکل پھٹ گئی ہے، دیواریں بہت بوسیدہ ہیں، اس کے لئے نئے سرے سے تعمیر کا ارادہ ہے، لوگ بہت غریب ہیں، چند احباب نے کچھ مدد کی ہے، اس میں تھوڑا سامان خرید لیا گیا ہے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ

ہتورا، باندہ

مسجد میں چندہ دینے کی ترغیب

باسمہ سبحانہ وتعالی

مکرمی جناب بھائی حافظ طفیل احمد صاحب

السلام علیکم

میں بہت پرچے لکھ چکا ہوں، بار بار لکھتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے، آپ یا جو صاحب بھی اہل خیر میں سے مسجد میں حصہ لینا چاہتے ہوں وہ خود تشریف لا کر ملاحظہ فرمالیں، بہر حال ضرورت تو ہے لیکن مجھے دوسروں کے پاس بار بار لکھتے ہوئے ندامت معلوم ہوتی ہے۔

میں جس مدرسہ میں ہوں اس کے لئے لوگوں سے کچھ کہنے کی ہمت نہیں ہوتی، آپ میں سے کوئی صاحب اگر آجائیں تو بہتر ہوگا، مسجد بہت بڑی ہے، اچھی خاصی رقم صرف ہو چکی ہے، اب بھی کافی کام باقی ہے، میری یہ تحریر جس کو چاہیں دکھا دیجئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا، باندہ

مسجد بنوانے کے سلسلہ میں تعاون کی درخواست اور جد وجہد

دینی کاموں میں دیہاتوں میں مساجد تعمیر کرانے اور مکاتب قائم کرنے کی حضرت کے نزدیک بڑی اہمیت ہے، اس سلسلہ میں اہل خیر حضرات کو متوجہ بھی فرماتے رہتے ہیں، مندرجہ ذیل خط اسی نوع کا ہے، ایک صاحب خیر کو تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سے قبل ایک عریضہ ارسال خدمت کیا ہے، جس میں مسجد کے بارے میں لکھا تھا اس سلسلہ میں دوسرے حضرات سے بھی تذکرہ کیا تھا، مقصد یہ تھا کہ کچھ لوگ مل کر تعاون کریں گے،

اس سے کسی پر بار بھی نہ ہوگا، اور آسانی سے مسجد بن جائے گی۔

ایک صاحب کا خط آیا ہے وہ ابوظہبی میں رہتے ہیں لکھا ہے کہ مسجد کے لئے روپیہ بھیج دیا ہے، لکھنؤ میں ایک صاحب کا نام لکھا ہے کہ ان کے پاس ہے اس میں کسی اور کو شریک نہ کیا جائے، اس لئے بھائی عبدالغفار سے معذرت کردیں۔

ایک مسجد اور ہے اس میں سلیپ پڑ چکی ہے، پلاسٹر فرش کے لئے کچھ سامان بھی جمع ہے، اس میں کچھ رقم کی ضرورت ہوگی جب کوئی ایسی مد ان کے پاس ہو مطلع فرمادیں۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ، ہتورا۔ باندہ

ایک ویران مسجد کے لئے جدوجہد

ہمارے حضرت اقدس جہاں دین کے بہت سے کام انجام دے رہے ہیں، منجملہ ان کے ایک کام یہ بھی ہے کہ پرانے قصبات و دیہات جہاں کسی زمانہ میں شہریت تھی، مسلمان آباد تھے، مساجد آباد تھیں، لیکن مرور زمانہ سے وہ مساجد ویران ہوگئیں، قصبات دیہات کی شکل میں ہوگئے، مساجد اور مساجد کی زمینیں دوسروں کے قبضہ میں آگئیں اور جو ہیں وہ خطرہ میں ہیں، حضرت اقدس اس کے لئے برابر کوشش فرماتے ہیں۔ اور ہر بستی کے مسلمانوں کو مسجد آباد کرنے نیز مکاتب و مساجد قائم کرنے پر آمادہ فرماتے ہیں، خود بھی خرچ کرتے ہیں، لوگوں کو بھی ترغیب دیتے ہیں، مندرجہ ذیل تحریر بھی اسی کوشش کا ایک نمونہ اور اسی نوع کی ایک تحریر ہے۔

مسجد کے لئے اپیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

موضع سمونی ضلع باندہ ایک قدیم بستی ہے، پہلے تو بہت بڑا قصبہ تھا، مگر اب ایک بڑے گاؤں کی شکل ہے وہاں سینکڑوں سال پرانی بڑی مسجد ہے، جو بہت بوسیدہ ہوگئی ہے۔ اس کی افتادہ

زمین ہے، صورت حال ایسی ہے کہ اگر اس کو اپنے قبضہ میں نہیں کیا جاتا تو وہ مسجد کی زمین غیر مسلموں کے قبضہ میں چلی جائے گی، اس وقت مسلمان پردھان ہے، اب چناؤ ہونے والا ہے، سب غیر مسلم متحد ہوگئے ہیں کہ مسلمان پردھان نہ ہونے پائے اس لئے تمام حضرات سے گذارش ہے کہ فوری طور پر اس قدیم مسجد کی حفاظت کا سامان کریں ابھی تک تقریباً چالیس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے، اس کے لئے کم از کم دو لاکھ روپئے کی ضرورت ہے، جس سے انشاء اللہ مسجد کی زمین کو احاطہ میں کرلیا جائے گا۔ اس کے بعد اس کی مرمت میں جو خرچ ہوگا وہ علیحدہ۔

تمام حضرات خود بھی حصہ لیں اور احباب کو متوجہ فرمائیں، اللہ پاک اس کا بہتر اجر عطا فرمائے، احقر کا مشورہ یہ ہے کہ یہاں تشریف لاکر صورت حال کا خود معائنہ کرلیں تاکہ انشراح کے ساتھ خدمت کرسکیں۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

۱۳؍ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موضع سمونی ضلع باندہ میں کئی سو برس کی ایک قدیم مسجد ہے، یہ بستی پہلے بڑے قصبہ کی ایک شکل میں تھی، اب ویران ہے، اور گاؤں کی صورت ہوگئی ہے، اس مسجد کی تقریباً دو بیگہ زمین بھی ہے، الحمد للہ مسجد کی مرمت ہوگئی ہے۔ جس میں کافی رقم خرچ ہوئی، اب اس کی چہار دیواری بہت ضروری ہے، ورنہ یہ زمین مسجد کی نکل جائے گی، اس میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ کا خرچ ہے، تمام اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ اس کار خیر میں حصہ لیں، احباب کو متوجہ کریں۔ اللہ پاک دارین میں بہتر اجر عطا فرمائے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

۲۰؍ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

مدرسہ کی رقم کی بابت غایت درجہ احتیاط

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں تین ہزار روپئے کا ڈرافٹ ارسال کیا اور لکھا کہ یہ بطور عطیہ ہے، اس کو قبول فرمائیں۔ حضرت نے ان صاحب کو مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　　السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے، ڈرافٹ موصول ہوا۔ عطیہ کا کیا مطلب ہے میں نے یہ سمجھا ہے کہ یہ صدقات نافلہ میں سے ہے، زکوۃ کی رقم نہیں، آپ مطلع فرمائیں تاکہ رسید کاٹی جائے، ابھی مدرسہ میں داخل نہیں کیا، آپ کے جواب آنے پر داخل کردوں گا، ایک جگہ بطور امانت جمع کر دیا ہے، آپ کو جب فرصت ہو تشریف لاویں پہلے سے اطلاع کردیں کہ کس ٹرین سے تشریف لا رہے ہیں تاکہ اسٹیشن پر سواری کا نظم کیا جائے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتوارا۔ باندہ

ہدیہ یا زکوۃ

بذریعہ ڈاک ایک جگہ سے دس ہزار روپئے کا بیمہ آیا جس میں لکھا تھا کہ ھدیہ ہے، حضرت نے فرمایا، بہت سے لوگ زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے زکوۃ کو بھی ھدیہ کہہ دیتے ہیں، پہلے ان سے تحقیق کی جائے، آپ کا کیا مطلب ہے، کیوں کہ یہ صاحب دوسرے صوبہ کے ہیں، اردو زبان سے زیادہ واقف نہیں، چنانچہ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، اللہ پاک فضل فرمائے۔

دس ہزار کا بیمہ موصول ہوا، اس میں آپ نے لکھا ہے کہ یہ ہدیہ ہے، اس کا مطلب واضح

نہیں ہو رہا، ایک جگہ سے یہ رقم آئی تھی کہ یہ رقم ہدیہ ہے، بعد میں ان سے دریافت کیا تو فرمایا کہ زکوۃ کی رقم ہے اور مدرسہ کے لئے ہے، آپ ارشاد فرمائیں کہ آپ کی یہ رقم کس مد کی ہے؟ جواب کے لئے کارڈ ارسال کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

وہ پیسے میں نے غریب طالب علم کو دیدیئے

ایک صاحب نے خط میں اپنے پریشان کن حالات تحریر کئے، دعاء کی درخواست کی، اور لفافے کے اندر پچاس روپئے بھی رکھے تھے، لیکن خط میں اس کی بابت کوئی تذکرہ نہ تھا، کہ یہ کیوں اور کس مد میں رکھے ہیں۔ حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط ملا دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک تمام مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ پچاس روپئے ابھی موصول ہوئے، آپ نے مد نہیں لکھا کہ کس مقصد کے لئے ہیں، میں نے ایک طالب علم کو جس کو ضرورت تھی دے دیئے ہیں، اللہ آپ کو ہر طرح سکون نصیب فرمائے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

ایک معاملہ کی تحقیق اور حضرت کی تصدیق

حضرت کے مدرسہ میں ایک دوسرے مدرسہ کے سفیر تشریف لائے اور حضرت کے مہمان بن کر مدرسہ کے مہمان خانہ میں قیام کیا، عجیب اتفاق کہ رات کسی نے ان کی جیب سے ۹۰۰ نو سو روپئے نکال لیے۔ سفیر صاحب نے اپنے مدرسہ میں اس کی اطلاع دی، مدرسہ والوں نے براہ راست خط و کتابت کی اور حضرت سے تصدیق کی کہ آیا یہ واقعہ صحیح ہے یا غلط۔ حضرت نے مندرجہ

ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ جناب مہتمم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو۔آپ کے مدرسہ کے سفیر جناب...... یہاں تشریف لائے، مدرسہ کے مہمان خانہ کے سامنے آرام فرمارہے تھے، وہیں پر ایک اجنبی شخص جو اپنے کو کرناٹک کا باشندہ کہتا تھا، سورہا تھا جس سے ہم لوگ بالکل متعارف نہیں، غالباً اس کی یہ حرکت ہے، رات کو جیب سے نوسو روپئے نکال لئے، اس کے بعد وہ غائب ہوگیا، تین دن بعد بس میں ملاقات ہوئی، میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ کہاں غائب ہوگئے تھے تو جواب دیا کہ میں بیمار ہوگیا تھا اس وجہ سے فلاں طالب علم کے کمرہ میں چلا گیا تھا، اس کے بعد وہ فرار ہوگیا، اور بھی اس سے باتیں ہوئیں، جس سے اس پر شبہ ہوتا ہے، اللہ پاک نعم البدل عطاء فرمائے، اس میں جناب محمد سلمان صاحب کا قصور نہیں۔آپ ان کو معاف فرمادیں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا

باب ۹

چندہ کے سلسلہ میں ضروری ہدایات وتنبیہات

چندہ دہندگان کو تنبیہ

ایک صاحب نے خط لکھا کہ آپ کے مدرسہ میں چندہ جاتا ہے، آپ کے مدرسہ کی تفصیلات سے واقف ہونا چاہتا ہوں، اور محاسب بن کر احتسابی انداز میں کچھ سوالات کئے تھے، اور ایک فارم بھی ارسال کیا تھا کہ اس کو پر کرکے روانہ کردیجئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم

آپ خود تشریف لاکر حالات کا جائزہ لیں، کیا فارم پر آدمی غلط بات نہیں لکھ سکتا، آپ وہاں بیٹھے بیٹھے صرف کاغذی تصدیق چاہتے ہیں، آپ خود تشریف لاویں، یا کسی معتمد کو بھیجئے، آپ کا یہ طریقہ بالکل مفید نہیں، اس سے مقصد حاصل نہ ہوگا، آپ تو لوگوں کو غلط بیانی کا موقع فراہم کررہے ہیں، آپ نے جب کام اپنے ذمہ لیا ہے تو ڈھنگ سے کیجئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

امداد کی غرض سے مدرسہ کے حالات کی تفتیش اور حضرتؒ کا جواب

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ آپ کے مدرسہ میں کتنے طلبہ پڑھتے ہیں اور کتنے مدرسین پڑھاتے ہیں، مدرسہ کا پتہ لکھ کر بھیجئے، میں کچھ امداد کرنا چاہتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا کبھی تشریف لاکر خود حالات کا جائزہ لے لیں، الحمد للہ اس سال ایک ہزار کے قریب طلباء ایسے ہیں جن کے قیام وطعام کا مدرسہ سے انتظام کیا جاتا ہے، ۴۲ مدرس کام کررہے

ہیں۔ مدرسہ کی شاخیں (۸۰) اسّی کے قریب ہیں، جن میں بعض مکاتب ایسے ہیں کہ وہاں بھی طلبہ کے قیام وطعام کا انتظام ہے۔ آپ کبھی تشریف لائیں تو تفصیلی حالات عرض کئے جائیں۔

احقر صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

صحیح مصرف میں پیسہ خرچ کرنے کی ترغیب

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں آپ ایک دو یوم کا وقت نکال کر تشریف لائیں، میں آپ کو وہ مقامات دکھادوں جہاں مساجد کی ضرورت ہے، ایسی بھی مسجدیں ہیں جو اس وقت زیر تعمیر ہیں رقم نہ ہونے کی وجہ سے کام بند ہے۔ اللہ پاک آپ کو جزاء خیر عطاء فرمائے۔

آپ نے اس قسم کا خط لکھا، میں نے تو کئی جگہ احباب کو خط لکھا کہ کوشش کیجئے کہ رقم صحیح مصرف میں خرچ ہو مگر لوگ بغیر تحقیق کے لوگوں کو رقم حوالہ کر دیتے ہیں جہاں ضرورت ہے وہاں نہیں صرف کرتے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتھورا۔ باندہ

استغناء کے ساتھ شکریہ کا خط

ایک صاحب نے حضرت کے مدرسہ کے لئے کچھ قیمتی برتن عنایت فرمائے، اور یہ بھی لکھا کہ حضرت والا مزید جن برتنوں کی ضرورت ہو تحریر فرمائیں، انشاء اللہ بھیجوں گا۔ برتنوں کی ضرورت تو واقعی تھی، لیکن حضرت نے فرمایا کہ اچھا نہیں معلوم ہوتا، چنانچہ استغناء فرماتے ہوئے مزید ضرورت کا اظہار نہیں فرمایا، اور مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ پاک آپ کو بہتر اجر عطاء فرمائے، بڑی ضرورت آپ نے پوری کی ہے، سب لوگ دعاء کررہے ہیں، مدرسہ کے سامان کی رسید ارسال کی جارہی ہے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ھتورا۔ باندہ

غریبوں کی مدد کرکے ایصال ثواب

ایک محترمہ نے تحریر فرمایا کہ......صاحب کا انتقال ہوگیا ہے، ایصال ثواب کے لئے میں آپ کے مدرسہ میں کمرہ بنوانا چاہتی ہوں، آپ تحریر فرمائیں کہ ایک کمرہ بنوانے میں کتنا خرچ آئے گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

محترمہ زید مجدہا السلام علیکم

......صاحب کے لئے روزانہ کچھ پارے پڑھ کر ایصال ثواب کردیا کیجئے، کمرے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، اس کے حساب سے خرچ ہوتا ہے، آپ بجائے کمرہ بنوانے کے جن کو مستحق اور غریب سمجھیں، جن کو واقعی ضرورت ہو، مقروض ہوں، ان کو کچھ دے دیا کریں، ایک شخص کو زیادہ رقم نہ دیں۔ یہ لڑکا بالکل نہیں پڑھتا، بہت ضد کی کہ کانپور جانا ہے، مجبوراً بھیجنا پڑا، سو روپے اس کو دے دیئے ہیں، اب صرف اسی روپے باقی ہیں۔

صدیق احمد

چندہ سے متعلق ایک صاحب کا خط اور حضرت کا جواب

بمبئی شہر کے ایک سرمایہ دار نے حضرت کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ پندرہ فروری تک میں یہاں مقیم ہوں، اگر آپ خود تشریف لے آئیں تو زیادہ بہتر ہے، ورنہ اپنا کوئی معتمد بھیجئے، اور آپ کو معلوم ہے، کہ زکوۃ کی رقم زکوۃ ہی کے مصرف میں استعمال ہونا چاہیے، اس میں سے کمیشن نہ

دیا جائے، نہ حیلہ کیا جائے، ہم کو دعاء میں یاد رکھیئے گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بحمد للہ تعالیٰ آپ کی ہدایت کے مطابق پہلے ہی سے اس پر عمل ہے، یہاں کمیشن نہیں دیا جاتا، مدرسہ اس لئے نہیں قائم کیا جاتا کہ اپنی عاقبت برباد کی جائے، اور غیر مصرف میں رقم خرچ کی جائے، یہاں سے رمضان میں مدرسہ کے کام سے لوگ جاتے ہیں میرا سفر بمبئی کا ہے، لیکن ایک ہی شب رہنا ہے، ۱۵ر شعبان کو بمبئی انشاء اللہ پہونچوں گا، اگر آپ مناسب سمجھیں تو جناب مولانا قاری ولی اللہ صاحب مدظلہ خطیب مسجد النور نشان پاڑہ روڈ میں ملاقات کرلیں، رقم آپ ڈرافٹ کے ذریعہ ارسال فرمائیں تو زیادہ بہتر ہے، یا پھر قاری ولی اللہ صاحب کے پاس جمع کردیں۔ ۱۰ر شوال کو یہاں مدرسہ کی شوریٰ میں انشاء اللہ شرکت کریں گے، آپ کے لئے دعاء کر رہا ہوں، بمبئی میں میرا قیام قاری صاحب کی مسجد میں رہتا ہے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا۔ باندہ

رسید نہ ملنے کی وجہ سے ایک صاحب کی ناراضگی کا خط اور حضرت کا جواب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی رقم دفتر میں درج ہے، اور دفتر میں رقم اس وقت درج کی جاتی ہے، جب اس کی رسید بھی بھیج دی جاتی ہے، حاجی ...... کے ذریعہ خط آپ کو ارسال کیا تھا، جو کام دفتر سے متعلق ہے، وہ تو دفتر والے ہی تحریر کریں گے، میرے خطوط ردی میں نہیں ڈالے جاتے، روزانہ اتنی ڈاک

آتی ہے کہ میں ان کا جواب نہیں دے سکتا، مشغول بہت ہوں، جب فرصت ملتی ہے لکھتا ہوں، دوسروں سے بھی مدد لینی پڑتی ہے، آپ کو رسید نہیں مل سکی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، بہر حال رقم جمع ہے، اگر رسید نہیں ملی اس لئے آپ کو اطمینان نہیں ہو رہا تو آپ کی رقم واپس کی جاسکتی ہے، میرے لئے جو آپ نے رقم ارسال کی ہے اس کو بھی واپس کردوں، آپ کو اتنے غصہ میں خط نہ لکھنا چاہئے۔

صدیق احمد غفرلہ

جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ

مسجد کی رسید نہیں چھپوائی گئی جس کو اعتماد ہو تو دے ورنہ واپس لے لے

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں مبلغ بیس ہزار رقم حضرت کے صاحب زادہ کے توسط سے روانہ کی اور اس کی تعیین نہیں کی کہ کس مد کی ہے، اور رسید کا بھی تقاضا کیا، پوری تفصیل نہیں معلوم ہو سکی حضرت نے ان کے خط کے جواب میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالی

جناب بھائی........صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بعافیت ہوں۔ مبلغ بیس ہزار کی رقم عزیزم نجیب سلمہ نے مجھے ممبئی سے لاکر دی تھی، اس سلسلہ میں دو تین خط آپ کے پاس ارسال کر چکا ہوں، معلوم ہو جائے کہ وہ رقم مدرسہ کی ہے یا مساجد کے لئے ہے، اگر مدرسہ کے لئے ہے تو اس کی رسید مدرسہ سے بھیج دی جائے گی، اگر کسی مخصوص نام کے ساتھ بھیجنا ہو تو ان کا نام تحریر فرمائیں، اور اگر مساجد کے سلسلہ کی ہے تو اس کی رسید نہیں چھپوائی گئی، اس علاقہ میں غریب مسلمانوں کی بستیاں ہیں ان میں گیارہ مقامات پر مساجد کی تعمیر شروع کی گئی ہے، ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ آپ کچھ امداد کریں، میں نے ان سے وعدہ کر لیا کہ اگر مجھے کہیں سے رقم ملی تو میں انشاء اللہ آپ لوگوں کو دیتا رہوں گا، چنانچہ اس مد کی کوئی رقم ملتی ہے تو ان لوگوں کو دیتا رہتا ہوں، اگر اس کی بھی رسید رقم دینے والے طلب کرتے ہوں

تو ان کی رقم واپس کردی جائے، میں نے رسید نہیں چھپوائی اور نہ یہ کام مجھے کرنا ہے، ایک وقتی امداد کی ضرورت ہے، جس کو اعتقاد ہو کہ ان کی رقم میں خیانت نہ ہوگی وہ دے یا خود آ کر ملاحظہ فرمائے اور ان مقامات میں رہنے والے لوگوں کو دے دے۔

مجھے بہت انتظار ہے وہ رقم بالکل محفوظ ہے، آپ جلد جواب دیں کہ یہ رقم آپ کی معرفت ملی ہے، یا کسی اور کی۔ نیز اس کو کیا کروں، واپس کردوں یا خرچ کروں، براہ کرم جلد جواب لکھ کر حامل رقعہ ہذا کو دیدیں، وہ میرے پاس بھیج دیں گے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

جس مد میں رقم دی جائے اسی مد میں صرف ہونی چاہئے

ایک صاحب نے لکھا کہ ہمارے یہاں مدرسہ میں کچا فرش ہے ایک صاحب خیر نے پختہ فرش بنانے کے لئے کافی رقم دی ہے، اور اس کو بنوانے کا وعدہ فرمایا ہے، لیکن دوسرے حضرات کی رائے یہ ہے کہ چونکہ فرش کی ابھی زیادہ ضرورت نہیں ہے، اس رقم کو ٹاٹ وغیرہ بچھانے کے لئے کام میں لایا جائے کیوں کہ اس کی ضرورت واقعی فوری اور زیادہ ہے، آپ کا کیا حکم ہے؟

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم　السلام علیکم

جو صاحب جس مد میں رقم دے رہے ہیں، اسی مد میں خرچ ہونی چاہیے، اپنی طرف سے اس میں کوئی تصرف نہ کیا جائے، اس کے لئے علیحدہ سے انتظام کیا جائے۔

صدیق احمد

زکوۃ کی رقم جہاں چاہیں مصرف میں خرچ کردیں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت والا آپ کی خدمت میں بمد زکوۃ کچھ رقم بھیجا

چاہتا ہوں، آپ جہاں چاہیں خرچ فرمائیں، اجازت دیں، اور پتہ تحریر فرمائیں تاکہ اس پتہ پر بھیج سکوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، جب رقم آئے گی، تو انشاء اللہ آپ کی ہدایت پر عمل ہوگا، مد ضرور تحریر کردیں، اللہ پاک ہر طرح عافیت نصیب فرمائے۔

صدیق احمد

زکوۃ وچرم قربانی کی رقم مدرسہ کی عمارت میں نہیں لگا سکتے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ میں زکوۃ کی کافی مقدار میں رقم جمع ہے، اور تعمیر میں خرچ کرنے کی ضرورت ہے، مولانا رفعت صاحب قاسمی نے لکھا ہے کہ حیلہ تملیک کے ذریعہ رقم لگائی جاسکتی ہے، دیگر ذرائع آمدنی نہیں ہیں، اسی رقم سے اساتذہ کی تنخواہ بھی دینا چاہتے ہیں، حضرت اس سلسلہ میں کیا ارشاد فرمارہے ہیں؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا زکوۃ اور چرم قربانی اور دیگر صدقات واجبہ عمارت میں نہیں لگ سکتی اس کے لئے علیحدہ سے چندہ کیا جائے اور زکوۃ کی رقم طلبہ پر خرچ کی جائے۔

صدیق احمد

زکوۃ سے تنخواہ نہیں دی جاسکتی

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ہمارے یہاں مدرسہ میں ایک مولوی صاحب پڑھاتے ہیں، ایک ہزار ان کی تنخواہ ہے، سب غریب بچے پڑھتے ہیں، خود مولوی صاحب بھی غریب ہیں، یہاں زکوۃ وصدقہ کی رقم وصول کی جاتی ہے، اس رقم سے مولوی صاحب کو تنخواہ دی جاسکتی ہے، یا نہیں؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں، مدرس کو زکوۃ کی مد سے تنخواہ نہیں دی جاسکتی، اگر غریب ہے تو اس کی امداد کر دیجئے، تنخواہ میں وہ رقم نہ وضع کیجئے۔

صدیق احمد

قربانی کی رقم مدرسہ میں لگ سکتی ہے یا نہیں

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ قربانی وغیرہ کی رقم گاؤں کے مکتب میں جس میں مقامی طلبہ پڑھتے ہیں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ خرچ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

بچوں کی کتابوں اور ان کی فیس وغیرہ پر خرچ کیا جاسکتا ہے، تنخواہ نہیں دی جاسکتی۔

صدیق احمد

میت کے ترکہ سے قرآن خوانی اور مدرسہ میں چندہ دینا درست نہیں

ایک محترمہ نے بہت کافی رقم حضرت کی خدمت میں بھیجی کہ میرے ایک عزیز کا انتقال ہو گیا ہے، ان کے لئے اس سے ایصال ثواب کرا دیا جائے تا کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ ہو، اور وہ مال مرحوم کے ترکہ میں سے تھا، حضرت نے قبول نہ فرما کر جواب تحریر فرمایا۔

محترمہ زید مجدہا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی فرستادہ رقم جناب بھائی .... صاحب لے کر آئے، مسئلہ یہ ہے کہ جب تک میراث تقسیم نہ ہو اس وقت تک میت کے مال میں سے کہیں بھی رقم نہیں دی جاسکتی، نہ مسجد میں نہ مدرسہ میں، اس لئے سب وارثوں کو حصہ دیا جائے، پھر وہ لوگ اپنے حصہ میں سے کچھ دینا چاہیں

تو جائز ہے۔

مرحوم کے لئے دعاء مغفرت یہاں کی گئی ہے اور قرآن پاک پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا اور تمام اعزا کے لئے صبر جمیل کی دعاء کی گئی۔

صدیق احمد

مدرسہ کی رقم سے تبلیغ والوں کا کھانا کھلانا

حضرت کے ایک مجاز صحبت نے تحریر فرمایا کہ

تبلیغی جماعت یہاں آتی ہے، مدرسہ کی مسجد میں بھی ایک دن اجتماع ہوتا ہے، مدرسہ میں بھی آتے ہیں، مدرسہ دیکھتے ہیں، اگر ایک وقت ان کو مدرسہ میں کھانا کھلائیں تو کیا درست ہے؟ بعض جماعتوں سے مدرسہ کا کافی فائدہ بھی ہوا ہے، اپنے مقام سے اعانت کرائیں گے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم

اس نیت سے نہ کھلایا جائے کہ وہ مدرسہ میں چندہ دیں گے، مدرسہ میں ایسی مد ہونی چاہیے جس سے اس قسم کے لوگوں کی اور دیگر مہمانوں کی ضیافت کی جائے۔

صدیق احمد

باب ۱۰

چندوں کے لئے اپیل اور سفارشی خطوط

اور فرضی مدرسوں کے چندہ پر تہدید

فرضی مدرسہ کے نام سے چندہ

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت کے نام سے ایک صاحب نے مدرسہ کی طرف سے چندہ کیا ہے، مجھے وہ دھوکہ باز معلوم ہوتے ہیں لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں، مدرسہ کے نام سے جو چندہ کر رہے ہیں ان کی رسید جس کے پاس ہو میرے پاس بھیج دیجئے، میں دیکھوں وہ کون صاحب ہیں۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ فلاں مدرسہ کے لوگ فتنہ برپا کر رہے ہیں، آپ نے ان کے مدرسہ کی تائید کی ہے، اپیل لکھی ہے، اور وہ لوگ شہر میں تفرقہ کر رہے ہیں، دوسرے مدرسوں ومساجد کو مدرسہ ضرار کہتے ہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

ایسے لوگوں کو میرے پاس لے کر آجایئے۔

صدیق احمد

فرضی چندہ کرنے والوں کو پولیس کے حوالہ کردیجئے

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب حاجی صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا لفافہ ملا، بالکل جھوٹ اور افتراء ہے، میں نے خط نہیں لکھا، ایسے شخص کو پکڑ لینا چاہئے، اور پولیس کے حوالہ کردینا چاہئے، معلوم نہیں کہاں کہاں جاکر رقم وصول کی ہوگی، اس قسم کے بہت سے لوگ پہونچیں گے، ایسے بھی ہوں گے کہ مجھ سے خط لکھائیں گے، آپ اس کا بھی اعتبار نہ کریں، اس قسم کے لوگوں سے پورا پتہ لے لیں اور میرے پاس خط لکھ دیا کریں۔ جو شخص یہ خط لے کر گیا ہے، کسی طرح اس کا پتہ لگائیے، فوٹو مل جائے تو پہچاننے میں آسانی ہوگی۔

صدیق احمد

چندہ میں دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہو

ایک صاحب نے لفافہ ارسال کیا جس میں حضرت کا پیڈ اور ایک رسید ارسال کی، پیڈ میں حضرت کی طرف سے چندہ کی اپیل وسفارش نیز حضرت کے نام کے دستخط بھی تھے لیکن وہ تحریر حضرت کی نہیں بلکہ کسی جاہل کی معلوم ہوتی تھی، ان صاحب نے وہ تحریر اور رسید ارسال کرکے دریافت کیا کہ کیا یہ آپ کی تحریر اور آپ کے دستخط ہیں؟ اور یہ شخص آپ کے مدرسہ کا سفیر ہے؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا لفافہ ملا، یہ میری تحریر نہیں ہے، اور نہ میں نے اس نام کے آدمی کو کوئی تحریر دی ہے، معلوم نہیں میرا پیڈ کس طرح حاصل کرلیا ہے، اگر یہ شخص آپ کو ملے فوراً پکڑ کرلے آئیے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتوراباندہ

چندہ میں دھوکہ بازی

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ کئی لوگ آئے آپ کی تحریر دکھلا کر چندہ وصول کر کے لے گئے، بعد میں پکڑے گئے، بہت سخت لوگوں کو دھوکہ ہو رہا ہے، یہ فوٹو کاپی ارسال خدمت ہے، جس میں آپ کے دستخط موجود ہیں، اس کے متعلق آپ ارشاد فرمائیں کہ یہ کس کی تحریر ہے، اگر یہ آپ کے سفیر نہیں ہیں تو آپ مطلع فرمائیں اور اگر واقعی آپ کے سفیر ہیں تو میری گذارش ہے کہ اس طرح چندہ کرنے سے ان کو منع فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ سب جعلی خطوط ہیں، آپ اعتبار نہ کریں ایسے لوگوں کو آپ پکڑ لیں اور کسی طرح میرے پاس پہونچادیں۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

اسی طرح ایک اور صاحب نے حضرت سے عرض کیا کہ ایک صاحب میرے پاس سفر کر کے آئے اور مجھ سے کہا کہ میں حضرت کے پاس رہتا ہوں، حضرت کا خادم ہوں میرا نام محمد شفیق ہے، عمل جانتا ہوں، آپکے گھر میں دفینہ ہے، بتلا دوں گا۔ میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں۔ حضرت نے فرمایا دھوکہ باز ہے، لوٹ لے گا، ایسے لوگوں کے چکر میں نہ پڑیئے گا۔

دھوکہ دے کر اپیل لکھوائی

ایک صاحب نے تحریر کیا کہ ہمارے یہاں بھاگلپور میں ایک مدرسہ اصلاح المسلمین کے نام سے کھولا گیا اور مدرسہ کے افراد نے ایک زمین خریدنے کی کوشش کی ہے، ان لوگوں نے آپ سے تصدیق طلب کی، اور آپ نے بغیر تحقیق کے تصدیق نامہ دے دیا، ان لوگوں نے زمین خریدی اور وہ میراث میں میرے حصہ کی زمین ہے، آپ سے یہی عرض کرنا ہے کہ اگر کوئی آپ سے اپیل یا

تصدیق لکھائے تو آپ پہلے خوب تحقیق کر لیا کریں، وہ لوگ بہت فریب کر رہے ہیں ہم کو بالکل آپ سے ایسی امید نہ تھی، آپ نے تو آکر اس زمین کو دیکھا نہیں ہے، پھر کیسے تصدیق کر دی، مولانا علی میاں صاحب، قاضی مجاہد الاسلام صاحب کے بھی اس میں دستخط ہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا آپ محلہ کے لوگوں کو بلا کر ان سے یہ سب باتیں بیان کیجئے، جو مضمون میرے پاس لکھا ہے، جناب قاضی مجاہد الاسلام، اور مولانا علی میاں صاحب دامت برکاتہم کے پاس بھیج دیجئے، میں انشاء اللہ احتیاط کروں گا۔ انہوں نے ان سب کا حوالہ دیا مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ فریب کر رہے ہیں۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

۱۰ رشوال ۱۴۱۷ھ

اپیل کے لئے حالات وضروریات لکھئے

ایک صاحب نے اپنے مدرسہ کے لئے حضرت سے چندہ کے لئے اپیل لکھوانا چاہی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مدرسہ کے حالات اور اس کی ضروریات سے مطلع کر دیجئے، انشاء اللہ اپیل تحریر کر دوں گا۔

صدیق احمد

چندہ کے سلسلہ میں اس طرح نہ کہا کیجئے

بعض اہل ثروت سرمایہ دار حضرات چندہ وصول کرنے والوں اور مدرسہ والوں سے یہ فرمادیا کرتے تھے کہ اگر حضرت مولانا صدیق احمد صاحب فرمادیں، ان کی تصدیق وتائید لے آؤ، اگر وہ لکھ دیں گے تو میں دے دوں گا، اور لوگ آآ کر حضرت سے خاص طور پر ان کے نام سفارشی خطوط لکھوانے کی کوشش کرتے تھے، اور حضرت اقدس اس کو ناپسند فرماتے تھے، بالآخر حضرت نے ان رئیس کے نام مندرجہ ذیل خط ارسال فرمایا۔

مکرمی جناب.........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو۔ آپ کے پاس ہر طرح کے لوگ پہنچ رہے ہیں، آپ ان سے یہ فرمادیتے ہیں کہ صدیق لکھ دے تو میں اتنی رقم دے دوں گا، اور رقم بھی ہزاروں کی سناتے ہیں، براہ کرم آپ میرے بارے میں کچھ نہ فرمایا کریں، میں مجبوراً لکھتا ہوں حالانکہ مجھ کو شرح صدر نہیں ہوتا، آپ سے لوگ ناجائز طور پر رقم وصول کرتے ہیں، آپ اچھی طرح تحقیق کرلیا کریں، ان حضرات سے فوری طور پر دینے کا وعدہ نہ کیا کریں۔

صدیق احمد

میں چندہ کی شخصی اپیل نہیں لکھتا

ایک مدرسہ کے ذمہ دار نے حضرت اقدس سے چند مخصوص احباب کے نام شخصی طور پر چندہ کی اپیل لکھنے کی درخواست کی، حضرت نے عمومی انداز میں ایک اپیل لکھ دی اور مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک اپیل لکھ دی ہے، کسی مخصوص آدمی کے نام آج تک میں نے اس قسم کا خط نہیں لکھا،

اپنے مدرسہ کے لئے تو ابھی تک اپیل نہیں لکھی [1]، اور نہ کسی سے کہا، دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک جلد تکمیل کرائے۔ آپ حضرات بھی دعاء کرتے رہیں، فصل کے موقع پر کاشت کار حضرات سے بھی ملاقات کریں اور ان کو متوجہ فرمائیں۔

احقر صدیق احمد

ایک مدرسہ کے لئے اپیل

مدرسہ اسلامیہ.......... ایک عرصہ سے دینی خدمت انجام دے رہا ہے، طلبہ کی زیادتی کی وجہ سے موجودہ عمارت ناکافی ہے، اس لئے درسگاہوں کی تعمیر بھی ناگزیر ہے، اللہ کے بھروسہ پر کام شروع ہوگیا ہے، اس قسم کے دینی کام ایک دوسرے کے تعاون کے ساتھ انجام پاتے ہیں، اس لئے تمام اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ اس مدرسہ کا بھی خیال رکھیں اور اپنی حیثیت کے مطابق خود بھی حصہ لیں اور اپنے احباب کو بھی متوجہ فرمائیں، اللہ پاک اس کا بہتر صلہ عطا فرمائیں۔

احقر صدیق احمد

چندہ کی شخصی اپیل کی درخواست پر ایک بزرگ زادہ بڑے عالم کے نام مکتوب

باسمہ سبحانہ تعالیٰ

مخدومی حضرت والا دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ موصول ہوا، احقر جس لائق ہے حاضر ہے، انشاء اللہ اس کے لئے کوشش میں دریغ نہ کرے گا، بمبئی کے مخلص احباب جو احقر کا خیال رکھتے تھے وہ اللہ کو پیارے ہوگئے، اب دوسروں کے توسط سے کام ہوگا، آپ حضرات دعاء فرماتے رہیں، خداوند کریم نے حضرت قاری صاحب

[1] مطلب یہ کہ خاص کسی شخص کے نام اپیل نہیں لکھی ورنہ عمومی انداز میں تو حضرت اپنے مدرسہ کے لئے اپیل لکھتے اور ضرورت کا اظہار فرماتے تھے۔

رحمۃ اللہ علیہ کو جو مقام محبوبیت عطاء فرمایا تھا، اب بھی اس کے اثرات بحمد للہ تعالیٰ باقی ہیں، آپ حضرات توکلا علی اللہ سفر کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ کئی روز سے بیمار ہوں دعاء کی درخواست ہے۔

احقر صدیق احمد

ضرورت کے وقت مخصوص افراد کے نام

ایک صاحب نے بہت دور سے بڑی پریشانی کا خط لکھا کہ مجھے ایک ہزار روپے کی شدید ضرورت ہے، آپ میری زکوۃ وصدقات سے مدد فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک آپ کی پریشانی دور فرمائے، وہاں کے کچھ اہل ثروت حضرات کے نام لکھ کر بھیج دیجئے، ان کے نام خط لکھ دوں گا۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ کے لحاف کے لئے اپیل

سہارنپور گنگوہ علاقہ سے کچھ حضرات تشریف لائے اور عرض کیا کہ ہمارے مدرسے میں کافی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں، ان کے لئے لحاف کا کوئی انتظام نہیں، اس علاقہ میں سردی بہت ہوتی ہے، کچھ لوگوں کے نام آپ سفارشی خط تحریر فرمادیں تاکہ وہ لحاف کا انتظام کردیں، حضرت اقدس نے ان کی درخواست کے مطابق مندرجہ ذیل اپیل تحریر فرمائی۔

جناب..........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو، حامل رقعہ ھذا.........کی طرف سے تشریف لائے ہیں، اس مدرسہ سے آپ حضرات واقف ہیں، ایک عرصہ سے دینی خدمات میں مشغول ہے، ماشاء اللہ ہر اعتبار سے ترقی ہے، تقریباً پانچ سو طلبہ کے اخراجات مدرسہ ہی برداشت کر رہا ہے، وہاں سردی

زیادہ ہوتی ہے، لحاف کی سخت ضرورت ہے، اس وقت آپ حضرات دوسرے مدارس کی کافی امداد کر چکے ہوں گے، مجھے اس کا علم بھی ہوا ہے، پھر بھی اگر توجہ فرمائیں گے، اور احباب سے مل کر وہاں کی ضرورت کا اظہار کریں گے انشاء اللہ ان حضرات کا بھی مقصد پورا ہو جائے گا، اللہ سب کو اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ھتورا، باندہ

ایک مدرسہ کے لئے اپیل

ایک جگہ سے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے اور اپنے مدرسہ کے چندہ کی وصولیابی کے لئے حضرت سے تصدیق اور اپیل لکھوانا چاہتے تھے، ان کی درخواست پر حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفىٰ

مدرسہ اسلامیہ........میں تھوڑے سے مسلمانوں کے گھر ہیں، ان حضرات نے کوشش کر کے ایک مسجد تیار کرائی اور مدرسہ کی بنیاد رکھی ہے، مدرسہ کی بنیاد مکمل ہو گئی ہے، مدرسین کی تنخواہ وغیرہ کا انتظام مشکل سے کر پاتے ہیں، تعمیر میں کافی رقم کی ضرورت ہے، اس لئے تمام اہل خیر حضرات سے تعاون کی درخواست ہے۔ بہتر یہ ہے کہ خود جا کر وہاں کا حال دیکھ لیں، اس کے بعد اطمینان ہو تو پھر حسب حیثیت امداد میں دریغ نہ فرمائیں، دینی کام ایک دوسرے کے تعاون سے چلتے ہیں، اللہ پاک اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ھتورا

۳ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ

جامعہ مظہر السعادۃ کے لئے تعارفی کلمات

حضرت دامت برکاتہم کے ایک شاگرد جو ایک مدرسہ میں کام کر رہے تھے اور حضرت ان کے مدرسہ اور ان کی جد وجہد سے بڑے خوش تھے، مدرسہ اور مدرسہ کے تعلیمی وتربیتی نظام کی تعریف فرماتے تھے۔ ان صاحب نے حضرت سے اپنے مدرسہ کے لئے تعارفی کلمات لکھنے کی درخواست کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

آپ کی خواہش ہے میں نے تحریر لکھ دی ہے، میری تحریر کی حیثیت ہی کیا ہے، آپ کے لئے دعاء کر رہا ہوں میرے لئے دعاء کرتے رہیں، اللہ پاک آخر وقت تک اپنی مرضیات میں مشغول رکھیں، صحت بہت خراب ہو رہی ہے، اس کے لئے بھی دعاء کریں۔

صدیق احمد

وہ تحریر یہ ہے۔

"جامعہ مظہر السعادۃ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے، یہاں کا نظم ونسق اور تعلیمی معیار بحمدہ تعالی بہت بہتر ہے، تربیت کا معقول انتظام ہے، جامعہ ہر اعتبار سے ترقی کے منازل طے کر رہا ہے، یہ سب بانی جامعہ کے اخلاص کی برکت ہے، جن کی انتھک مساعی سے اتنی قلیل مدت میں جامعہ نے حیرت انگیز ترقی کی، اللہ پاک ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ رکھیں، اور تمام مقاصد میں بآسانی کامیابی حاصل ہو"۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

۱۲ ج ۲ / ۱۴۰۸ھ

ایک مدرسہ کے لئے اپیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مدرسہ عربیہ......دینی ادارہ ہے، ابھی ابتلائی اور ابتدائی دور میں ہے، اکثر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، وسائل آمدنی بہت محدود ہیں، تمام حضرات سے گذارش ہے کہ اس کا تعاون فرمائیں۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتوراباندہ

یکم جمادی الاخری ۱۴۱۶ھ

پنّا ایم، پی میں قیام مدرسہ کی کوشش

ایم۔پی میں دینی مدارس کا فقدان ہے، حضرت نے بڑی جدوجہد سے پنا کے لوگوں کو تیار کیا اور ایک مدرسہ قائم فرمانے کی کوشش فرمائی۔پنا کے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا، الحمدللہ حضرت کی کوشش سے مدرسہ قائم ہوا۔اس سلسلہ میں حضرت نے جو خط اور مدرسہ کے لئے اپیل اور اپنے شاگرد کے نام شخصی پرچہ تحریر فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

جناب بھائی اصغر ایڈوکیٹ صاحب

السلام علیکم

خدا کرے خیریت ہو، پنا میں مدرسہ کے لئے علیحدہ کوئی زمین تلاش کیجئے، انجمن والی زمین کم ہے، کم از کم اتنی زمین ہو کہ اطراف کے لڑکے رہ سکیں۔معلوم نہیں کس نے ان کے نام پرچہ لکھا ہے، مجھے خبر بھی نہیں۔

صدیق احمد

مدرسہ فاروقیہ کے لئے اپیل

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مدرسہ فاروقیہ، پٹنا ایم۔ پی ایک دینی ادارہ ہے، جو ایک عرصہ سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے، جس میں اب تک مقامی طلبہ زیر تعلیم تھے، اتنی گنجائش نہ تھی کہ بیرونی طلبہ کا انتظام ہوتا، اب الحمدللہ چند حضرات اس طرف متوجہ ہوئے ہیں، مدرسہ کی ایک وسیع عمارت کی تعمیر شروع ہوگئی ہے، اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں، لیکن اس سے تکمیل نہ ہوسکے گی، اس کے قرب وجوار میں کوئی دینی مکتب نہیں ہے۔

تمام اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ اس ادارہ کی مدد کریں، اور احباب کو متوجہ فرمائیں، احقر اس ادارہ میں حاضر ہوتا رہتا ہے، اور اس کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

۴؍رمضان ۱۴۱۷ھ

شاگرد کے نام پرچہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب مولانا عبدالغنی صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مدرسہ فاروقیہ شہر پٹنا احقر ہی نے قائم کیا ہے، ایک عرصہ سے وہاں تعلیم ہورہی ہے، مدرسہ کی اپنی عمارت بہت مختصر تھی اس میں جدید تعمیر ہورہی ہے، اس میں وسعت زیادہ ہے، بیرونی طلبہ بھی رہ سکیں گے، اس علاقہ میں دینی مکاتب بالکل نہ تھے، اب کچھ کام ہورہا ہے، علاقہ غریب مسلمانوں کا ہے، آپ کوشش کردیں کہ مدرسہ کی سلیپ جلد پڑجائے، کبھی وقت نکال کر تشریف

لائیے، میں اس علاقہ میں آپ کو لے جاؤں، اس وقت اندازہ ہوگا کہ یہاں کتنی سخت ضرورت ہے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتھورا۔ باندہ

۴؍رمضان ۱۴۱۷ھ

ایک مدرسہ کا معائنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفى .

مدرسہ باب السلام میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، اس ادارہ میں طلبہ اور طالبات کی تعلیم اور تربیت کا اچھا نظم ہے، ضرورت ہے کہ ایسے ادارے ہر شہر میں ہوں، اس قسم کے ادارے چلانے والے حضرات یہاں آکر کچھ دن قیام کریں تاکہ اپنے اپنے علاقے میں اسی نہج پر کام کریں۔

اللہ پاک ادارے کو ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے، اور تعاون کرنے والے حضرات کے کاروبار میں برکت عطاء فرمائے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ، یوپی

۱۳؍شوال ۱۴۱۳ھ

ایک مدرسہ کے لئے اپیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ضیاء العلوم برئی پورہ ضلع بیگوسرائے دینی مدرسہ ہے، اس بستی اور اس کے قرب وجوار میں کوئی دینی ادارہ نہیں تھا، الحمد للہ اس کی وجہ سے بستی اور اس کے اطراف میں دینی فضا پیدا ہوئی، اس کے طفیل میں مسجد کی تعمیر ہوئی، الحمد للہ طلبہ بھی اچھی تعداد میں ہیں اور روز افزوں ترقی ہے مگر

گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے داخلہ میں وسعت نہیں دی گئی، اس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں، اس علاقہ میں مسلمانوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے، اللہ کے بھروسہ پر کام شروع کیا گیا، کچھ مخلصین حضرات کو بمبئی اور دہلی میں علم ہوا، ان حضرات کے تعاون سے مسجد کی تکمیل ہوگئی، مدرسہ کی تعمیر ابھی نہیں ہوسکی، مدرسہ کے پاس اتنی بھی رقم نہیں ہوتی کہ پابندی سے مدرسین کی تنخواہ ادا ہوسکے، اس لئے تمام اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ اس قسم کے مدارس کی طرف زیادہ توجہ فرمائیں، اللہ پاک اس کا بہتر اجر عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا، باندہ۔ یوپی

۳؍محرم ۱۴۱۵ھ

ایک مدرسہ کی اپیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

مدرسہ عربیہ حمایت الاسلام ضلع بستی، دینی ادارہ ہے، ابھی ابتدائی اور ابتلائی دور میں ہے، اخراجات بڑی مشکل سے پورے ہوتے ہیں، وسائل محدود ہیں۔

تمام اہل خیر حضرات سے گذارش ہے کہ اس مدرسہ کی طرف توجہ فرمائیں اور حسب حیثیت اس کا تعاون فرمائیں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا۔ باندہ

۲۵؍جمادی الاولی ۱۴۱۳ھ

کسی انجمن یا تحریک کی تصدیق وتائید کرنے میں احتیاط

انجمن اصلاح معاشرہ کی طرف سے ایک خط آیا جس میں لکھا تھا کہ آپ کا تصدیق کردہ رقعہ موصول ہوا لیکن اس سے بات واضح نہ ہوسکی، اس لئے مکرر عرض ہے کہ انجمن کی تصدیق صاف

لفظوں میں تحریر فرمادیں تا کہ رمضان میں انجمن کے اشتہار میں آپ کا تصدیق نامہ صاف لفظوں میں شائع کیا جاسکے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کن الفاظ میں تصدیق چاہتے ہیں، دوسرے حضرات کا تصدیق نامہ لکھ کر بھیج دیجئے، ان کو دیکھ کر میں بھی اسی طرح تصدیق کردوں گا، جلدی بھیج دیجئے۔

صدیق احمد

کسی انجمن کی تائید کرنے میں احتیاط

مہاراشٹ کے ایک علاقہ میں بعض لوگوں نے اصلاح معاشرہ کی انجمن قائم کی، اس میں حضرت سے دعاء کی درخواست کے بعد یہ اجازت چاہی کہ آپ کی طرف سے انجمن کی تصدیق وتائید اور دعائیہ کلمات شائع کردیئے جائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

انجمن کے اصول اور ضوابط میرے پاس بھیج دیجئے میں دیکھ لوں۔

صدیق احمد

اطمینان کے بغیر تصدیق وتائید کرنے سے احتیاط

ایک صاحب نے اپنے مدرسہ کے حالات تحریر فرما کر حضرت سے ایک تصدیق لکھانا چاہی تا کہ چندہ وغیرہ میں سہولت ہو۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

میں نے مدرسہ ابھی دیکھا نہیں، آپ ان حضرات کی تصدیق بھیج دیجئے، جو مدرسہ دیکھ چکے ہیں، اس پر میں بھی کچھ لکھ دوں گا۔

صدیق احمد

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

مجھے یاد نہیں کہ میری سرپرستی میں ایسا کوئی مدرسہ چل رہا ہے، ان سے آپ تحریر طلب کیجئے کہ صدیق نے تم کو کوئی تحریر دی ہو، اور سرپرستی منظور کی ہو تو دکھایئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

ایک اور صاحب نے لکھا کہ قاری مشتاق صاحب کے نام سے ایک مدرسہ کھولا ہے، چندہ کے لئے اپیل تحریر فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

جناب قاری مشتاق صاحب مدظلہ کی تصدیق میرے پاس بھیج دیجئے۔

صدیق احمد

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

مدرسہ کے حالات تحریر کیجئے۔ میں اتنی دور رہتا ہوں، میری تحریر کا کیا اثر ہوگا۔ وہاں کے مقامی علماء اور معزز حضرات سے اپیل تحریر کرایئے، میں بھی اس میں انشاء اللہ کچھ لکھ دوں گا۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

فصل

سفارشی خطوط

سفارش کا ایک طریقہ

ایک مفتی صاحب نے لکھا کہ میں فلاں مدرسہ میں پڑھاتا تھا، کسی ضرورت سے گھر آ گیا، کچھ دن سلسلہ موقوف رہا، اور اب فلاں مدرسہ میں ضرورت ہے اس مدرسہ کے لوگ آپ کے پاس آئیں گے، آپ سے گذارش ہے کہ میرے لئے سفارش تحریر فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ وہاں درخواست دیں، وہ مجھ سے اگر دریافت کریں گے، تو آپ کا نام پیش کردوں گا، آپ کے لئے دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

سفارشی خط کی درخواست پر

ایک طالب علم نے لکھا کہ فلاں مدرسہ میں امدادی داخلہ چاہتا ہوں آپ سے گذارش ہے کہ خط لکھ دیجئے، تاکہ امدادی داخلہ ہوجائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں۔

کس کے نام خط لکھ دوں، آپ وہاں جاکر داخلہ لیجئے، انکار کریں تو پھر لکھئے، وہاں کے قانون کے خلاف کوئی کام نہ کرائیے۔

صدیق احمد

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میں ندوۃ میں دو سال سے فیل ہو رہا ہوں، گھر والے ایک سال سے زائد پڑھنے کی مہلت نہیں دے رہے، آپ کچھ ایسا فرما دیجئے، کہ ندوہ میں داخلہ ہوجائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں۔ وہاں داخلہ نہ ہو تو کسی دوسرے مدرسہ میں پڑھ لیجئے۔

صدیق احمد

داخلہ کے لئے سفارشی خط لکھنے کی فرمائش اور حضرت کا جواب

ایک طالب علم جو مظاہر علوم سہارنپور میں زیر تعلیم تھے انہوں نے تحریر فرمایا کہ یہاں مدرسہ کے حالات ٹھیک نہیں ہیں، اور خراب ہوتے ہی چلے جارہے ہیں، یہاں تعلیم میں دل نہیں لگتا، اس لئے آئندہ دار العلوم دیوبند جانے کا ارادہ ہے، حضرت سے مشورہ چاہتا ہوں، میری رہنمائی فرمائیں، اور دار العلوم داخلہ کے لئے کوشش فرمائیں، حضرت مفتی محمود صاحب کے نام ایک پرچہ تحریر فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

آپ استخارہ کرلیں۔ اس کے بعد اس پر عمل کریں۔ آپ نے دیوبند میں داخلہ آسان سمجھ لیا ہے۔ ایک سال گذارنا مشکل ہے، دل لگانے سے لگتا ہے۔

صدیق احمد

سفارش لکھنے میں محتاط انداز

ایک طالب علم جو فارغ ہو کر آئے تھے، حضرت کو ان کے حالات سے بھی واقفیت تھی، انہوں نے متعدد خطوط حضرت کی خدمت میں ارسال کئے، اور اصرار سے لکھا کہ فلاں مدرسہ میں پڑھانے کے لئے سفارش لکھ دیجئے۔ حضرت نے مندرجہ ذیل الفاظ سے سفارش لکھی۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مولوی......کی استعداد اچھی ہے، اس وقت شاہی مراد آباد میں کتب خانہ میں کام کر رہے ہیں، وہاں بالکل جی نہیں لگتا، اگر آپ کے ذہن میں کوئی جگہ درسیات پڑھانے کی ہو تو مطلع فرمائیں۔

صدیق احمد

مدرس کی تقرری کے لئے سفارشی خط

ایک فاضل طالب علم نے لکھا کہ آپ بستی کے مدرسہ میں میرے لئے سفارش کر دیجئے، کہ مجھے وہاں پڑھانے کی جگہ مل جائے فی الحال میں مراد آباد میں ہوں، بقرعید تک آپ کے خط کا انتظار کروں گا۔ جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　السلام علیکم

اب تو یہ سال وہاں گذار دیئے، انشاء اللہ آئندہ سال کوئی بہتر انتظام ہو جائے گا، کیا آپ نے بستی میں درخواست دی ہے، اگر دی ہے تو پھر خط لکھ دیجئے کہ میرے حالات فلاں سے معلوم کر لیجئے، میں انشاء اللہ اس میں سفارش لکھ دوں گا۔

صدیق احمد

مدارس کے بعض حالات پر افسوس

حضرت اقدس رحمۃ علیہ کے خاص شاگرد، باصلاحیت، دارالعلوم دیوبند کے فاضل و مفتی نے اپنی بابت حضرت سے بعض مشورے کئے، حضرت اقدس چاہتے تھے کہ اس بڑے ادارہ میں ان کا تقرر ہو جائے، چنانچہ ذمہ داران مدرسہ کے نام حضرت نے سفارشی خط بھی تحریر فرمایا لیکن تقرر

نہ ہو سکا، حضرت کے شاگرد نے اس ادارہ میں داخلہ کی اجازت چاہی، ان کے خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

آپ کا خط ملا جن کی طبیعت میں آزادی ہے، وہ آزادی کے مواقع تلاش کرتے ہیں، بحمدہ تعالیٰ آپ کے اندر یہ بات نہیں، اس لئے آپ وہاں داخلہ لے لیں، مطالعہ کتب کا اچھا موقع ملے گا، یہ بھی ممکن ہے کہ آئندہ معین مدرس میں آپ کو لے لیا جائے۔

یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ دینی اداروں میں بھی استعداد اور صلاحیت کے بجائے سفارش پر مناصب کا مدار ہو گیا، فالی اللہ المشتکی، اللہ پاک سب کو صراط مستقیم پر چلائے۔

احقر صدیق احمد

خلاف قانون تصدیق نامہ طلب کرنے پر ناراضگی

ایک طالب علم مدرسہ کے قانون کے خلاف چھٹی لئے بغیر مدرسہ سے چلے گئے، اور بعد میں مدرسہ سے تصدیق نامہ بھی لینا چاہتے تھے، حضرت نے ناگواری کے ساتھ مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

تصدیق نامہ میں کیا لکھنا ہے، مجھ سے جائز کام کرائیے، ...... کے اس طرح جانے سے سب کو تکلیف ہوئی۔

صدیق احمد

سفارش لکھنے سے احتیاط

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں آپ کے مدرسہ میں پڑھ چکا ہوں، آئندہ سال ندوۃ

میں داخلہ لینا چاہتا ہوں، وہاں داخلہ میں دقت پیش آتی ہے، آپ سفارش کا خط لکھ دیجئے تاکہ آسانی سے داخلہ ہوجائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

وہاں سفارش نہیں چلتی، امتحان ہوگا، اس کے اعتبار سے وہ لوگ داخلہ کرتے ہیں، ادب پڑھنا ہو تو دیوبند میں کیوں نہیں پڑھتے۔

صدیق احمد

سفارشی خط کے بعد معافی نامہ اور معذرت کا خط

مخدومی حضرت شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو دولڑکے رمضان میں یہاں آئے.....ان دونوں نے بہت اصرار کیا کہ تم اگر خط لکھ دوگے، تو ہمارا داخلہ افتاء میں ہوجائے گا، بعد میں معلوم ہوا کہ محض فریب تھا، انہوں نے دوسری جگہ داخلہ لے لیا ہے، اس سے بڑی شرمندگی ہے، انہوں نے تو ہمیشہ کے لئے دروازہ بند کردیا، اب میرا کیا منھ رہا کہ میں کسی کی سفارش کروں۔

یقیناً آنمحترم اور دیگر اساتذہ کرام کو اس سے تکلیف ہوئی ہوگی جس کا باعث یہ ناکارہ ہوا، اس لئے سب سے معافی کا خواستگار ہوں، اور اپنے لئے دعاء کا طالب ہوں۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

سفارشی خط

مکرم بندہ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہوں، اللہ پاک ہر قسم کے فتنوں سے آپ کی حفاظت فرمائے۔

میرے ہم وطن دو نفر اپنی اولاد کو لے کر پاکستان اپنے عزیزوں سے ملنے کے جارہے ہیں، وہاں شادی بھی ہے، اس میں شرکت ضروری ہے، آپ سے گذارش ہے کہ ان کے ویزے کی سفارش فرمادیں۔ اگر ایک ماہ کا مل جائے تب بھی غنیمت ہے، یہ لوگ شریف ہیں مدت کے اندر ہی واپس آجائیں گے، ان کے نام یہ ہیں۔ عظمت علی۔ عنایت علی۔ اوران کی والدہ۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

مکرمی جناب بھائی رسول محمد صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حامل رقعہ ہذا ایک ضرورت سے آپ کی خدمت میں حاضر ہورہے ہیں، گذارش ہے کہ آپ سفارش فرمادیں، اوران کا کام کرادیں، کرم ہوگا۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

بانی جامعہ عربیہ، ہتورا، ضلع باندہ، یوپی

جمع و ترتیب

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ا

مدرسہ کی سرپرستی، شوریٰ و رجسٹریشن اور جامعہ کا دستور اساسی

سرپرست سے مشورہ لیتے رہیے

مکرمی زید کرمکم　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، آپ حضرت [1] سے ہر بات میں مشورہ کیا کیجئے، ورنہ سرپرست بنانے سے کیا فائدہ۔ حضرت کی خدمت میں حالات تحریر کیجئے، وہ کسی صاحب سے اپیل تحریر کرادیں گے، حضرت والا کے ہوتے ہوئے کسی کی تصدیق کی کیا ضرورت ہے۔

صدیق احمد

سرپرستی کی درخواست پر ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　السلام علیکم

سرپرستی تو بڑی ذمہ داری کی چیز ہے، اتنی دور رہ کر سرپرستی کے فرائض کس طرح انجام دے سکوں گا، دعاء کر رہا ہوں، کہیں سفارش کرنی ہو تو وہ لکھ دوں گا۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ کی سرپرستی و نگرانی

اوریا ضلع اٹاوہ کے ایک مدرسہ کے حضرت سرپرست تھے، مدرسہ سے متعلق ایک صاحب نے اپنی ضرورت سے خط تحریر فرمایا اس میں لکھا تھا کہ حضرت نے گمشدہ بھینس مل جانے کا تعویذ دیا تھا بھینس اب تک نہیں ملی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

---

[1] غالباً اس سے مراد حضرت مولانا الشاہ ابرارالحق صاحبؒ ہیں، ان صاحب نے مدرسہ کے متعلق کچھ باتیں تحریر کیں اور مدرسہ کے لئے اپیل لکھنے کی درخواست کی اس پر حضرت نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بھینس کے لئے تعویذ لے گئے تھے، اس کو کہاں رکھا تھا، اور یا کے حالات بہت دن سے نہیں معلوم ہوئے، سنا ہے گورنمنٹ سے ایڈ لے رہے ہیں۔

صدیق احمد

سرپرستی کی ذمہ داری نہ سنبھال سکوں گا

ایک صاحب نے مدرسہ کی سرپرستی کی درخواست کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ مجھ سے جو خدمت لینا چاہیں مطلع کر دیجئے، سرپرستی کی ذمہ داری نہ سنبھال سکوں گا۔ آپ سب کے لئے دعاء کر رہا ہوں، پردہ کا اہتمام تو بہت ضروری ہے۔

صدیق احمد

بجائے سرپرستی کے مشورہ لیتے رہیے

بمبئی سے ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ہم لوگوں نے ایک مدرسہ کھولا ہے جس کا نام ''بیت الامین'' ہے، مدرسہ کو حضرت والا کی سرپرستی کی ضرورت ہے، حضرت والا ہم لوگوں کی رہنمائی فرمائیں، ہم لوگ کاروباری آدمی ہیں، اس لائن کا تجربہ نہیں، جب کبھی آپ کا ادھر کا سفر ہو مدرسہ میں تھوڑی دیر کا وقت عنایت فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مدرسہ کو ترقی عطاء فرمائے، اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کیجئے، سرپرستی کی کیا ضرورت ہے، جن باتوں میں مشورہ کرنا ہو کر لیا کیجئے۔

مدرس اچھا ہو، محنتی ہو، قرآن پاک صحیح پڑھاتا ہو، اللہ پاک آپ حضرات کے کاروبار

میں ہر اعتبار سے برکت عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

ایسی سرپرستی سے کیا فائدہ

بہت دور دراز کے علاقہ سے ایک صاحب نے اپنے یہاں کے مدرسہ کی سرپرستی کے لئے تحریر کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

میری سرپرستی سے مدرسہ کا کیا فائدہ، اتنی دوررہ کر کیسے نگرانی کرسکتا ہوں، مدرسہ کے لئے دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

سرپرستی کی درخواست پر جواب

مدرسہ کے ایک ناظم صاحب نے مدرسہ کی سرپرستی کے لئے لکھا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالی

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا، اتنی دوررہ کر میں سرپرستی کے فرائض کس طرح انجام دے سکوں گا۔ دعاء کررہا ہوں، میرے لائق جو خدمت ہو آپ مطلع کردیا کریں۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے مدرسہ کی سرپرستی کی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے لئے اور مدرسہ کے لئے دعاء کرتا ہوں، سرپرستی تو بڑی ذمہ داری کی بات ہے، میرے لائق جو خدمت ہو مطلع کردیا کیجئے۔

صدیق احمد

سرپرستی کی درخواست پر ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم
السلام علیکم

سرپرستی کی کیا ضرورت ہے، احقر تو بغیر اس کے بھی خدمت کے لئے تیار ہے، دعاء کررہا ہوں اللہ پاک ادارہ کو ہر اعتبار سے ترقی نصیب فرمائے، میری صحت کے لئے دعا کیجئے۔

صدیق احمد

کاغذی سرپرستی کی کوئی ضرورت نہیں

ایک صاحب نے مدرسہ کی سرپرستی کے لئے حضرت کو تحریر فرمایا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

اللہ پاک مدرسہ میں ترقی عطاء فرمائے، میرے لائق جو خدمت ہو، آپ تحریر کردیا کریں، کاغذی سرپرستی کی کیا ضرورت ہے۔ صدیق احمد

ایم۔ پی سے ایک صاحب نے اپنے مدرسہ کی سرپرستی کے لئے حضرت کی خدمت میں تحریر فرمایا اور علاقہ و مدرسہ کے حالات بھی لکھے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک آپ کو بہتر اجر عطاء فرمائے، اور ہمیشہ اپنی مرضیات میں مشغول رکھے۔

محنت کیجئے، سرپرستی کی کیا ضرورت ہے، میرے لئے جو آپ خدمت تجویز کریں، انشاء اللہ عمل کروں گا۔ کاغذ میں سرپرستی ہونا ضروری نہیں۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے مدرسہ کے حالات بہت تفصیل سے لکھے، مدرسہ کی عمارت گر جانا، اور مدرسہ کا لاکھوں کا مقروض ہو جانا اور حضرت سے دعاء کی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زیدکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک ہر طرح نصرت فرمائے۔

صدیق احمد

ایک بڑے مدرسہ کی شوریٰ کا رکن تجویز کرنے پر حضرت کا جواب

مدرسہ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین گجرات کے مہتمم صاحب نے تحریر فرمایا کہ حضرت والا کو آئندہ پانچ سال کے لئے متفقہ طور پر جامعہ کی شوریٰ کا رکن چنا گیا، تمام نمائندگان کی طرف سے عاجزانہ درخواست ہے کہ حضرت والا رکنیت ہذا کو شرف قبول عطا فرما کر ہم پر احسان فرمائیں، اور جامعہ کو اپنے مفید مشوروں اور نیک توجہات سے مستفید ہونے کا موقع عنایت فرمائیں، امید ہے کہ حضرت والا منظوری کے جواب سے مسرور وممنون فرمائیں گے، جواب کے لئے لفافہ ملفوف ہے، دعاؤں کی بھی عاجزانہ درخواست ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زیدکرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی لفافہ ملا، حضرت والد محترم سے احقر کا تعلق نیازمندانہ رہا، ان کے مفید مشوروں سے مستفید ہوتا رہا، مدرسہ اور اپنے ذاتی معاملات میں ان سے مشورہ کرتا رہا۔

یہ ادارہ جن بابرکت ہستیوں نے قائم کیا تھا ان کا پورے عالم اسلامی پر احسان عظیم ہے،

اس کی برکات کا ظہور سب جگہ ہورہا ہے، اللہ پاک ان کے مراتب بلند فرمائے، اس ادارہ سے جس کا بھی جس درجہ کا تعلق ہو اور جو بھی خدمت کرسکے یہ اس کے لئے بڑی سعادت ہے یہ ناکارہ تو اکثر حاضر ہوتا رہتا ہے، وہاں کی حاضری اپنے لئے باعث نجات سمجھتا ہے، لیکن جس ذمہ داری کے لئے اس ناکارہ کا انتخاب ہوا ہے اس کے بارے میں اچھی طرح غور کرلیا جائے، آپ کا تذکرہ ہوتا رہتا ہے اللہ پاک آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے، اور ہر قسم کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے۔ مفتی صاحب سے بشرط یاد سلام عرض کریں۔

احقر صدیق احمد

ندوۃ لکھنؤ کی شوریٰ میں شرکت کی دعوت پر حضرت کا جواب

حضرت دامت برکاتہم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مجلس شوریٰ کے بھی رکن ہیں حسب دستور مجلس شوریٰ میں شرکت کا دعوت نامہ آیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مخدومی حضرت ناظم صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر انشاء اللہ مجلس شوریٰ میں حاضری کی سعادت حاصل کرے گا۔

احقر صدیق احمد

مدرسہ کا رجسٹریشن اور شوریٰ کی ضرورت اور جامعہ عربیہ ہتورا کی شوریٰ کا قیام

ہمارے حضرت دامت برکاتہم کا ہمیشہ سے معمول ہے کہ کوئی اہم معاملہ ہو اس کے متعلق محض ذاتی وانفرادی رائے سے کوئی فیصلہ یا اقدام نہیں فرماتے بلکہ مختلف اوقات میں مختلف حضرات سے مشورے فرماتے رہتے، اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ فرماتے تھے۔

دینی مدارس ومساجد کے وقف بورڈ سے رجسٹریشن کا مسئلہ سامنے آیا تو حضرت دامت برکاتہم نے مختلف علماء سے مشورہ فرمایا بعض اکابر کی خدمت میں خطوط بھی لکھے۔ ایک خط حضرت مولانا ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں بھی ارسال فرمایا، افسوس کہ وہ نقل کرنے سے رہ گیا البتہ اس کا جواب جو حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کی طرف سے آیا وہ مندرجہ ذیل ہے۔ جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب مولانا صدیق احمد صاحب زید لطفہ السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.........جواباً مسطور ہے کہ ایسے رجسٹریشن جس میں گورنمنٹ اپنا قانون نافذ نہ کرسکے مضائقہ نہیں۔ بلکہ مناسب ہے۔

ناکارہ ابرار الحق عفی عنہ

لیکن ہمارے حضرت دامت برکاتہم نے دوسرے وقت میں ارشاد فرمایا کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ رجسٹریشن کرانے میں گورنمنٹ والوں کا دخل اور ان کا تسلط ضرور ہوجاتا ہے۔ اپنے قانون کے مطابق وہ ادارہ کی جانچ کرتے ہیں۔ وہ جب چاہیں مدرسہ کا معائنہ کرسکتے ہیں اور ہر مرتبہ کے ضروری مصارف اور فیس معائنہ اہل مدرسہ ہی پر لازم ہوتی ہے۔ نیز آئندہ کے لئے بھی اطمینان نہیں کہ کیا پابندی عائد کردیں اس لئے مجھے شرح صدر نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت بعض بڑے شہروں بمبئی وغیرہ میں بعض مساجد پر غیروں نے زبردستی قبضہ کرلیا اگر رجسٹریشن ہوتا تو یہ نوبت نہ آتی۔ حضرت نے فرمایا دراصل جن لوگوں نے اس کی رائے دی ہے وہ اسی قسم کے حالات کی بناپر دی ہے، مگر دوسرے خطرات بھی سامنے ہیں۔

مدرسہ کے رجسٹریشن اور شوریٰ کے متعلق حضرت کا مکتوب گرامی حضرت اقدس مفتی محمود صاحبؒ کے نام

حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنے مدرسہ جامعہ عربیہ ہتورا کی شوریٰ اور مدرسہ کے

رجسٹریشن کے متعلق اکابر علماء کی خدمت میں بطور مشورہ خطوط لکھے اور اکابر علماء کی رائے ہی پر اس کو موقوف رکھا، اس سلسلہ میں حضرت اقدس مفتی محمود صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھی ایک مکتوب ارسال فرمایا جس کی نقل یہ ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت استاذی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔

مدرسہ کا رجسٹریشن کرانے کے بارے میں حضرت سے مشورہ ہوا تھا، تقریباً دس سال ہوگئے لکھنؤ سے رجسٹریشن کرایا گیا تھا اس کے بعد اس کی تجدید نہیں ہوئی لوگوں نے مشورہ دیا تھا کہ زیادہ اس میں کاوش نہ کی جائے ورنہ گورنمنٹ اپنا قانون نافذ کرے گی اس وجہ سے خاموشی رہی۔

لیکن اب کچھ ایسے قوانین ہیں کہ اگر مدرسہ کی جائداد کا کوئی مسئلہ خدانخواستہ کھڑا ہو تو جب تک گورنمنٹ کے یہاں مدرسہ کا وجود مسلم نہ ہو کوئی کامیابی نہیں ہوسکتی۔ باندہ میں مدرسہ کی کچھ دکانیں ہیں، گاؤں میں زراعت کی زمین ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ پھر اس کی تجدید کی جائے، ارا کین کے انتخاب میں مندرجہ ذیل اصحاب کے نام ہیں لیکن حضرت کی تصویب کے بعد اس کی کارروائی ہوگی۔

(اس کے بعد حضرت نے کچھ لوگوں کے نام تحریر فرمائے، اور یہ بھی تحریر فرمایا کہ) ان کے علاوہ حضرت جن کو پسند کریں تحریر فرمادیں اور ان میں جن کا نام مناسب نہ ہو کاٹ دیں۔ حضرت کے پاس جب بھی وقت ہو ایک دن یہاں کے لئے نکال لیں تاکہ اس تاریخ میں سب حضرات کو جمع کرلیا جائے۔ سب کے سامنے رجسٹر اور اب تک جیسا نظام چلتا رہا ہے اس کو دیکھ لیں۔ اس کے بعد جو نظام طے ہو اس پر عمل کیا جائے۔ احقر کے لئے دعاء فرمائیں اس وقت بڑی پریشانیاں ہیں۔ چار قتل آپس میں ہوچکے ہیں سب بڑے جاندار تھے وہاں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعاء فرمادیں، اللہ ان کو ہدایت دے جواب کے لئے لفافہ ساتھ ہے۔

احقر صدیق احمد

مدرسہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

جواب از حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہم کے مندرجہ بالا مکتوب کے جواب میں حضرت اقدس مفتی صاحب نے جو مکتوب گرامی ارسال فرمایا تھا افسوس کہ نقل کرنے سے رہ گیا۔ [1]

حضرت مفتی صاحبؒ کے خط کے جواب میں حضرت اقدسؒ نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ موصول ہوا۔ حضرت والا کی توجہ اور دعاء کی برکت سے مدرسہ اس حال تک پہونچا، اب بھی جو ہو رہا ہے وہ حضرت کی برکت سے ہو رہا ہے۔ حضرت کے علاوہ کسی اور طرف کبھی اس سلسلہ میں الحمد للہ نگاہ نہیں گئی، احقر اپنا اور مدرسہ کا جو حال ہوتا ہے حضرت ہی سے عرض کرتا ہے۔

احقر کے بارے میں بمبئی جانے کی خبر معلوم نہیں کس طرح مشہور ہوگئی بمبئی کا سفر نہیں ہوا۔

مولوی غلام محمد صاحب نے اپنے مدرسہ بلایا تھا وہیں سے واپسی ہوگئی۔ بقر عید میں انشاء اللہ حضرت والا تشریف لائیں گے لیکن اس وقت مشورہ نہ ہو سکے گا، جن ارکین کے نام ہیں وہ سب یا تو اپنے مدرسہ کے کام میں مشغول ہوں گے یا اپنے گھر چلے جائیں گے۔ اس کے لئے حضرت والا جو وقت مناسب سمجھیں تجویز فرمادیں۔ ان حضرات کو کم از کم دو ہفتہ پہلے اطلاع کرنی ہوگی۔ ابھی تو ان کو مدرسہ کے رکن ہونے کی بھی اطلاع نہیں ہوئی۔ حضرت کی منظوری کے بعد اطلاع دی جائے گی۔

اگر کسی نام کا اور اضافہ کرنا ہو تو حضرت تحریر فرمادیں۔ ایسے لوگ ہوں جو سفر کرسکیں، اور مشورہ میں شرکت کرسکیں۔

خادم صدیق احمد

---

[1] البتہ اتنا یاد ہے کہ حضرت مفتی صاحبؒ نے اس میں اپنی سرپرستی سے معذرت فرمائی تھی اور بعض دوسرے اکابر مثلاً حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ ان کو سرپرست بنالیا جائے۔

جواب از حضرت اقدس مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم ومحترم مدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والا نامہ موصول ہوا۔ مدرسہ کی خدمت سے کسی وقت بھی انکار نہیں۔ جب فرمائیں گے حاضر ہوں گا، اور اب ذی الحجہ کی تعطیل میں خود ہی حاضری کا قصد ہے، احقر نے جو اپنے نام کی جگہ دوسرا نام بتایا تھا اس کا منشاء تو یہ تھا کہ ان کو معلومات زیادہ ہے۔ قانون سے بھی واقفیت ہے۔ اور ایسے لوگوں سے تعلقات بھی ہیں جس سے کام میں سہولت ہوتی ہے۔ خود بھی ہوشیار اور تجربہ کار ہیں، یہ ناکارہ ان تمام چیزوں سے محروم ہے، اگر ۱۵ ذی الحجہ یا آس پاس ایک دو دن کے فصل سے تاریخ مقرر فرمادیں تو ممکن ہے جمع ہو جائیں۔ آئندہ جیسی رائے ہو۔ مولوی ابراہیم کی طرف سے سلام مسنون۔

فقط والسلام

املاہ العبد محمود غفرلہ

۱۸/۱۱/۱۴۰۸ھ

آخری خط

اس کے بعد تعطیل عید الاضحیٰ کے موقع پر حضرت اقدس مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے لیکن کارروائی نہ ہو سکی۔ عید الاضحیٰ کے بعد کی تاریخ طے ہوئی اور اس سلسلہ میں آخری خط جو حضرت نے تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دہلی میں جو تاریخ یہاں تشریف آوری کی تحریر کی تھی اور حضرت سے بھی عرض کر دیا تھا وہ

تاریخ مناسب نہیں ہے۔ یہاں ان تاریخوں میں غیر مسلم کا ایک میلہ ہے۔ جس کی وجہ سے آمدورفت میں بڑی پریشانی ہوگی۔ ٹرین اور بس سب بھری چلتی ہیں اس لئے اس تاریخ کو بدل کر حضرت والا ۱۷/۱۰ اکتوبر بروز دوشنبہ کو قطب سے سفر فرمائیں، ۱۸/۱۰ اکتوبر سہ شنبہ کو انشاء اللہ قبل فجر باندہ پہنچ جائیں گے وہاں اسٹیشن پر سواری رہے گی، واپسی کے لئے رزرویشن کدھر سے کرایا جائے، واپسی دہلی کی طرف سے ہوگی یا کانپور سے اس کی اطلاع ہوجائے تاکہ رزرویشن کرانے میں آسانی ہو۔

صدیق احمد

ارکان شوریٰ کے نام خط

محرم کے مہینہ میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے مجلس شوریٰ کی تحریک فرمائی اور شوریٰ کے انعقاد کے لئے صفر کی تاریخ متعین فرما ارکان شوریٰ کے نام مندرجہ ذیل خطوط تحریر فرمائے۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جامعہ عربیہ ہتورا ضلع باندہ کے لئے آپ جیسے باکمال اور مخلص ومدبر کے مشورہ کی سخت ضرورت ہے، امید ہے کہ جناب مجلس شوریٰ کی رکنیت قبول فرمائیں گے اس کے لئے ۱۸/۱۹/ اکتوبر مطابق ۶/۷ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ کو حضرت اعظم الحاج محمود حسن صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں جامعہ کی شوریٰ کا اجلاس ہے، آنمحترم حسب سہولیت جس ٹرین سے مناسب ہو سفر فرمائیں، اپنے ساتھ ایک رفیق سفر بھی کرلیں تاکہ سفر میں سہولت ہو۔

(بعض خطوط میں یہ بھی تحریر فرمایا)

مدرسہ کے سلسلہ میں جو قوانین وضوابط بنائے گئے ہیں ان سب کو دیکھ لیں جو ترمیم کرنی ہو اس میں کردی جائے۔

خادم صدیق احمد

مکرر خط

بعض ارکان شوریٰ کے پاس جوابی خط کا جواب نہ آنے پر مکرر خطوط تحریر فرمائے گئے جس کی نقل یہ ہے۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو، تین ہفتہ ہوئے جوابی لفافہ ارسال خدمت کیا تھا جواب کا انتظار ہے، اس میں درخواست کی تھی کہ مدرسہ ہذا کو آپ جیسے مخلص اور مدبر کے مشورہ کی ضرورت ہے اس لئے مدرسہ کی رکنیت قبول فرمائیں۔

یہ بھی تحریر کیا تھا کہ ۱۸/ اکتوبر کو صبح سے شوریٰ کا اجلاس حضرت اقدس مفتی محمود حسن صاحب کی سرپرستی میں ہوگا۔ ۱۷/ اکتوبر کو شام تک تشریف لے آویں تو بہتر ہے۔

منتظر جواب احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

۷/ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ

متعینہ تاریخ میں ارکان شوریٰ تشریف لائے اور مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں حضرت اقدس مفتی محمود صاحب سرپرست جامعہ کی زیر نگرانی اہل شوریٰ کی متفقہ رائے سے جو تجاویز وقوانین اور جامعہ کا دستور اساسی مرتب ہوا جس کی تفصیل اور طے شدہ قوانین وتجاویز اور جامعہ کے ضوابط آئندہ صفحات میں درج ہیں۔

جامعہ عربیہ ہتورا کے لئے ارکان شوریٰ کا مرتب کردہ دستورِ اساسی

۱- اس ادارہ کا نام ’’جامعہ عربیہ ہتورا‘‘ ہوگا۔

۲- ادارہ کا صدر دفتر ’’موضع وپوسٹ ہتورا‘‘ ضلع باندہ یوپی میں ہوگا۔

جامعہ کے اغراض ومقاصد

۳۔ علوم دینیہ یعنی تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد وکلام اور دیگر مذہبی فنون کی اعلیٰ تعلیم کے ساتھ فارسی، اردو، حفظ وناظرہ، قرآن مجید اور تجوید کی تعلیم دینا اور اس کی اشاعت کے اسباب مہیا کرنا نیز بقدر ضرورت دیگر علوم مثلاً ہندی، انگریزی، حساب، جغرافیہ، ریاضی وغیرہ کی تعلیم کا انتظام کرنا۔

۴۔ دیگر مقامات پر دینی مکاتب وتبلیغی مراکز قائم کرنا اور ان کی نگہداشت رکھنا۔

۵۔ جامعہ کو سیاست سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

دستورالعمل

دفعہ ا۔ ادارہ سے وابستہ ارکان، مدرسین، طلباء ملازمین اور دیگر متعلقین اپنے باہمی نزاعات متعلقہ ادارہ، قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی روشنی میں حل کریں گے، اور ان میں سے کوئی فرد اپنا معاملہ سرکاری عدالتوں میں پیش کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔

۲۔ اگر کوئی غیر متعلق شخص ادارہ سے متعلق کوئی کارروائی عدالت میں پیش کرتا ہے، تو ادارہ ”باندہ“ کے علاوہ کسی عدالت میں جوابدہی کا پابند نہ ہوگا۔

نظام ترکیبی

ا۔ ادارہ کے نظام ترکیبی میں دو کمیٹیاں ہوں گی۔ (۱) مجلس شوریٰ (۲) اور مجلس عاملہ۔

مجلس شوریٰ

اس میں دو قسم کے ممبران ہوں گے، اول بانی مدرسہ مولانا صدیق احمد صاحب ناظم اعلیٰ جو تاحیات مجلس شوریٰ کے ممبر رہیں گے، دوم حسب ذیل صفات کے حاملین جن کو مولانا سید صدیق احمد صاحب نامزد کریں گے۔

۱- ادارہ کے اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط سے پوری طرح اتفاق رکھتا ہو۔
۲- زمانہ کے حالات کو محسوس کرتے ہوئے مدارس عربیہ کے قیام و بقا میں دلچسپی رکھتا ہو۔
۳- ذی علم، ایماندار، امانت دار، ذی رائے، ذی اثر، دینی مزاج کا حامل ہو، بہتر یہ ہے کہ کسی دینی درسگاہ سے فارغ ہو، سنی حنفی ہو اور مسلک علماء دیوبند کے موافق ہو۔
۴- مجلس شوریٰ اکیس افراد پر مشتمل ہوگی، اور کورم سات افراد سے پورا متصور ہوگا، اگر کوئی مجلس کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگئی، تو مجلس ملتویہ کے انعقاد کے لئے کورم کی شرط نہ ہوگی۔
۵- اختلاف آراء کی صورت میں ناظم اعلیٰ (مولانا صدیق احمد صاحب) کی رائے بمشورۂ سرپرست اعلیٰ فیصلہ کن ہوگی۔

مجلس عاملہ

مجلس عاملہ سات افراد پر مشتمل ہوگی، جن میں ناظم اور صدر مدرس بحیثیت عہدہ شامل ہوں گے، بقیہ پانچ ممبران کا انتخاب، ناظم صاحب بہ منظوری مجلس شوریٰ کریں گے۔
نوٹ:- مجلس عاملہ میں عہدہ صرف ایسے افراد کو دیا جاسکتا ہے جو مجلس شوریٰ کا ممبر ہو۔
دفعہ۴- ادارہ کے بانی مولانا صدیق احمد صاحب نے مذکورہ بالا صفات کے حاملین اکیس افراد کو مجلس شوریٰ کے لئے منتخب فرمایا ہے جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔
(۱) حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی مفتی اعظم ہند۔ (سرپرست وصدر مجلس شوریٰ)

مجلس شوریٰ کے فرائض واختیارات

دفعہ۵- (الف) جامعہ کے بنیادی اصول اور مسلک کی حفاظت کرنا۔
(ب) بنیادی اصول اور مسلک میں تغیر و تبدل کے بغیر دستور العمل میں ترمیم و تنسیخ کرنا۔
(ج) مجلس عاملہ کے منتخب ممبران اور بوقت ضرورت مجلس شوریٰ کے منتخب ممبران کی منظوری دینا۔

(و) مجلس عاملہ کی نگرانی رکھنا اوران کے فیصلوں کی توثیق کرنا۔

اختیارات صدر

(مجلس شوریٰ کی صدارت ناظم اعلیٰ صاحب کریں گے)

دفعہ۶ ۔(الف) مجلس شوریٰ کے اجلاس کی صدارت کرنا۔

(ب) جلسہ کے نظم ونسق کوقائم رکھنا،ایک وقت میں ایک ممبرکو بولنے کی اجازت دینا۔

(ج) کارروائی جلسہ پراپنے دستخط ثبت کرنا۔

اختیارات ناظم اعلیٰ

دفعہ۷۔ (الف) مجلس شوریٰ کے اجلاس کا انتظام کرنا اور ممبران کو دوہفتہ قبل تاریخ معینہ اور ایجنڈا سے باخبر کرنا۔

(ب) اجلاس شوریٰ کی صدارت کرنا،اس کی کارروائی مرتب کرنا اوراس کو باقاعدہ ریکارڈ رکھنا۔

(ج) مجلس عاملہ کی کارروائی مجلس شوریٰ میں پیش کرنا۔

(د) مجلس شوریٰ کا انتخاب کرنا۔

(ہ) مجلس عاملہ کے پانچ ممبران کا انتخاب کرکے شوریٰ سے منظوری لینا۔

(و) مجلس شوریٰ کی خالی جگہ کے لئے کسی ممبر کا انتخاب کرکے مجلس شوریٰ سے منظوری لینا۔

(ز) اختلاف آراء کی صورت میں سرپرست اعلیٰ کے مشورہ سےاپنی رائے کے ذریعہ کوئی فیصلہ کرنا۔

(ح) جملہ خط وکتابت ناظم اعلیٰ کے نام سے ہوگی۔

(ط) ناظم صاحب کواختیار ہوگا کہ ادارہ کا سرمایہ حسب ضرورت ومصلحت کسی بینک یا پوسٹ آفس میں جمع کریں،اورحسب ضرورت ومصلحت نکال لیں۔

(ی) ادارہ کی تمام جائیداد منقولہ وغیر منقولہ بہ سپردگی ناظم اعلیٰ ہوگی اورحسب ہدایت عاملہ اس کومحفوظ رکھنا،اس کا انتظام کرنا ناظم اعلیٰ کا فرض ہوگا۔

(ک) تمام عدالتی کارروائیاں جو منجانب ادارہ یا خلاف ادارہ ہوں وہ بنام ناظم اعلی ہوں گی اور ناظم اعلی مجاز ہوگا کہ ادارہ کی طرف سے خود یا بذریعہ مختار عام پیروی وجواب دہی کرے اور ضروری مصارف ادا کرے۔

(ل) ادارہ کے تمام اخراجات کی نگرانی اور ہر شعبہ کے حسابات آمد وخرچ باقاعدہ طور پر مرتب کرانا، ہر ہر شعبہ کو الگ الگ کرکے ایک نگراں کے ذمہ کردینا اور طریق کار متعین کرنا، اور عدم موجودگی نگراں اس کی علیحدگی پر تا انتظام جدید اس کے فرائض انجام دینا۔

(م) انتخاب سہ سالہ، سالانہ عہدہ داروں کا انتخاب اور دیگر تمام ضروری معاملات کی رپورٹ تیار کرکے مجلس عاملہ میں پیش کرنا، بعد منظوری ان کا انتظام کرنا اور عمل میں لانا۔

(ن) آئندہ سال کا بجٹ سال رواں کے ختم ہونے سے پہلے مرتب کرنا اور مجلس شوریٰ سے منظور کرانا۔

(س) مدرسہ کا سالانہ حساب مجلس عاملہ کے چنے ہوئے آڈیٹر سے چیک کراکر گوشوارۂ حساب شائع کرنا۔

(ع) جمع خرچ کے روزنامچہ کو مرتب کرکے تحویل کی رقم کو کسی معتمد کے ذریعہ جانچ کرانا اور اس سے دستخط کرانا۔

(ف) طلباء کی تعلیم اور قیام وطعام ودیگر ضروریات کا مطابق بجٹ انتظام کرنا۔

(ص) ناظم اعلیٰ بحیثیت عہدہ ادارہ کی تمام جائداد غیر منقولہ کے متولی بھی ہوں گے۔

مجلس عاملہ کی طرف سے ناظم اعلی کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے

(الف) غیر تدریسی عملہ کا تقرر کرنا۔

(ب) اپنے اختیارات میں سے کل یا بعض بوقت ضرورت کسی دوسرے رکن عاملہ کے سپرد کرنا۔

(ج) قواعد وضوابط کے مطابق مدرسین وملازمین کی رخصت منظور یا نامنظور کرنا۔

(د) ناظم اعلیٰ حسب ضرورت وصوابدید دارالاقامہ کے لئے نگران متعین کریں گے اور ان کے فرائض واختیارات مرتب فرما کر ان کے حوالہ کریں گے۔

مجلس شوریٰ کی حیثیت

ہدایت:- ناظم اعلیٰ کے مندرجہ بالا اختیارات یا دستور میں ذکر کردہ دیگر اختیارات مولانا صدیق احمد صاحب بانی مدرسہ یا ان کے نامزد کردہ ناظم تک محدود رہیں گے، بشرطیکہ بانی مدرسہ اس نامزد کردہ کو اپنے اختیارات حوالہ کرنا چاہیں، اور اس وقت تک مجلس شوریٰ کی حیثیت صرف مشیر کی ہوگی، اور موجودہ مجلس شوریٰ کو "ہیئت حاکمہ" کی حیثیت حاصل نہ ہوگی، ان دونوں کی عدم موجودگی میں مجلس شوریٰ ناظم کے فرائض واختیارات کے بارے میں بوقت ضرورت ترمیم وتنسیخ کرسکے گی، اور کسی ایسے ناظم کا انتخاب کرے گی، جو مندرجہ ذیل صفات کا حامل ہو۔

ناظم اعلیٰ باعمل ہو، دیانت وتقویٰ میں قابل اعتماد ہو، مسلک علماء دیوبند کا پابند ہو اور جامعہ کا بہی خواہ ہو۔

اجلاس مجلس شوریٰ

دفعہ ۸- (الف) مجلس شوریٰ کا اجلاس سال میں ایک بار اواخر شوال میں ہونا ضروری ہے۔

(ب) ہنگامی ضرورت میں ناظم اعلیٰ کسی بھی وقت اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

(ج) مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے اجلاس کے لئے کم از کم ایک تہائی ممبران کی حاضری ضروری ہے، بصورت دیگر اجلاس ملتوی کردیا جائے گا اس کے بعد ملتوی شدہ اجلاس میں تعداد کی قید نہ ہوگی، لیکن اس میں ناظم اعلیٰ کی حاضری ضروری ہے، تاریخ ووقتِ معینہ میں تعداد پوری ہوجانے پر کارروائی شروع کردی جائے گی، تاخیر سے آنے والوں کا کوئی انتظار نہ کیا جائے گا، اور نہ کوئی طے شدہ مسئلہ دوبارہ زیر بحث آئے گا۔

(د) تمام کارروائی مجلس شوریٰ وعاملہ درج رجسٹر کی جائے گی جس کے اخیر میں صدر مجلس کے

دستخط ہوں گے۔

(ہ) مجلس عاملہ کے اجلاس میں مندرجہ بالا شرائط عائد ہوں گی، لیکن اس کے اجلاس کا سال میں تین بار ہونا لازمی ہوگا۔

مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ سے علیحدگی

دفعہ ۹- (الف) انتقال ہو جائے۔

(ب) ملک سے سکونت ترک کردے۔

(ج) مستعفی ہو جائے، اور اس کا استعفا قبول کرلیا جائے۔

(د) مسلسل تین جلسوں میں بلا عذر معقول شریک نہ ہو، اس بناء پر مجلس کی طرف سے ایک ہفتہ قبل بذریعۂ ناظم اعلیٰ اس کو علیحدگی کی اطلاع دے دی گئی ہو۔

(ہ) آئین اور ضوابط مدرسہ کی دانستہ خلاف ورزی کرتا ہو، یا اپنے کسی قول وفعل یا تحریر سے مدرسہ کے وقار کو اور اس کے بنیادی اصول ومقصد کو ٹھیس پہونچائے، بشرطیکہ رکن متعلق کو ایسے جلسہ میں صفائی کا موقعہ دیا جائے، جس کے ایجنڈہ میں یہ مسئلہ صراحتاً موجود ہو، البتہ اس رکن مذکور کو اس اجلاس میں کسی دوسرے مسئلہ پر بحث کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

فرائض واختیارات مجلس عاملہ

دفعہ ۱۰- (الف) ادارہ کا تمام انتظامی اور عملی کام مجلس عاملہ کے سپرد ہوگا، انتظام وانصرام کے متعلق یہ ایک بااختیار جماعت ہوگی۔

(ب) مجلس عاملہ کا انتخاب ہر تیسرے سال ہوا کرے گا، تین سال کے بعد ازسرنو جدید انتخاب طریقۂ مذکور پر ہوگا۔

(ج) جامعہ کے جملہ ملازمین کا نصب وعزل، ترقی وتنزل، تنخواہوں اور عہدوں اور فرائض کا تعین وعہدوں وفرائض میں تبدیلی بہ منظوریٔ ناظم صاحب کرنا۔ مجلس عاملہ کی حیثیت ناظم صاحب کے

سامنے وہی ہوگی جو مجلس شوریٰ کی ہوگی۔

(د) ادارہ کے ہر قسم کی آمد وخرچ کا جائزہ لے کر سال آئندہ کے لئے بجٹ کی منظوری دینا اور اس کا حساب آخر میں آڈٹ شدہ شائع کرانا۔

(ہ) ادارہ کے لئے آمدنی کی نگہداشت کرنا اور ضرورت پر ناظم اعلیٰ سے عدالتی کارروائی کی سفارش کرنا۔

(و) کسی اہم اور معقول وجہ کی بناء پر سہ سالہ جلسۂ انتخاب ایک سال کے لئے ملتوی کردینا۔

(ز) مجلس عاملہ ادارہ کی تمام املاک از قسم جائداد منقولہ وغیر منقولہ ونیز کل سرمایہ ادارہ جو اس وقت موجود ہو یا آئندہ حاصل ہو، اس کی منتظم کار ہوگی، اور ناظم اعلیٰ اس کا نمائندہ سمجھا جائے گا اور بہ مشورہ مجلس عاملہ اس کا انتظام کرے گا۔

(ح، ح) ادارہ کی نئی شاخیں کھولنا۔

(ط) آڈیٹر کے لکھے ہوئے نوٹ اور رپورٹ پر غور کر کے ہدایت دینا۔

(ی) ملازمین کی نگرانی، تجویز انعام وسزا، دفاتر کی درستگی اور ان کا باضابطہ قیام ادارہ کے جملہ شعبہ جات کو حسب قواعد چلانا، اور مختلف شعبوں کے لئے ضمنی قواعد بنانا۔

(ک) مجلس عاملہ کا صدر ناظم اعلیٰ ہوگا۔

ادارہ کے ناظم تعلیمات وصدر مدرس کے فرائض واختیارات

دفعہ ۱۱۔(الف) جامعہ کا صدر مدرس اس کا ناظم تعلیمات بھی ہوگا اور بوقت معذوری وعدم موجودگی صدر مدرس یہ عہدہ صدر مدرس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کو بھی سپرد کیا جاسکتا ہے، اور اس وقت مجلس عاملہ دونوں کے اختیارات وفرائض کی تقسیم وتعیین کرے گی۔

(ب) ناظم تعلیمات مسلک علماء دیوبند کا پابند، تجربہ کار، عالم باعمل، بااثر، متواضع مدرسہ کا بہی خواہ نیز ماہر درسیات اور شعبہ کے نظم ونسق کی پوری صلاحیت رکھتا ہو۔

(ج) تمام امور متعلقہ شعبہ تعلیم کی نگرانی کرنا نیز تمام خط وکتابت وخانہ پری فارم وغیرہ متعلقہ

تعلیم حاصل کرنا، جواب وفیصلہ دینا،نقول رکھنا، امتحانات ششماہی وسالانہ اور داخلہ کا انتظام کرنا، امتحانات داخلہ کی روشنی میں داخلہ منظور یا نامنظور کرنا۔

(د) ابتداءِ سال میں بمشورہ ناظم واساتذہ تقسیم اسباق کرانا یا درمیان میں ضرورت اور مصلحت کے وقت ردوبدل کرنا۔

(ہ) نصاب تعلیم کے موافق تعلیم جاری کرانا اور ماہانہ مقدار خواندگی کی تعیین کرنا اور اس کا رجسٹر پر اندراج کرانا، رجسٹر حاضری کا معائنہ کرنا، اوقات درس میں مدرسین اور طلبہ کی نگرانی کرنا۔

(و) طلبہ کی ایک یوم سے ایک ہفتہ تک کی رخصت منظور کرنا، اس سے زائد کی درخواستوں پر بمشورہ ناظم اعلیٰ، بلحاظ مصلحت وضرورت فیصلہ دینا اور بصورت منظوری مدرسین متعلقہ دفتر اہتمام اور ناظم مطبخ کو مطلع کرنا، مدرسین کی رخصت اتفاقیہ میں سے بیک وقت تین یوم کی رخصت خود منظور کرنا، اس سے زائد بمشورہ ناظم صاحب منظور یا نامنظور کرنا۔

(ز) جو طالب علم باوجود تنبیہ کے خلاف اصول مدرسہ دیگر امور میں مشغول ہوکر فرائض تعلیم میں کوتاہی کریں، صوم وصلوۃ کی عدم پابندی، اساتذہ کے ساتھ گستاخی، بے ادبی سے پیش آئیں، یا خلاف شرع کاموں کے مرتکب ہوں تو ناظم اعلیٰ کو مطلع کرکے تادیبی کارروائی کرنا یا اخراج کی سفارش کرنا۔

(ح) طلبہ کی غیر حاضری یا عدم ادائیگی مطالبہ مطبخ وکتب خانہ وغیرہ یا عدم توجہ تعلیم وامتحانات کی اطلاعات سرپرستوں کو دینا۔

(ط) اپنے شعبہ کے جملہ امور کی رپورٹ ناظم اعلیٰ کے سامنے پیش کرنا، اور اہم امور میں ناظم اعلیٰ سے تعاون کرنا۔

آئین تعطیل

دفعہ ۱۲- (الف) تعطیل کلاں ۲۰ رشعبان سے ۱۰ رشوال تک ہوگی۔

(ب) ہر مدرس کو سالانا پینتالیس یوم رخصت دی جاسکتی ہے، جو مختلف دفعات پر تقسیم ہوگی، ناگہانی حادثات اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

(ج) حج فرض کے لئے رخصت با تنخواہ دی جاسکے گی، اس سے زائد سفر حج وعمرہ کے لئے درخواست مجلس عاملہ کے سامنے پیش ہوگی اور وہ اس بارے میں فیصلہ کرے گی۔

دار الاقامہ

دفعہ ۱۴- (الف) ناظم اعلیٰ حسب ضرورت وصوابدید ''دار الاقامہ'' کے لئے نگراں متعین کریں گے اور ان کے فرائض واختیارات مرتب فرما کر ان کے حوالہ کریں گے۔

شوریٰ میں پیش کئے جانے والے چند مسائل

جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ شوریٰ کے انعقاد کے بعد حضرت اقدس نے اپنے آپ کو شوریٰ کے تابع اور گویا مدرسہ شوریٰ کے حوالہ کردیا، ہر سال شوریٰ ہوتی ہے، پیش آمدہ اہم مسائل حضرت شوریٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں، شوریٰ اس کے مطابق غور وفکر کے بعد کوئی تجویز اور فیصلہ کرتی ہے۔

دوسری شوریٰ کے موقع پر حضرت نے ایک پرچہ میں چند امور بطور یادداشت کے تحریر فرمائے، گویا ایک خاکہ تحریر فرمایا کہ مجلس شوریٰ میں ان امور پر غور کیا جائے اس کی بعینہ نقل یہ ہے۔

یادداشت برائے شوریٰ

(۱) سالانہ آمد وخرچ۔ (۲) مدرسہ کے قوانین کو پھر سے ملاحظہ فرمانا۔ (۳) تعمیری سلسلہ میں مدرسین کے مکانات کی منظوری۔ (۴) تنخواہ میں اضافہ۔ (۵) درجہ تجوید وعربی میں مدرس کا تقرر۔ (۶) کتب خانہ میں ایک اچھے محنتی کام کرنے والے کی ضرورت۔ (۷) نیچے درجات میں طلبہ کی زیادتی کی وجہ سے کم از کم ہدایۃ النحو تک دو مدرس کے پاس اسباق۔ (۸) کافیہ تک کے درجات کا ہر ماہ تقریری امتحان۔ (۹) درجات حفظ کے مدرسین کا بعد مغرب سے عشاء تک نگرانی کرنا، اس میں جو مدرس اس کو منظور نہ کرے اس کے بارے میں مشورہ۔ (۱۰) درجات عربی کا ہر ماہ تعلیمی نقشہ۔ (۱۱) امتحان کا ضابطہ۔ (۱۲) دار الاقامہ کی نگرانی کی ذمہ داری۔

ارکان شوریٰ کے نام خطوط

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، جامعہ عربیہ ھتورا کی شوریٰ کا اجلاس یکم ذیقعدہ ۱۳راپریل بروز چہارشنبہ دس بجے دن میں انشاء اللہ منعقد ہوگا، جناب سے گذارش ہے کہ اس میں شرکت فرما کر اپنے مفید مشوروں سے ہم سب کی ہمت افزائی فرمائیں۔

کس ٹرین سے تشریف لائیں گے، واپسی کس ٹرین سے ہوگی، مطلع فرمائیں تاکہ اسٹیشن پر سواری کا نظم کیا جائے اور واپسی کے لئے رزرویشن کرادیا جائے۔ امور حسب ذیل ہیں۔

قوانین دارالاقامہ

جامعہ عربیہ ھتورا، ضلع باندہ، یوپی

(۱) شرعی وضع قطع کی پابندی ضروری ہے۔

(۲) بیڑی سگریٹ پینا منع ہے۔

(۳) آپس میں اتحاد واتفاق سے رہنا ہوگا، کوئی طالب علم کسی سے خود انتقام نہیں لے سکتا، اس کی اطلاع ناظم دارالاقامہ کو دینا ہوگی وہ مناسب سزا دے گا۔

(۴) جملہ اساتذہ کا احترام لازم ہے، خواہ وہ کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں، اور ملازمین جامعہ کا خیال ورعایت بھی ضروری ہے۔

(۵) بغیر اجازت ناظم دارالاقامہ کسی وقت بھی جامعہ کے حدود سے باہر جانا منع ہے۔

(۶) نماز باجماعت ادا کرنا لازم ہے۔

(۷) دارالاقامہ کے نظم میں طلبہ کو دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔

(۸) کوئی طالب علم دوسرے کے کمرہ میں بغیر اجازت اہل کمرہ ہرگز نہ جائے گا۔

(۹) کسی طالب علم کو بغیر اجازت ناظم دار الاقامہ خود سے کمرہ تبدیل کرنے کا حق نہ ہوگا، اور نہ کوئی طالب کسی کو کمرہ سے باہر نکال سکتا ہے۔

(۱۰) خلاف شرع کھیلوں کی قطعاً اجازت نہیں۔

(۱۱) ہر کمرہ کا ایک امیر ہوگا جو اہل کمرہ کی مرضی سے منتخب ہوگا، جس کے فرائض یہ ہوں گے۔

الف:- اہل کمرہ کے اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنا۔

ب:- کوئی طالب علم اگر کسی قسم کی بھی بدعنوانی اور قوانین جامعہ کی خلاف ورزی کرے تو اس کی اطلاع ناظم دار الاقامہ کو کرنا ہوگا۔

ج:- کمرہ کی صفائی کا نظم قائم رکھنا۔

(۱۲) جو طلبہ اپنے کھانے کے خود کفیل ہیں ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو خوراکی داخل کرنا ضروری ہے۔

(۱۳) ہر جمعہ کو آٹھ بجے صبح سے تعطیل ہوگی، سالانہ تعطیل ۲۰ رشعبان سے ۸ رشوال تک ہوگی، ۹ ر ذی الحجہ سے ۱۳ ر ذی الحجہ تک عید الاضحیٰ کی تعطیل ہوگی۔

(۱۴) قوانین جامعہ کی خلاف ورزی پر اصرار کرنے والے طلبہ اخراج کے مستحق ہوں گے۔

(۱۵) جامعہ کے علاوہ دیگر خارجی سرگرمیوں کی بالکل اجازت نہیں۔

یہ ضوابط و قوانین دار الاقامہ حضرت کی زیر نگرانی مرتب کئے گئے ہیں، جو جامعہ کے فارم میں بھی تحریر ہیں، اور داخلہ کے وقت طالب علم سے ان ضوابط کی پابندی کا تحریری عہد لیا جاتا ہے، جس کی عبارت درج ذیل ہے۔

"میں اقرار کرتا ہوں کہ جامعہ کے ضوابط کی پوری پابندی کروں گا اور خلاف ورزی پر جو بھی سزا تجویز کی جائے وہ مجھ کو منظور ہوگی، نیز میں ذمہ داران جامعہ کو اس بات کا وکیل قرار دیتا ہوں کہ طے شدہ وظیفہ طلبہ میں سے میرے حق میں وظیفہ کو حسب صوابدید میری مصالح و ضروریات میں صرف کریں۔"

دستخط:............................

تاریخ:............................

شوریٰ کے بعد

شوریٰ کے انعقاد کے بعد حضرت نے اپنے آپ کو مجلس شوریٰ کا پابند کردیا، کوئی بھی اہم معاملہ ہوتا ہے، حضرت اقدس شوریٰ کے حوالہ اس کو کردیتے ہیں۔

بعض حضرات نے مدرسی کی درخواست دی، حضرت نے اس درخواست پر تحریر فرمایا کہ درخواست مجلس شوریٰ میں پیش کردی جائے گی، اس کی تجویز کے مطابق فیصلہ وعمل ہوگا۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم مدرسین وملازمین کو بجانب مدرسہ حسب ضرورت قرض بھی دیا کرتے تھے لیکن اہل شوریٰ نے اس کو منع فرمادیا، حضرت والا بالکل باز آگئے، اور اب کسی مدرس کو مدرسہ سے قرض نہیں دیا جاتا، کیوں کہ فقہی مسئلہ کا یہی مقتضیٰ ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے بھی اس سے منع فرمایا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ اگر ضرورت پیش آئے، خاص اس مد اور مقصد کے لئے رقم جمع کی جائے جس کو ضروریات میں بطور قرض کے دیا جاسکے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔

باب ۲

طلبہ کا داخلہ

کتنے طلبہ کا داخلہ کیا جائے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ میں طلبہ کی تعداد بڑھتی جارہی ہے، انتظامات اتنے ہیں نہیں، کتنے لڑکوں کا داخلہ کیا جائے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا، اس سلسلہ میں رہنمائی فرمائیں۔
حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک ہر طرح فضل فرمائے، کتنی گنجائش ہے، اس میں پریشان ہونے کی بات نہیں، آسانی سے جتنا داخلہ مناسب سمجھئے اتنے طلبہ داخل کیجئے، اللہ پاک تمام اخراجات کا انتظام فرمائے، میری طبیعت اچھی نہیں ہے۔

صدیق احمد

حضرت کے مدرسہ کا قانون اور داخلہ کے شرائط

ایک بڑے عالم نے حضرت کے مدرسہ میں داخلہ کے شرائط اور قوانین دریافت کئے جواب میں تاخیر ہوگئی ان صاحب نے مکرر خط لکھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ کا یہ لفافہ دیکھ کر یاد آیا کہ آپ کا ایک خط اس سے پہلے طلبہ کے داخلہ کے شرائط کے سلسلہ میں آیا تھا میں اس کو رکھ کر بھول گیا، بہت مصروف رہتا ہوں، معاف کیجئے آپ کو

بہت انتظار کرنا پڑا۔

یہاں داخلہ کے لئے کچھ زیادہ شرائط نہیں ہیں، کوئی بھی کسی وقت آئے داخلہ کرلیا جاتا ہے، کچھ پڑھ کر نہیں آتا تب بھی داخلہ ہوجاتا ہے، صرف ایک شرط ہے کہ اگر کسی مدرسہ سے آیا ہے، تو وہاں کی تصدیق ہو کہ ان کی طرف سے داخلہ کی اجازت ہے، البتہ داخل ہونے کے بعد پھر پابندیاں ہیں ان میں بھی سب پر عمل نہیں ہو پاتا، گرفت ہوتی رہتی ہے، اور سہولت بھی دی جاتی ہے، اگر حالت درست نہیں ہوتی تو مجبوراً مدرسہ سے علیحدہ کردیا جاتا ہے اور دوسرے مدرسہ میں بھیج دیا جاتا ہے، وہاں کے مہتمم کو حالات لکھ کر بھیج دیئے جاتے ہیں اور سفارش کی جاتی ہے کہ داخلہ کرلیں، ممکن ہے وہاں حالات درست ہوجائیں۔

آپ کا یہ دوسرا لفافہ موصول ہوا، اگر سفر ہوا تو ڈابھیل انشاء اللہ حاضر ہوں گا، کتنا قیام ہوسکے گا، یہ اس وقت کے حالات دیکھ کر فیصلہ ہوگا، میرے ذمہ بہت اسباق ہیں اگر تحریر کروں تو لوگوں کو یقین نہ آئے گا، اس کے علاوہ اور بھی مدرسہ کے کام ہیں جن کی وجہ سے بالکل فرصت نہیں ملتی، کئی کئی دن گذر جاتے ہیں گھر نہیں جاپاتا حالانکہ چند قدم پر ہے، آپ کے لئے دعاء کررہا ہوں، اس اللہ پاک ہر طرح عافیت نصیب فرمائے۔ احباب پرسان حال کی خدمت میں بشرط یاد سلام عرض کردیں۔

صدیق احمد

طلبہ کے داخلہ کے وقت ان کی شکل وصورت اور وضع قطع دیکھی جائے

طلبہ کے داخلے کے وقت جہاں ان کی تعلیم کا امتحان ہو وہاں ان کی صورت وشکل، وضع قطع بھی دیکھی جائے، اور تمام طلبہ کو صلحاء کی صورت اور سیرت کا پابند کیا جائے۔

صدیق احمد

داخلہ کے وقت طلبہ سے اس بات کا عہد لیا جائے کہ مدرسہ کے نظم ونسق میں دخل نہ دیں

طلبہ کو اس کا پابند کیا جائے کہ دار العلوم کے نظم ونسق میں کسی قسم کا دخل نہ کریں، کوئی بات پیش کرنی ہو تو ادب واحترام کے ساتھ اس کی درخواست پیش کریں، اہتمام کے ذمہ دار اگر مناسب سمجھیں گے تو اس پر عمل کریں گے، اگر کسی طالب علم کو دار العلوم کا نظم پسند نہ ہو ملک میں بہت سے مدارس ہیں دوسرے مدرسہ میں جا کر تعلیم حاصل کریں، ھنگامہ نہ کھڑا کریں، اس کی خلاف ورزی پر اس کو دار العلوم سے علیحدہ کر دیا جائے۔

صدیق احمد

میں کسی طالب علم یا مدرس پر جبر نہیں کرتا

ایک مدرسہ میں کسی قاری کی ضرورت تھی مدرسہ کے ناظم صاحب نے حضرت کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ...... قاری صاحب اپنے وطن میرے مدرسہ میں رہنا چاہتے ہیں اس سے قبل بھی انہوں نے خواہش ظاہر فرمائی تھی، حضرت والا سے مشورہ مطلوب ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا میں کسی مدرس یا طالب علم پر جبر نہیں کرتا، جب جی چاہے اور جہاں جی چاہے جائے، اب تک ایسا ہی معمول رہا ہے، مجھ سے قاری صاحب نے کوئی بات نہیں کی۔

صدیق احمد

دوسرے مدرسے کو چھوڑ کر درمیان سال داخلہ نہیں ہوگا

درمیان سال ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میں آپ کے مدرسہ میں داخلہ لینا چاہتا

ہوں۔حضرت نے زبانی فرمایا کہ درمیان سال میں داخلہ تھوڑی ہوگا، اس طرح داخلہ کیا جائے تو دوسرا مدرسہ بند ہو جائے دوسرے مدرسہ کو نقصان پہونچانا مقصود تھوڑی ہے، اگر واقعی داخلہ لینا ہو تو شروع سال میں لیں، اور حضرت نے یہ جواب تحریر فرمایا۔

برادرم　السلام علیکم

آپ تو شوال کے بعد تشریف لائیے، درمیان سال میں مدرسہ چھوڑنا مناسب نہیں۔

صدیق احمد

داخلہ کے سلسلہ میں خیر خواہی کا مشورہ

ایک صاحب نے جو بہت دور کے رہنے والے تھے حضرت کے خاص لوگوں میں سے تھے، انہوں نے تحریر کیا کہ ایک طالب علم آپ کے مدرسہ میں درجہ حفظ میں پڑھنا چاہتے ہیں گذارش ہے کہ داخلہ فرمالیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

بقرعید کے بعد بھیج دیجئے، اتنی دور رہنا پسند کریں گے، دیہات ہے کیا ان کا جی لگ جائے گا، پہلے دیکھ لیں اس کے بعد فیصلہ کریں۔

صدیق احمد

شہر کا لڑکا دیہات میں کیسے رہے گا

شہر الہ آباد کے بعض اہل علم (حضرت کے دوستوں) نے بعض رئیس لڑکوں کی بابت تحریر فرمایا کہ اپنے مدرسہ ہتورا میں اس کا داخلہ کر لیجئے، جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ　زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، دیہات میں شہر کے لڑکے کیسے رہیں گے، اس پر غور کرلیں، کسی

شہر کے مدرسہ میں داخل کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا، حضرت اقدس سے بعد سلام دعاء کی درخواست کریں۔

صدیق احمد

خادم مدرسہ عربیہ ہتورا باندہ

بہت چھوٹے بچے کو مدرسہ میں داخل کرنا مناسب نہیں

ایک صاحب کا نو سالہ بچہ تھا جس کو وہ دینی تعلیم دلا رہے تھے، تعلیم کا نظم گاؤں میں بھی تھا لیکن ان کی تمنا تھی کہ حضرت کے مدرسہ میں ہتورا میں داخل کردوں، اس سلسلہ میں حضرت سے مشورہ اور اجازت چاہی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

آپ آکر دیکھ لیں اگر بچہ رہ جائے تو داخلہ سے انکار نہیں، اگر آپ اپنے پاس رکھتے تو زیادہ بہتر ہوتا تعلیم کے ساتھ تربیت بھی اچھی ہو جاتی۔

صدیق احمد

باب ۳

تعلیم وتدریس کی اہمیت

بڑھاپے میں معمولی دینی خدمت حق تعالی کی عنایت ہے

مدرسہ کے ایک صاحب نے بڑی مایوسی کا خط لکھتے ہوئے تحریر فرمایا کہ میں بالکل ضعیف بوڑھا ہوگیا ہوں، بیمار بھی رہتا ہوں، کسی کام کا نہیں مدرسہ میں بھی کام پورے طور پر نہیں کر پاتا ہوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس عمر اور بیماری میں اللہ پاک آپ سے دینی خدمت لے رہا ہے یہ اس کی عنایت ہے، خداوندکریم جملہ مقاصد میں کامیابی نصیب فرمائے۔

صدیق احمد

دین کی خدمت اللہ کا بڑا انعام ہے

ایک صاحب کو ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دین کی خدمت اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کا شکر ادا نہیں کیا جاسکتا، آپ کے لئے دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک اپنی مرضیات تاجہاں مشغول رکھیں، میرے لئے دعاء کرتے رہیں۔

صدیق احمد

پڑھانا مت چھوڑیئے

ایک مولوی صاحب مدرسہ میں اچھا خاصا پڑھاتے تھے، کچھ دنوں بعد پڑھانا چھوڑ دیا، حضرت نے ان کے پاس مندرجہ ذیل خط لکھا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پڑھانا کیوں چھوڑ دیا کیا مجبوری تھی، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو آپ پھر اس کام میں لگ جایئے، اس سے بہتر آپ کے لئے کیا مشغلہ ہوسکتا ہے، آپ جیسے لوگ ہمت ہار دیں گے تو دین کا کام کون کرے گا۔

صدیق احمد

اگر پڑھانے میں جی نہ لگتا ہو

ایک صاحب نے لکھا کہ میں ایک مدرسہ میں پڑھاتا ہوں لیکن پڑھانے میں جی بالکل نہیں لگتا الجھن رہتی ہے، کچھ مشورہ اور نصیحت اور وظیفہ سے سرفراز فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا۔ آپ کام کرتے رہیں، جی کیوں نہیں لگتا اچھے کام میں جی لگانا چاہئے۔ وظیفہ کس قسم کا چاہئے، آپ کے پاس کتنا وقت ہے، اس کے اعتبار سے وظیفہ تحریر کریں، کیا پڑھا رہے ہیں، نماز باجماعت تلاوت قرآن پاک کا اہتمام رکھئے۔

صدیق احمد

برادرم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں۔ اگر شوق ہوتا تو ضرور دل لگتا۔ آپ ثواب کی نیت سے کام کیجئے، کوئی تعاون کرے یا نہ کرے، آپ کے اجر میں کمی نہ ہوگی۔

صدیق احمد

دینی کام کرنے والوں کو نصیحت

ایک صاحب اپنے علاقہ کو چھوڑ کر دور دراز علاقہ میں پڑھانے چلے گئے اور وہاں سے معذرت کا خط لکھا حضرت نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

خط ملا بہتر ہے، جہاں سہولت ہو اور جی لگے وہاں کام کیجئے، اخلاص کے ساتھ محنت کے ساتھ پڑھایئے، سب کو خوش رکھئے، مولانا سے میرا اسلام عرض کیجئے۔

صدیق احمد

جہاں جی لگے وہاں پڑھایئے

حضرت اقدسؒ نے ایک صاحب کو ایک علاقہ میں پڑھانے کے لئے بھیجا، کچھ عرصہ بعد ان کا خط آیا کہ یہاں میرا جی نہیں لگتا، یہاں تو پیسوں والوں کی چلتی ہے یہاں رہ کر دینی کام کرنا مشکل ہے، مجھے بلا لیجئے اور دوسری جگہ انتظام فرمادیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم السلام علیکم

اگر وہاں دل نہیں لگتا تو دوسری جگہ جہاں آپ کا دل لگے وہاں کام کیجئے، اگر ادھر کوئی جگہ نہ ہو تو رمضان میں قرآن سنا دیجئے، شوال میں کوئی انتظام انشاءاللہ ہو جائے گا۔

صدیق احمد

ایک اور صاحب نے اسی انداز کا خط لکھا حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا، جہاں آپ کا جی لگے اور اطمینان ہو وہاں کام کیجئے، اس کا اہتمام رہے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے لوگوں کے ذہن میں بدظنی پیدا ہو جائے، اس سے پہلے واقعات

ہو چکے ہیں جس سے مجھے بڑی ندامت ہے۔

صدیق احمد

دین کا کام جہاں آسانی سے ہو سکے کیجئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں جس مدرسہ میں ہوں وہاں کے حالات ٹھیک نہیں لوگوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے، مدرسہ والوں کے مشورہ سے چلہ میں گیا تھا اور معاہدہ تھا کہ چلہ میں جانے کے بعد بھی تنخواہ دی جائے گی لیکن اب تنخواہ نہیں دے رہے، میرا اب وہاں رہنے کا جی نہیں چاہتا، والد صاحب فرماتے ہیں کہ صبر سے کام لو۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور ہر طرح عافیت نصیب فرمائے دین کا کام جہاں آسانی سے ہو سکے اور وہاں زیادہ ضرورت ہو ایسی جگہ قیام کیجئے، والد صاحب کے مشورہ پر عمل کیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب کو تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

استخارہ کر لیجئے اور مشورہ کر لیجئے جہاں اطمینان سے کام ہو سکے وہاں کیجئے۔

صدیق احمد

مدرسہ میں پڑھانے سے متعلق مشورہ

ایک صاحب نے لکھا کہ فلاں مدرسہ میں پڑھانے کا ارادہ ہے، آپ کی کیا رائے ہے، پڑھاؤں یا نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

اگر وہ جگہ اچھی ہو، اور آپ کو پسند ہو، کام کرنے میں سہولت ہو تو آپ وہاں کام کریں۔

اللہ پاک کامیاب فرمائے۔

صدیق احمد

ذی استعداد اہل علم کو درس وتدریس ہی میں لگنا چاہیے

ایک ذی استعداد عالم کو ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا اللہ پاک تمام مقاصد میں کامیاب فرمائے، کوشش کرتے رہئے، آپ جیسے حضرات کو تو زیادہ تر درس وتدریس میں لگنا چاہئے، اس کے ساتھ ساتھ مدرسہ کے دوسرے کام بھی کرتے رہئے، ان کاموں کے لئے کوئی معاون آپ رکھ لیں۔

صدیق احمد

نظامت چھوڑ کر صرف درسیات میں لگنا

ایک ذی استعداد عالم صاحب نے تحریر فرمایا کہ میرے لئے درسیات کے لئے دوسری جگہ تجویز فرمادیں، میں یہاں رہ کر صرف انتظام کے چکر میں پھنسا رہوں گا، تعلیمی کام نہیں کرسکوں گا، میری صحت بھی ایسی نہیں کہ مالی انتظام کا بار سنبھال سکوں نیز مجھے عار بھی آتی ہے کیوں کہ خود بھی اس سے تنخواہ لیتا ہوں، دوسری جگہ رہوں گا تو سکون واطمینان سے درسیات میں محنت کر سکوں گا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، اللہ پاک اچھی جگہ دلا دے۔ شوال میں انشاء اللہ کوئی نہ کوئی انتظام ہوجائے گا، علاقہ میں رہ کر کام کرنا چاہتے ہیں یا دوسری جگہ بھی جاسکتے ہیں۔

صدیق احمد

کچھ دن پڑھانے کے بعد مدرسہ کھولئے

ایک عالم صاحب مدرسہ سے نئے نئے فارغ ہوکر آئے تھے، ذہین باصلاحیت تھے تدریس کے لائق تھے، ان صاحب نے مدرسہ کھولنے کی تمنا ظاہر کی اور اس سلسلہ میں حضرت اقدس سے مشورہ لیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ تعلیم کا کام کریں اس میں انشاء اللہ زیادہ نفع ہوگا، کچھ دن پڑھانے کے بعد مدرسہ کھولئے۔

صدیق احمد

فراغت کے بعد استعداد پختہ کرنے کی ضرورت

رسالہ کی ادارت وغیرہ کے چکر میں پڑنے سے استعداد ناقص رہ جاتی ہے

ھتورا کے تعلیم یافتہ حضرت کے شاگرد نے ایک رسالہ کی ادارت (ذمہ داری) قبول کرنے کے متعلق حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے مشورہ کیا تھا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا کہ

”ابھی استعداد میں مہارت حاصل کیجئے جب استعداد میں استحکام ہوجائے تب کسی کام کو کیجئے ابھی قطعاً نامناسب ہے۔“

اس کے جواب میں ان صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ کی جانب سے میرے ذمہ یہ کام لازم کردیا گیا ہے اب میں کیا کروں؟ اگر آپ ارشاد فرمائیں تو چھوڑ کر چلا آؤں آپ جہاں بھیجیں گے وہیں رہوں گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم مولوی...... سلمہ

السلام علیکم

جب تک آپ نباہ کرسکیں کرتے رہئے، درسیات میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے، حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں جاتے رہئے، وقت کی حفاظت کیجئے۔

صدیق احمد

نئے مدرس کے لئے تدریسی کام کے علاوہ دوسرا شغل مناسب نہیں

حضرت والا کے ایک شاگرد جو دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوکر مرادآباد کے ایک مدرسہ میں نئے نئے مدرس ہوئے تھے، شرح وقایہ قطبی وغیرہ کی تدریسی خدمات ان کے سپرد تھیں۔ انہوں نے اپنے حالات تحریر کئے اور اخیر میں لکھا کہ میں یہاں نیا مدرس ہوں، تجربہ نہیں ہے کچھ ہدایتیں تحریر فرمائیں، اور خارجی کتابوں کے مطالعہ کے بارے میں مشورہ لیا کہ کون کون سی کتابوں کا مطالعہ کروں ان کے نام تحریر فرمائیں۔

نیز یہ بھی لکھا کہ مدرسہ سے ایک دینی اصلاحی ماہانہ رسالہ نکلنے کا پروگرام ہے، اس کی ذمہ داری احقر کو دی جارہی ہے، اور درسیات کے ساتھ احقر اس کو کربھی سکتا ہے۔ دو گھنٹے میرے بالکل خالی ہیں، اس سلسلہ میں حضرت کی کیا رائے ہیں حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ اللہ پاک ہر اعتبار سے ترقی عطاء فرمائے ابھی تو آپ درسیات اور شروحات کا مطالعہ کریں، محنت سے پڑھائیں، جو بات سمجھ میں نہ آئے کسی سے دریافت کرلیں، رسالہ کی ذمہ داری مناسب نہیں، درسیات پر جب عبور ہوجائے، اس وقت اس کا کام کیجئے، ورنہ اس میں الجھ کر رہ جائیں گے، استعداد ختم ہوجائے گی، اس چکر میں نہ پڑیئے۔

صدیق احمد

رسالہ سے زیادہ تعلیم پر زور دیجئے

ایک عالم صاحب دینی رسالہ کے مدیر تھے اہلیہ کی صحت اور حصولِ اولاد کی دعاء کی درخواست کی اور اپنے حالات تحریر کئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں دعاءِ زکریا پڑھ لیا کریں، اہلیہ بھی پڑھا کریں، تعلیم کا بھی کام کر رہے ہیں یا نہیں، رسالہ سے زیادہ اس پر توجہ کریں۔

صدیق احمد

باب۷

اساتذہ کا تقرر

مدرس کے تقرر سے پہلے اس کے اخلاق معلوم کرنا چاہئے

ایک مدرسہ کے ناظم صاحب نے کسی صاحب کے بارے میں ان کی مدرسہ میں تقرری کی بابت مشورہ کیا حضرت کو ان کے تفصیلی حالات کا علم نہ تھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جن کا تقرر کرنا ہے ان کے حالات اور اخلاق معلوم کرلیں، مدرسہ کے لئے مفید ہوں تو ان کو رکھ دیا جائے۔ صدیق احمد

نئے استاد کے تقرر کے سلسلہ میں ضروری ہدایت

ایک صاحب نے دینی مدرسہ قائم کیا تھا، وہی مدرسہ کے مہتمم اور ناظم اعلیٰ تھے۔ مدرسہ کے حالات لکھ کر مختلف امور کے سلسلہ میں حضرت سے مشورہ وہدایات طلب کیں، حضرت نے ان کے خط کے جواب میں مندرجہ ذیل ہدایات تحریر فرمائیں۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) کیا ابھی مسجد کا ارادہ نہیں ہے۔ مسجد جلد ہی تیار کرائیے۔

(۲) اساتذہ کے لئے مکانات بہت ضروری ہیں۔

(۴) جب کبھی استاد کا تقرر ہو تو اس کا لحاظ رکھئے کہ ان کا کسی سے اصلاحی تعلق ہو انہیں کی معرفت تقرر کیجئے تاکہ کوئی بات پیش آئے تو ان سے رجوع کیا جاسکے، آج کل لوگ پڑھ لیتے ہیں اور اپنے آپ کو خودمختار سمجھتے ہیں۔ صدیق احمد

مدرس کی ضرورت کا اظہار اور اپنے چھوٹوں سے مشورہ

عزیزم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، مولانا ...... صاحب مدرسہ سے کیوں گئے؟ آج کل وہ دہلی میں ہیں، یہاں ایک ذی استعداد مدرّس کی ضرورت ہے جو درجہ علیا اور وسطیٰ کی کتابیں اچھی طرح پڑھاسکے، آپ کی کیا رائے ہے، مولانا سے بات کی جائے یا نہیں ...... ان کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ استعداد اچھی ہے، یہاں کے حالات سے آپ واقف ہیں وہ رہ سکیں گے یا نہیں، سہولت کے اعتبار سے پہلے سے یہاں بہت آسانیاں ہوگئیں ہیں، تنخواہ بھی اچھی ہے، جلد جواب تحریر کیجئے۔ اس وقت سفر میں ہوں جوابی لفافہ نہیں ہے، مجھے انتظار رہے گا۔

صدیق احمد

حالات کا صحیح علم نہ ہونے کی صورت میں تقرر کس طرح کرنا چاہیے

ایک مدرسہ کے ناظم صاحب نے کسی مدرس کی تقرری کی بابت حضرت کی خدمت میں خط لکھا، اور ان کے حالات کا صحیح علم تھا نہیں، اس لئے حضرت سے مشورہ کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جن کا نام لکھا ہے ان کو عارضی طور پر رکھ کر دیکھئے اگر کام اچھا کریں تو رکھ لیجئے۔

صدیق احمد

مدرس کے تقرر سے قبل صفائی معاملات

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مجھے پڑھانا ہے کوئی خدمت کا موقع عنایت فرمائیں۔
حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کتنی تنخواہ پر آپ کام کرسکیں گے؟ اور کیا کام کرسکتے ہیں؟ تعلیم کہاں تک ہے؟ شادی ہوچکی ہے یا نہیں؟

احقر صدیق احمد

جامعہ عربیہ ھتورا۔ باندہ

ایک صاحب نے لکھا کہ میں اس وقت خالی ہوں، ہدایہ تک کی کتابیں پڑھا سکتا ہوں فلاں مدرسہ میں ضرورت ہے ان سے گفتگو بھی ہوئی تھی ان حضرات کو آپ کے حکم کا انتظار ہے لہذا آپ ان کے نام خط تحریر فرمادیں حضرت نے ان حضرات کے نام درج ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بخدمت جمیع اراکین مدرسہ سالاریہ سترکھ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معلوم ہوا ہے کہ آپ کے یہاں مدرس کی ضرورت ہے، جناب مولانا ہاشم صاحب قاسمی خالی ہیں وہ آپ کے یہاں کام کرنے پر راضی ہوگئے ہیں، آپ لوگ مشورہ کرکے ان سے باتیں کرلیں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ھتورا باندہ

نئے مدرس کے تقرر کے سلسلہ میں احتیاط

حضرت ایک مدرسہ کے سرپرست تھے، مدرسہ میں ایک حافظ قاری مدرس کی ضرورت تھی، وہیں کے ایک باشندے قاری صاحب نے حضرت اقدس سے درخواست کی کہ اس مدرسہ میں میرا تقرر کرادیجئے، چنانچہ حضرت نے مدرسہ کے ذمہ دار صاحب کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب مفتی شکیل صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، جناب قاری محمد سعید صاحب کو آپ اپنے یہاں رکھنا چاہتے ہیں، یہ وہاں کے مقامی ہیں کوئی اختلافی شکل تو نہ ہوگی؟ آپ ہی کو میں اختیار دیتا ہوں اگر ان کے حق میں وہاں رہنا بہتر ہو تو یہ انشاء اللہ آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے، آپ کی صحت کی طرف سے بہت فکر ہے، اللہ پاک شفاء عاجل کامل مستمر عطاء فرمائے، اس وقت کس کا علاج ہو رہا ہے؟ اپنی خیریت سے مطلع فرمائیں۔

احقر صدیق احمد

مدرس کے تقرر کے سلسلہ میں مشورہ اور حضرت کا جواب

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے لکھا کہ فلاں صاحب کے تقرر کی بات چل رہی ہے، کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ ان کا تقرر کرلیا جائے آپ کی کیا رائے ہے، صرف آپ کے حکم کا انتظار ہے، تنخواہ کی بابت بھی تحریر فرمائیں کہ ان کی کتنی تنخواہ مقرر کی جائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

میں تو ان کے حالات سے واقف نہیں آپ کو اطمینان ہو تو تقرر کرلیں، تنخواہ کے بارے میں ان سے بات کرلیں خدا کرے مقصد میں کامیابی ہو۔

صدیق احمد

بغیر ضرورت کے مدرس کا اضافہ نہ کرنا چاہیے

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے لکھا کہ ایک مدرس بڑے اچھی ذی استعداد حافظ قاری عالم ہیں، اگر آپ مشورہ دیں تو ان کو رکھ لیا جائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

اس وقت مدرسہ میں جو لوگ کام کررہے ہیں ان سے کام پورا ہو رہا ہو تو کیوں مدرس رکھا جائے، شوال میں اگر ضرورت ہوگی اس وقت کسی محنتی دیانت دار کا انتخاب ہو جائے گا۔

صدیق احمد

بعد میں غالباً انہیں حضرت نے تحریر فرمایا کہ فلاں صاحب جو آپ کے مدرسہ میں زیر تعلیم تھے دار العلوم دیوبند سے فارغ ہو کر آئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو ان کو مدرس رکھ لیا جائے سارا معاملہ آپ پر موقوف ہے، ان کی صلاحیت بہت اچھی ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

ان........کی استعداد تو اچھی ہے ان سے آپ بات کرلیں۔

صدیق احمد

چھوٹے مدرسوں میں چپراسی کی ضرورت نہیں

ایک صاحب نے لکھا کہ مجھے اپنے مدرسہ میں رکھ لیجئے چوکیداری، یا دربانی اور چپراسی ہونے کی حیثیت سے رکھ لیجئے، انشاء اللہ یہ کام میں اچھی طرح کرسکوں گا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب بھائی........صاحب السلام علیکم

مدرسہ میں چپراسی کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے، اتنے چھوٹے مدرسہ میں چپراسی کا کیا کام ہے، البتہ مدرسہ کے دوسرے کام رہتے ہیں جن کو متعین نہیں کیا جاسکتا کہ یہ کام ہے۔ جس کام کی ضرورت ہوتی ہے اس میں لگا دیا جاتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ کوئی دوسرا کام تجویز

کریں، جب مدرسہ کو ضرورت ہوگی اور آپ رہنے پر راضی ہوں گے اس وقت رکھ لیا جائے گا۔

احقر صدیق احمد

مدرس کی ضرورت اور صفائی معاملات

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرس کی ضرورت ہے، تبلیغی کام تو ہو رہا ہے، لیکن مدرس کے نہ ہونے سے تعلیمی کام ٹھپ ہو رہا ہے، جلد از جلد مدرس کا انتظام فرمادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آدمی کی تلاش میں ہوں کام کے آدمی نہیں ملتے اسی وجہ سے بہت جگہ کام بند ہے، دعاء کیجئے کہ اللہ پاک اس کا انتظام فرمادے، کیسا مدرس ہو، کیا تنخواہ ہوگی، جواب جلد تحریر فرمائیں، ایک صاحب کو ابھی روک لیا ہے، آپ کے جواب آنے پر معلوم ہوگا، اگر وہ آپ کے معیار کے ہوں گے تو ان کو بھیج دوں گا۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

ایک صاحب نے لکھا کہ میں فلاں مدرسہ میں ملازم ہوں مجھ کو پڑھانے کی جگہ چاہئے، مناسب جگہ ہو تو مطلع فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، وہاں آپ کے ذمہ کیا کام ہے، کیسی جگہ چاہتے ہیں یہاں اطراف میں مکاتب ہیں، ابھی ملازمت ترک نہ کریں کوئی اچھی جگہ مل جائے گی تو آپ کو مطلع کروں گا۔

صدیق احمد

ایک صاحب کو پڑھانے کے لئے جگہ کی تلاش تھی حضرت سے کسی جگہ بھیجنے اور سفارش کی درخواست کی تھی حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

یہاں آکر بات کر لیجئے جگہ تو بہت ہیں آپ کے پسند کی بات ہے، جلد ہی آکر بات کر لیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے مشورہ کیا کہ مجھ کو پڑھانے کے لئے جگہ چاہئے کہیں بھیج دیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

آپ کتنی دور جا سکتے ہیں کیا تنخواہ ہونی چاہئے، مطلع کیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مجھے پڑھانے کی جگہ کی تلاش ہے، درجہ حفظ کی اگر کوئی جگہ ہو تو مجھے بھیج دیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

کتنی تنخواہ پر کام کر سکیں گے، حفظ کہاں کیا ہے، جلد جواب تحریر فرمائیں۔

صدیق احمد

دوسرے مدرسہ کے مدرس کو ہٹا کر اپنے مدرسہ میں لانا مناسب نہیں

مدرسہ ہتورا میں ایک مدرس کی ضرورت تھی اور اتفاق سے ایک مدرس خوشی سے یہاں آنے کو تیار بھی تھے اور یہاں ان کی ضرورت بھی تھی لیکن وہ دوسرے مدرسہ میں پڑھا رہے تھے لیکن ہر طرح ہتورا آنے پر آمادہ تھے حضرت اقدس نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ ایک مدرسہ میں کام کررہے ہیں اس لئے مناسب نہیں کہ دوسری جگہ بغیر کسی مجبوری کے کام کریں اس سال تو آپ وہاں گذاریں، یہاں ابھی کام چل رہا ہے، وہاں جیسی تنخواہ بھی یہاں نہ ہوسکے گی جس سے آپ کو پریشانی ہوگی۔

صدیق احمد

بجائے پرائمری کے حفظ پڑھانے کی تمنا

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ پھر درخواست دے دیں کہ مجھے قرآن پاک سے مناسبت ہے پرائمری کے لئے تو اور مدرس بھی مل سکتے ہیں اگر آپ کی درخواست پر توجہ نہ کریں تو فی الحال تو کام وہیں کریں اور دوسری جگہ کی تلاش میں رہیں۔ مدرسہ کے ذمہ دار صاحب سے کہہ دیں کہ میں اس میں مستقل طور پر کام نہ کروں گا۔

صدیق احمد

باب ۵

تنخواہ کا مسئلہ

نئے مدرس کی تنخواہ کا معیار

ایک ادارہ کے ذمہ دار صاحب نے اپنے علاقہ اور مدرسہ کے کچھ حالات لکھے اور ایک منشی جی کی تنخواہ کے بارے میں مشورہ کیا کہ ان کی کتنی تنخواہ مقرر کی جائے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

.... مدرسہ کو ترقی دیجئے، باہر کے لڑکے بھی رکھے جائیں، مدرسہ معیاری ہو۔ آدمی سوچ سمجھ کر رکھا جائے، منشی جی کی تنخواہ مشورہ سے کچھ طے کر لیجئے، وہاں تنخواہ کا جو معیار ہے، اور اس درجہ کے مدرس کو جو وہاں دیا جاتا ہو وہی تنخواہ ان کی کر دیجئے۔

صدیق احمد

تنخواہ کم ہے تو ذمہ داروں سے کہہ کر بڑھوایئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں امام ہوں اور میری تنخواہ صرف دو سو روپئے ہے لڑکوں اور لڑکیوں کی شادی کرنا ہے کوئی انتظام فرمادیں، کہیں بات چیت لگادیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

تنخواہ بہت کم ہے وہاں کے ذمہ دار حضرات سے آپ کہیں کہ تنخواہ میں اضافہ کریں، اس کے علاوہ اور ذریعہ آمدنی کیا ہے، رشتہ کے لئے دعاء کرتا ہوں۔

صدیق احمد

تنخواہ کم ہو تو دوسری جگہ جاسکتے ہیں

ایک صاحب نے تحریر کیا احقر کی تنخواہ کے بارے میں آپ نے دریافت کیا ہے تو احقر کی تنخواہ =/۵۰ے ہے بس اسی پر سارا مدار ہے کوئی اور ذریعہ معاش نہیں جو غلطی ہو معاف فرمائیں کچھ نصیحت فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، تنخواہ تو واقعی کم ہے، آپ وہاں سے دوسری جگہ بھی جاسکتے ہیں یا نہیں، اگر جاسکتے ہوں تو اس کا انتظام کیا جائے، کتنی تنخواہ ہو یہ بھی تحریر فرمائیں۔

صدیق احمد

تنخواہ کی قلت کی بناء پر مدرسہ سے علیحدگی

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میری تنخواہ بہت کم ہے گذر نہیں ہوتا اگر کوئی دوسری جگہ ہو تو تجویز فرمادیں، جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کس علاقہ میں رہنا پسند کرتے ہیں، مدرسہ کے اراکین سے آپ درخواست کریں کہ اتنی تنخواہ پر کس طرح گذر ہوگا ان کو پہلے سے آگاہ کردیجئے کہ اگر اضافہ نہ ہوسکے گا تو میں دوسری جگہ جاکر کام کروں گا۔

احقر صدیق احمد

ایک مولوی صاحب کا مزید تنخواہ کا مطالبہ

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ میں مولوی صاحب کی اچھی خاصی تنخواہ ہے چند لڑکے آتے ہیں لیکن مولوی صاحب کا مزید تنخواہ کا مطالبہ ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ کے حالات کے اعتبار سے تنخواہ کا انتظام کیجئے، جتنی گنجائش ہو اتنی دیجئے، اور کہہ دیجئے کہ اس سے زائد نہ ہو سکے گا۔

صدیق احمد

باب ٦

ایک مدرسہ کو چھوڑ کر دوسرے مدرسہ جانا

اللہ نے جس مدرسہ میں بھیج دیا ہے وہی بہتر ہے اس کی قدر کیجئے

ایک صاحب ایک مدرسہ میں مدرس تھے لیکن اس مدرسہ سے کچھ دل برداشتہ تھے اپنی مختلف پریشانیوں اور بدحالیوں کا بھی ذکر کیا حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ پاک نے جہاں بہتر سمجھا وہاں آپ کے لئے انتظام کیا آپ اس پر یقین کریں کہ میرے حق میں اسی مدرسہ میں رہنا بہتر ہے، اگر بہتر نہ ہوتا تو میرا پروردگار میرے لئے اس مدرسہ کا انتخاب نہ کرتا محنت کیجئے پریشانیاں تو سب کو آتی ہیں ان کو برداشت کرنا چاہئے۔

صدیق احمد

اطمینان سے کام کر رہے ہیں تو دوسری جگہ کا قصد نہ کیجئے

ایک مولوی صاحب ایک مدرسہ میں پڑھاتے تھے انہوں نے خط لکھا کہ گھر سے اور والدین سے بہت دور ہوں۔قریب کسی مدرسہ میں جگہ مل جائے تو بہتر ہے،علاقہ میں رہنے اور کام کرنے کی تمنا ظاہر کی تھی۔حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

گھر سے کتنا فاصلہ ہے،دینی کام اطمینان سے ہو رہا ہے تو ابھی کسی دوسری جگہ کا ارادہ نہ کریں،کوئی مکان کرایہ کا مل جائے تو اہل خانہ کو ساتھ رکھیں،دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے،میں بیمار ہوں دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

دوسری جگہ کیوں جارہے ہیں

ایک صاحب ایک مدرسہ میں پڑھاتے تھے کسی وجہ سے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ پڑھانا چاہتے تھے اوراس سلسلہ میں حضرت سے خط وکتابت کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہاہوں اللہ پاک بہتر جگہ عطاء فرمائے، وہاں کیا تنخواہ ہے، اس جگہ آپ کو کیا دشواری ہے کیوں چھوڑنا چاہتے ہیں۔

صدیق احمد

مدرسہ چھوڑنے میں جلدی نہ کیجئے

ایک صاحب نے لکھا کہ ایک موضع میں لوگ مدرسہ قائم کرنے کے لئے بلا رہے ہیں وہاں نیا مدرسہ قائم ہوگا اور اس وقت میں نجیب آباد میں عربی کی کتابیں پڑھاتا ہوں آپ مجھے مشورہ عنایت فرمائیں کہ نجیب آباد چھوڑ دوں اور دوسرا مدرسہ کھولوں یا نجیب آباد ہی میں پڑھاؤں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

حالات کا علم ہوا، دعاء کررہاہوں اللہ پاک مقاصد میں کامیاب فرمائے، بستی میں مدرسہ تو آپ قائم کردیں لیکن ابھی نجیب آباد نہ چھوڑیں وہاں ابھی آپ کا دل بھی نہ لگے گا۔

صدیق احمد

مدرسہ والے سختی کررہے ہیں تو علیحدہ ہوجایئے

ایک مدرسہ کے استاذ نے لکھا کہ میں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں عید الاضحیٰ کی تعطیل میں تاخیر سے حاضر ہوا، مدرسہ والے سختی کررہے ہیں بڑے سخت دل ہیں کہیں رہنے کا ٹھکانا نہیں دعاء

کی درخواست ہے۔حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

مدرسہ والے سختی کر رہے ہوں تو آپ وہاں سے علیحدہ ہو جائیں اللہ پاک دوسری جگہ انتظام فرمادے گا۔اس پر بھروسہ کیجئے۔

صدیق احمد

ایسی حالت میں دوسری جگہ کام کریں

ایک صاحب نے مدرسہ کے اختلافی حالات کا تفصیل سے ذکر کیا،اور تحریر فرمایا کہ مقامی لوگ بھی مجھ سے کافی بدظن ہیں، مدرسہ اختلاف کا شکار ہے،طبیعت کو سکون نہیں، خیال تھا کہ یہاں عربی درجات کی کتابیں ہوں گی لیکن یہاں کچھ بھی نہیں مکتب کی شکل ہے،حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ایسی حالت میں دین کا کام کیا ہو سکے گا بہتر ہے کہ آپ دوسری جگہ کام کریں۔

صدیق احمد

مخصوص حالات میں مدرسہ سے علیحدگی کا مشورہ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

حالات کا علم ہوا دعاء کر رہا ہوں، میں بہت مصروف ہوں تفصیلی خط نہیں لکھ سکتا، آپ وہاں مشورہ کرلیں کوئی مخالفت کی شکل نہ پیدا ہو اللہ کی مرضی یہی تھی کہ آپ حضرات مدرسہ سے علیحدہ ہو جائیں، معلوم نہیں کیا صورتیں پیدا ہو جائیں جس میں آپ کا نقصان ہوتا، اللہ پاک کے

کام میں مصلحت ہوتی ہے بندہ کو اس کا علم ضروری نہیں۔

اگر رائے ہو جائے تو مدرسہ قائم کیجئے لیکن اس مدرسہ کا نقصان نہ ہوئے۔

صدیق احمد

مخالفت کا زور ہے کام کرنا دشوار ہے تو زمین فروخت کرکے دوسری جگہ کام کیجئے

ایک صاحب ایک علاقہ میں دینی کام کر رہے تھے لیکن مخالفت کا زور تھا جس کی وجہ سے وہ پریشان تھے، کام کرنا دشوار تھا، کرایہ کا مکان محض مخالفت کی وجہ سے خالی کرایا جا رہا تھا، کوئی ہمدرد نہیں نظر آتا تھا مخالفت شدید تر ہوتی جارہی تھی ان صاحب نے اس نوع کی پریشانیاں لکھ کر حضرت اقدس سے دعاء کی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں ہر نماز کے بعد اول آخر درود شریف کے ساتھ "یا لطیف" ۱۱۱ بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔

وہاں کے حالات سازگار ہوں اور کام ہوسکتا ہو تو بہتر ہے ورنہ زمین فروخت کر کے دوسرے مقام پر کام کی شکل نکالئے۔

صدیق احمد

ایسے حالات میں مہتمم صاحب کو مدرسہ سے علیحدہ ہو جانا چاہئے یا نہیں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ کے مہتمم صاحب سے بہت سے لوگ ناراض ہیں

قرب وجوار اور اطراف کے لوگ سخت ان کے مخالف ہیں ان کی وجہ سے مدرسہ کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مہتمم صاحب کو الگ کر دیا جائے تو ہمارا کوئی اختلاف نہیں، ان کی وجہ سے مدرسہ میں لوگوں کا آنا بند ہو گیا، چندہ میں بھی فرق پڑتا ہے، ایسی حالت میں مہتمم صاحب کو کیا کرنا چاہئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہتمم صاحب کا اگر واقعی قصور ہے اور ان کی وجہ سے مدرسہ پر اثر پڑ رہا ہے، تو علیحدہ ہو جانا چاہئے، اور اگر ان کا قصور نہیں ہے صرف ضد ہے تو پھر لوگوں کو اپنی رائے میں تبدیلی کرنی چاہئے معاملہ دیانت پر ہے۔

صدیق احمد

ایسے مدرسہ سے اپنے کو سبکدوش کر لیجئے

ایک مدرسہ کے مدرس نے اہل مدرسہ کے باہمی اختلافات اور فسادات کی پوری داستان لکھی، یہ بھی لکھا کہ مہتمم صاحب جملہ مدرسین کو مدرسہ سے علیحدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ایسے حالات میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

جس جگہ فتنہ ہو اور اصلاح کی امید نہ ہو تو ایسی جگہ رہنے سے کیا فائدہ، اس مدرسہ کی مجلس شوریٰ ہے یا نہیں، یا مہتمم صاحب کو کل اختیارات ہیں، اگر مجلس شوریٰ ہو اور سب ہی نے یہ فیصلہ کیا ہے تو آپ ایسے مدرسہ سے اپنے کو سبکدوش کر لیجئے، اللہ پاک دوسرا انتظام فرما دیں گے، شوال ہی میں انتظام خدا نے چاہا تو ہو جائے گا، آپ پھر خط لکھیں۔

صدیق احمد

ایک مدرس کی نامناسب حرکت اور حضرت کا صاف جواب

مدرسہ کے ایک مدرس کسی بہانہ سے ہمیشہ کے لئے مدرسہ سے رخصت ہوگئے اور گھر جا کر خط لکھا کہ حکیم صاحب کا علاج جاری ہے حکیم صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں کی آب وہوا آپ کے موافق نہیں ہے، والدہ کا اصرار بھی ہے اس لئے قریب ہی رہو، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

آپ کا جہاں شرح صدر ہو وہاں آپ رہیں جہاں کی آب وہوا موافق ہو وہاں کام کریں۔

صدیق احمد

طلبہ کی کوتاہی اور استعداد نہ ہونے کی وجہ سے مدرسہ نہ چھوڑیئے

ایک مدرسہ کے ذی استعداد مدرس نے حضرت کی خدمت میں تحریر فرمایا کہ اس علاقہ میں طلباء بہت ناقص الاستعداد ہیں سال دوم سوم کے لائق طلبہ ہفتم ہشتم میں بھرے پڑے ہیں، عبارت تک پڑھنا نہیں آتا، الجھن ہوتی ہے، جی میں آتا ہے کہ مدرسہ چھوڑ دوں۔

تلخیص کی شرح لکھنا شروع کی تھی جو لکھی تھی وہ غائب ہوگئی اب دوبارہ لکھنے کی ہمت نہیں ہوتی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

کوشش کرتے رہیے کہ اصلاح ہوجائے، آپ چھوڑیئے نہیں کام کرتے رہئے، اور مدرسہ کے ذمہ دار حضرات کو حالات سے آگاہ کرتے رہئے۔

تلخیص کی شرح مختصر ہو، طویل شرح سے آج کل کچھ فائدہ نہیں ایسی ہو کہ مطلب واضح ہوجائے بس یہ کافی ہے۔ بارش کے بعد آنا مناسب ہے، میری صحت اچھی نہیں ہے دعا کیجئے۔

صدیق احمد

مدارس سے خیر اٹھتا جارہا ہے

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے اپنے مدرسہ کے مدرسین اور طلبہ کی شکایت کرتے ہوئے بڑی مایوسی کا خط لکھا، تحریر فرمایا کہ طلبہ میں نماز کی پابندی نہیں، اساتذہ کا ادب واحترام نہیں اور خود اساتذہ میں بھی کوتاہیاں ہیں طلبہ پر بھی برا اثر پڑتا ہے، تربیت کا کچھ نظم نہیں، بڑی کوشش کے بعد بھی فائدہ نظر نہیں آتا، تعلیم وتربیت دونوں ہی اعتبار سے طلباء میں انحطاط ہے، ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہیں وبال جان نہ بن جائے، حضرت والا مفید مشوروں سے نوازیں ان حالات میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیر اٹھتا جارہا ہے، شر تیزی سے پھیل رہا ہے، مدارس میں بھی اب وہ بات نہیں رہی، اساتذہ کو اس کا احساس بہت کم ہے اکثر لوگ صرف چند گھنٹے کا ملازم سمجھتے ہیں۔ اپنے طور سے جتنا ہوسکے کرتا رہے، دعاء کرتا رہے، اپنے امکان میں یہی ہے، اللہ پاک اپنا فضل فرمائے، اور ہر قسم کے شرور وفتن سے دینی مدارس کی حفاظت فرمائیں، بڑا خطرہ محسوس ہورہا ہے۔

صدیق احمد

ایڈ والے مدرسہ میں پڑھائیں یا نہیں

ایک صاحب نے خط لکھا کہ میں فلاں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں اور وہ ملحق ہے اس میں ایڈ ملتی ہے اسی سے تنخواہ ملتی ہے، ایک صاحب نے بتلایا کہ آپ نے اس کو حرام بتلایا ہے آپ حکم فرمائیں میں ایسے مدرسہ میں پڑھاؤں یا نہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دیانتداری سے کام ہوتا ہو تو پڑھائیں ورنہ دوسری جگہ جا کر پڑھائیں۔

صدیق احمد

متفرق خطوط

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

حالات تو ہر جگہ پیش آتے ہیں آپ مدرسہ نہ چھوڑیں۔

صدیق احمد

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا، میں خود بھی اپنے دینی مدارس میں حاضری کی خواہش رکھتا ہوں جو حضرات داعی ہیں ان سے آپ بات کرلیں کہ مجھے آپ کے یہاں پہنچادیں۔

صدیق احمد

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، بڑے مدرسہ کی تو وہاں پہلے ہی سے ضرورت ہے، اس کے لئے محنت کرنے والا کوئی ہو، محض مدرس سے کام نہ چلے گا، مدرسہ تو اب بھی موجود ہے، کیا کام ہورہا ہے۔

صدیق احمد

ایک عالم صاحب نے تدریسی خدمات کے لئے کسی مدرسہ میں جگہ کی تلاش کے لئے لکھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، اللہ پاک بہتر جگہ دلادے، اپنے علاقہ میں کام کرنے میں زیادہ ثواب ہے، وہاں اگر آپ نہ رہنا چاہتے ہوں تو مطلع کیجئے۔

صدیق احمد

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، وہاں طبیعت نہ لگتی ہو تو مطلع کیجئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتھورا۔ باندہ

باب ۷

اساتذہ کو نصیحتیں

ہر کام میں تنخواہ کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے

عزیزم حافظ.......... سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ میں رہ کر جس قسم کی ضرورت ہو اس کا پورا کرنا اپنے لئے سعادت اور ذخیرہ آخرت ہے، ہر کام میں تنخواہ کا مطالبہ نہ کرنا چاہئے، مدرسہ میں آخرت بنانے کے لئے آدمی رہتا ہے۔

تم سے معاملہ بھی ایسا ہوا تھا کہ نگرانی کرنی ہوگی، اس کا معاوضہ بھی دیا جاتا ہے، کوئی شکایت کا موقع نہ دینا چاہئے۔

صدیق احمد

ایک استاذ کو نصیحت

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب کے خط کے جواب میں جنہوں نے اپنے احوال تحریر کئے، اور نصیحت کی درخواست کی تھی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

معمولات کا علم ہوا، اللہ پاک مزید ترقی عطاء فرمائے، غصہ کے وقت اس جگہ سے علیحدہ ہو جائیں اور استغفار و درود شریف پڑھا کریں، آپ جو کام کر رہے ہیں وہ معمولی نہیں ہے، اس میں اللہ پاک کا شکر ادا کریں۔

نماز باجماعت تلاوت قرآن پاک کا اہتمام کریں فضول گوئی سے اجتناب ضروری ہے، اس سے عبادت کا نور سلب ہو جاتا ہے۔

صدیق احمد

اہل علم وارباب افتاء کے لئے بلاضرورت لوگوں سے اختلاط مناسب نہیں

ایک مدرس صاحب جو دورہ حدیث اور افتاء کی کتابیں پڑھاتے تھے انہوں نے اپنے حالات لکھے، حضرت اقدس نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، اللہ پاک آپ کی عمر میں علم میں برکت عطاء فرمائے۔

لوگوں سے زیادہ اختلاط نہ رہے، اپنے کام سے کام رکھئے شہر کے لوگوں کے یہاں بھی آنا جانا کم رہے اس سے بہت نقصان ہوتا ہے مہتمم صاحب کی خدمت میں سلام عرض کیجئے۔

صدیق احمد

مدرسہ میں کسی انجمن وغیرہ کی دخل اندازی قبول نہ کیجئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ انجمن ترقی اردو والے اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ مدرسہ کا تعلق انجمن سے رہے اور انجمن کے پروگراموں میں مدرسہ والوں کی بھی شرکت ہوا کرے، مجھے بھی اس میں فائدہ نظر آتا ہے، اس سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

حالات کا علم ہوا۔ انجمن کے لوگ کیوں اصرار کر رہے ہیں، وہاں ارکین سے مشورہ کر

لیں، اگر آپ کا اختیار کلی باقی رہے تو الحاق کر دیجئے، اگر دوسرے لوگ دخیل ہو جائیں تو بڑی دشواری ہوگی، اس لئے ان سے آپ یہ فرمادیں کہ آپ لوگ دخیل نہ ہوں۔

صدیق احمد

ایک مدرِّس کو نصیحت

عزیزم السلام علیکم

(۱) کتابوں کے مطالعہ میں زیادہ وقت صرف کریں۔

(۲) وقت نکال کر معمولات ادا کرتے رہیں۔

درمیان سال میں آنے پر مدرسہ کا نقصان نہ ہو تو تشریف لائیے۔

صدیق احمد

ایک مدرِّس کو نصیحت

ایک مدرسہ کے مدرس جو حضرت اقدس سے اصلاحی تعلق بھی رکھتے تھے لکھا کہ ذکر میں سستی ہو جاتی ہے تلاوت کا بھی ناغہ ہوتا ہے، حضرت نے ان صاحب کا خط پڑھ کر فرمایا لوگوں کا عجیب حال ہے سب کچھ ذکر ہی کو سمجھتے ہیں اس کے علاوہ کوئی کام کام نہیں، اور یہ جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں، ذکر میں سستی کیوں ہو جاتی ہے، اگر کام کی وجہ سے تکان ہو جاتا ہو یا وقت نہ ملتا ہو تو کوئی حرج نہیں ورنہ پابندی ضروری ہے اسی سے ترقی ہے۔

کتابیں مطالعہ کے بعد پڑھایئے، مدرسہ کا کام پوری دیانت داری سے کیجئے۔

صدیق احمد

علمی کام کرنے والے کو دوسرے مشغلے میں نہیں لگنا چاہئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں ایک مدرسہ میں مدرس ہوں کچھ دن پہلے میں نے ایک کتب خانہ کھول لیا ہے، اور اب میرا پڑھانے میں بالکل دل نہیں لگتا ناغہ بھی ہوتا ہے، حضرت والا کی خدمت میں کئی مرتبہ حاضری کا قصد کیا لیکن نہیں آسکا حضرت والا اس ناکارہ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔

حضرت نے فرمایا اور کیا ہوگا ایک ساتھ دو کام تھوڑی ہو سکتے ہیں، جب دنیاداری میں لگیں گے تو ضرور اس کا نقصان ہوگا، اور یہ جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

حالات کا علم ہوا۔ دعاء کر رہا ہوں، اکابر نے اسی واسطے لکھا ہے کہ علمی کام کرنے والے کو کسی دوسرے مشغلہ میں نہ لگنا چاہئے، اگر مدرسہ سے تنخواہ لیتے ہیں اور مدرسہ کے کام میں کوتاہی ہو رہی تو یہ بہت بڑا جرم ہے، اگر تنخواہ نہیں لیتے تب بھی طلبہ کا نقصان ہوتا ہے یہ عہد کے خلاف ہے، مدرس جو وقت طالب علم کو دیتا ہے یہ بھی معاہدہ ہے کہ میں تم کو اس وقت پڑھاؤں گا، ناغہ میں اس طالب علم کا نقصان ہوتا ہے، آپ سے تعلق ہے اس لئے لکھ دیا ورنہ ان باتوں کی طرف توجہ ہی کسی کو نہیں ہوتی۔ صدیق احمد

علمی کام کرنے والوں کو انتظامی امور سے دور رہنا چاہئے

حضرت کے ایک شاگرد رشید ذی استعداد ایک مدرسہ میں مدرس تھے، ان کی قابلیت وصلاحیت کی بناء پر کمیٹی کے ذمہ داروں نے عالم صاحب کو مدرسہ کا ذمہ دار بنا کر مختلف عہدے ان سے متعلق کرنا چاہا، ان صاحب نے حضرت سے مشورہ طلب کیا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

خط ملا۔ مدرسہ کی خدمت جتنی ہوسکے آپ کریں، کوئی عہدہ آپ ہرگز نہ قبول کریں، اس

میں بڑی پریشانی ہوتی ہے، آپ کی استعداد ماشاء اللہ اچھی ہے، آپ اس میں ترقی کریں، نظامت کے ایسے کام ہوتے ہیں جس میں علمی ترقی بڑی مشکل سے ہوتی ہے، آپ کے لئے دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

۲۹؍ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

مدرس کو شعبہ مالیات سے دور رہنا مناسب ہے

ایک مولوی صاحب نے لکھا کہ مجھے فلاں مدرسہ میں صدر مدرس بنایا گیا ہے اور اب مجھے مالیات کا ذمہ دار (خزانچی) بھی بنایا جا رہا ہے، اور وہاں کا قانون بھی یہی ہے کہ صدر مدرس مالیات کا بھی منتظم ہوتا ہے۔

اور جب میں آپ کے یہاں پڑھتا تھا تو آپ نے تقریر میں کہا تھا کہ ناظم کبھی نہ بننا اور مالیات اور اس قسم کے امور سے ہمیشہ دور رہنا، میرے سامنے ایسے حالات ہیں اب مجھے آپ مشورہ دیں میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا آپ معذرت کر دیں کہ میں مدرسہ کی رقم نہ رکھوں گا، باقی ہر خدمت کے لئے تیار ہوں۔

صدیق احمد

تعلیم کے ساتھ ملازمت و ٹیوشن مناسب نہیں

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ ملازمت کرنا چاہتا ہوں کیوں کہ میرے گھر کے حالات ٹھیک نہیں، اس میں آپ کی کیا رائے ہے، جواب سے مطلع فرمائیں۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

کام نہ چل سکے تو کر لیجئے، ورنہ یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کیجئے، اس کے بعد ملازمت بھی مل جائے گی۔

صدیق احمد

مدرسی چھوڑ کر صرف امامت نہ کیجئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں مدرسہ میں مدرس ہوں اور ایک مسجد کی امامت بھی مل رہی ہے، لیکن مدرسہ والے مدرسہ سے علیحدہ کر رہے ہیں اور صرف مسجد کی امامت پر مقرر کر رہے ہیں آپ مشورہ دیجئے میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم　السلام علیکم

ایسی مسجد تلاش کیجئے جس میں تدریس کا بھی کام کر سکیں، صرف امامت مناسب نہیں ہے، اصل کام تو تعلیم کا ہے وہی نہ ہو تو کیا فائدہ۔

صدیق احمد

بغیر استقلال کے کام نہیں ہو سکے گا

حضرت کے ایک مرید جو عالم دین بھی ہیں کسی مدرسہ میں مدرس اور مسجد کے امام تھے مسجد کے احباب سے کچھ اختلاف ہو گیا، حضرت کی خدمت میں کئی خطوط لکھے مشورہ کرتے رہتے ہیں کبھی کچھ لکھتے ہیں کبھی کچھ ارادہ ظاہر کرتے ہیں، ایک مدرسہ کو چھوڑ کر دوسرے مدرسہ اور دوسری مسجد میں کام کرنے کا مشورہ کرتے ہیں اور کبھی علیحدہ مدرسہ کھولنے کے لئے لکھتے ہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم

آپ ایک کام اپنا لیجئے، اس کو استقلال کے ساتھ کیجئے، بغیر استقلال کے کوئی کام نہ ہو سکے گا۔

صدیق احمد

باب ۸

اہل علم اور فکر معاش

عالم دین کے لئے معاشی پریشانی کی شکایت اور حضرت کا جواب

مکرم بندہ زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ [1]

حالات کا علم ہوا ہر چیز میں اعتدال چاہئے، ورنہ نقصان ہوتا ہے، آخرت کی فکر تو ہر ایک کو ہر حال میں کرنی چاہئے، معلوم نہیں کس وقت موت کا فرشتہ آجائے، مگر آدمی یہ کرتا نہیں اگر ایسا ہوجائے تو کبھی بھی معصیت کا ارتکاب نہیں ہوسکتا، اور نہ دنیا کی کوئی خواہش باقی رہتی ہے۔

مولوی اقبال سلمہ کے بارے میں آپ نے لکھا ہے کہ معاشی تنگی سے متفکر رہتے ہیں، ایک عالم کے لئے معاش کی اتنی فکر تو نہ ہونی چاہئے، مقدر کا جو کچھ ہے وہ ہر حال میں ملتا ہے، عالم دین کو تو دین کی خدمت میں لگنا چاہئے، اگر زیادہ متفکر رہتے ہوں تو آپ ان کو مشورہ دیں یا وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہوں جس میں آمدنی کے ذرائع اچھے ہوں وہ کام کریں، ماشاء اللہ ذہین ہیں امتحان دے کر یونیورسٹی وغیرہ کی یا دوسری ملازمت اچھی تنخواہ کی مل سکتی ہے۔

مولوی زید سلمہ کا بھی ضمناً آپ نے کچھ تذکرہ کیا ہے آپ ان کے حق میں زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، یہاں رہنے کا یہ ہرگز مقصد نہیں کہ وہ پابند ہوگئے ہیں، اپنے بارے میں کچھ نہیں سوچ سکتے، میرا تو ایسا مزاج نہیں ہے، اور شرعاً بھی جائز نہیں ہے کہ کسی کو مقید کرلے کہ وہ بیچارہ اپنے کو قیدی سمجھ لے، آپ جو مناسب سمجھیں اپنی اولاد کے بارے میں وہ زیادہ بہتر ہوگا، میں نے جو

---

[1] یہ خط حضرت اقدسؒ نے احقر کے والد ماجد مدظلہ کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ ان کے سایہ عاطفت کو تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ محمد زید۔

اندازہ کیا ہے کہ مولوی زید سلمہ کا مزاج دینی ہی کام میں لگے رہنے کا ہے، وہ ہر تنگی کو برداشت کرلیں گے لیکن اپنا مشغلہ نہ چھوڑیں گے۔

آپ دعاء کرتے رہیں اللہ پاک ان سب کو ہر طرح کی عافیت نصیب فرمائیں۔

صدیق احمد

مدرسہ کی تنخواہ سے پورا نہ ہونے کی وجہ سے تجارت کرنے کا خیال

ایک صاحب نے لکھا کہ میں دینی مدرسہ میں پڑھاتا ہوں جتنی تنخواہ ملتی ہے اس میں پورا نہیں ہوتا۔ پریشانی ہوتی ہے، دکان کرنے کا جی چاہتا ہے مشورہ کا طالب ہوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

آپ خدا پر بھروسہ کرکے اخلاص کے ساتھ تدریس کا کام کرتے رہیں انشاء اللہ پریشانی دور ہوجائے گی۔

صدیق احمد

تدریسی کام چھوڑ کر دوسرا کام کرنا

حضرت کے ایک شاگرد جو ایک مدرسہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے تھے انہوں نے کچھ مبہم حالات تحریر کیے، جس کا حاصل یہ تھا کہ مجبوری کی وجہ سے مدرسہ کی تدریسی لائن کو چھوڑ رہا ہوں، انہوں نے لکھا کہ میں پڑھنے اور پڑھانے کو محبوب مشغلہ گردانتا تھا لیکن اب طبیعت اچاٹ ہوگئی ہے، سفر پھر طویل سفر میرے لئے بڑی مصیبت ہے، دل گھبرا رہا ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ شیطانی وسوسہ ہے، آپ تو طے کرلیں کہ مجھے ساری عمر پڑھانا ہے، وہاں پریشانی ہوتو

دوسری جگہ کام کیجئے اس کام کو ہرگز نہ چھوڑیئے میں دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

مقدر کی روزی مل کر رہتی ہے پھر کیوں دین کا کام چھوڑتے ہیں

مدرسہ کے پڑھے ہوئے ایک قاری صاحب کشمیر میں پڑھاتے تھے انہوں نے خط لکھا کہ حضرت ہر وقت جی میں آتا ہے کہ دین کا کام چھوڑ کر دنیوی لائن اختیار کروں تجارت وغیرہ کروں، تسبیحات میں جی نہیں لگتا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، کام کرتے رہیے، یہ شیطانی وساوس ہیں ان پر عمل نہ کیجئے، مقدر کا جو کچھ ہے وہ ملے گا، تو پھر دین کا کام کیوں چھوڑ رہے ہیں۔

صدیق احمد

مال سے تو کبھی پیٹ نہ بھرے گا

ایک مدرسہ کے مدرس نے لکھا کہ میرے دل میں طرح طرح کے خیالات آتے ہیں جی میں آتا ہے کہ پڑھانا چھوڑ کر کوئی کام کروں اس میں پیسہ زیادہ ملے گا، مدرسوں میں تو تنخواہ بہت کم ہوتی ہے، میرا علاج فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل علم کو تو علمی ہی کام کرنا چاہئے، جب تک قناعت نہ ہو مال کی طرف سے کبھی پیٹ نہ بھرے گا۔

صدیق احمد

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، لفافہ ملا، آپ اللہ پر بھروسہ کر کے آپ کام شروع کریں انشاء

اللہ کامیابی ہوگی، اداروں کا حال تو آپ نے دیکھ لیا ہے کچھ دن انتظار کرنا پڑے گا انشاء اللہ دروازہ کھلے گا۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا

دیہات کے مکتب میں کام کرنے والے کو ہدایت

ایک صاحب جو کسی گاؤں کے مکتب میں پڑھاتے تھے ان کا خط آیا کہ یہاں ناشتہ نہیں ملتا اور کھانا بہت تاخیر سے ملتا ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

ناشتہ دوکان سے منگا کر کرلیا کیجئے، کچھ قناعت سے کام کیجئے، اور دین کا کام کیجئے، مقصود صرف پیٹ نہ ہو۔

صدیق احمد

ایک استاد کی عسرت وتنگدستی کی شکایت اور حضرت کا جواب

ایک استاذ صاحب جو ایک مدرسہ میں پڑھایا کرتے تھے انہوں نے عسرت اور تنگدستی کی شکایت کی اور اپنے حالات کی بناء پر دوسرے مدرسہ میں جانے کی بابت حضرت سے مشورہ کیا اور اپنی پریشانی کا حل دریافت کیا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دینی کام جہاں زیادہ ہوسکے وہاں رہنا چاہئے، اور آخر وقت تک لگے رہنا کا فیصلہ کرنا چاہئے، کوئی دوسرا کام ایسا جس سے دینی کام میں رکاوٹ ہو نہ کیجئے، میرے لئے دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

قرآن کی خدمت کرنے والا حق تعالیٰ کی عنایتوں کا مستحق ہوتا ہے

حضرت کے ایک شاگرد دور دراز ایک مدرسہ میں قرآن شریف پڑھاتے تھے، ان کا خط آیا لکھا کہ:

(۱) یہاں بے فکری اور طلب علم میں بے توجہی و بے شوقی بہت ہے، حلال وحرام میں کوئی تمیز نہیں، بڑی مایوسی ہوتی اور بہت وحشت ہوتی ہے۔

(۲) اور لکھا کہ اب تک قرآن کی خدمت میں مشغول ہونے کے بعد بظاہر مستقبل دشوار محسوس ہوتا ہے، حالات بگڑتے نظر آرہے ہیں، بگاڑ میں اضافہ کا اندیشہ ہے۔

(۳) اللہ کے فضل سے بمبئی میں زمین کا ایک ٹکڑا خریدا ہے، جس کی وجہ سے قرض بھی کافی ہوگیا ہے، ادائیگی قرض، اور ذریعہ آمدنی کے لئے دعاء فرمائیں، گھر کے سب بچے سلام اور درخواست دعاء کرتے ہیں۔

(۴) ایک کتاب شیخ عبدالوہابؒ کے حالات پر بھیج رہا ہوں شرف قبولیت سے نوازیئے۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) سمجھاتے رہیے، انشاء اللہ اثر ہوگا، رفتہ رفتہ اصلاح ہوتی ہے مایوس نہ ہوں۔

(۲) ایسا نہیں قرآن پاک کی خدمت کے لئے اللہ پاک جس کو منتخب کرتا ہے اس کے ساتھ عنایت اور کرم کا معاملہ ہوتا ہے۔

(۳) یہ زمین کس کام کے لئے لی ہے، دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک جلد قرض ادا کرادے۔ یا فتاح ۱۲۵ بار پڑھ کر دعاء کرلیا کیجئے، سب کے لئے دعاء خیر کر رہا ہوں۔

(۴) ابھی تک تو نہیں ملی جلد بھیج دیجئے۔

صدیق احمد

مجبوری کے بغیر دینی مشغلہ نہ چھوڑیئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ امامت کرتا ہوں، علاقہ میں کوئی ایسا مدرسہ نہیں جہاں پڑھاؤں اور بظاہر ابھی مدرسہ کا نظم بھی نہیں ہوسکتا، پریشانی بڑھتی جارہی ہے، سوچتا ہوں کہ کپڑے کی دکان کھول لوں حضرت کی رائے و مشورہ مطلوب ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا اگر مجبوری نہ ہوتو آپ دین ہی کی خدمت میں لگے رہئیے، اگر وہاں نہ رہنا چاہیں تو دوسری جگہ انتظام ہوسکتا ہے، آپ غور کر کے اپنا فیصلہ بتایئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے لکھا کہ میں مدرسی کرتا ہوں، مدرسہ میں پڑھاتا ہوں، لیکن اب میرا پڑھانے میں جی نہیں لگتا کسی دنیاوی کام کا جی چاہتا ہے دعاء فرمائیں کہ مدرسی میں جی لگا رہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

آپ دین کے کام میں لگے رہیے، مقدر کی روزی ملتی رہے گی، ادھر ادھر ذہن کو نہ لگایئے، میں بھی دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

حفاظ وقراء کے دوبئی وقطر جانے پر افسوس

حضرت بڑی امیدوں اور جدوجہد کے ساتھ علاقہ کے لوگوں کو پڑھاتے ہیں جب وہ کسی قابل ہوتے ہیں اور حضرت کو امید ہوتی ہے کہ وہ علاقہ میں کام کریں گے، تو مال و دولت کی لالچ میں سعودی، دوبئی، قطر چلے جاتے ہیں، یہاں کام کرنے والے افراد ڈھونڈے نہیں ملتے، ایک صاحب نے جید قاری عالم مدرس کی ضرورت کا اظہار کیا اس پر حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا۔ دوبئی قطر کا اس سال دروازہ کھل گیا ہے، یہاں سے مدرسہ چھوڑ کر لوگ چلے جارہے ہیں یہاں سے کئی مدرس چلے گئے میں خود پریشان ہوں، دعاء کر رہا ہوں اللہ بہتر انتظام فرمائے۔

صدیق احمد

کچھ کام کیجئے خالی مت بیٹھئے

ایک عالم صاحب جو معاشی اعتبار سے پریشان تھے، اور پڑھانے کی کوئی معقول جگہ نہیں مل رہی تھی، ان کے حالات کے پیش نظر حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

حالات کا علم ہوا۔ کہیں کام شروع کر دیجئے، اگر اس وقت کوئی جگہ تدریس کے لئے نہ ہو تو کسی جگہ اپنے معاش کے لئے کوئی کام شروع کر دیں۔ بیٹھے رہنے سے کیا فائدہ، ایسی صورت ہو جاتی کہ کچھ وقت آپ تعلیم دیتے اور اس کے بعد کوئی دوکان کر لیتے اس میں بہت عافیت ہے، ایسی کوئی جگہ تلاش کیجئے، جہاں دونوں کام ہوسکیں۔

صدیق احمد

مدرسہ میں رہنے سے متعلق مشورہ

ایک صاحب مدرسہ میں مدرس تھے لیکن مدرسہ سے ہٹنا چاہتے تھے، انہوں نے تحریر فرمایا کہ میں تو آپ کے حکم کا تابع ہوں آپ فرمائیے، مدرسہ میں رہوں یا چلا آؤں، مدرسہ کے حالات اب پہلے سے بہتر ہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کیسے ہیں، وہ معلوم ہوں تو مشورہ دوں وہاں رہنے میں کیا نقصان ہے، استقلال

کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔

صدیق احمد

عالم دین کے لئے تجارت مناسب نہیں

ایک ذی استعداد عالم دین نے حضرت والا سے مشورہ کیا کہ گھر میں تنگی کافی ہے، والد صاحب کا اصرار ہے کہ پڑھنے پڑھانے کا مشغلہ چھوڑ کر تجارت شروع کردوں حضرت والا کا کیا مشورہ ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

اہل علم کے لئے تو پڑھانا ہی زیادہ مناسب ہے، اگر تجارت کرنا ہو تب بھی صبح وشام دینی تعلیم ضرور دیا کریں۔

صدیق احمد

دینی کام کرنے والے کو گھر والے اگر تجارت وغیرہ پر زور دیں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں ایک مدرسہ میں پڑھاتا ہوں، مجھے دینی کام کرنے کا شوق ہے لیکن والد صاحب کا اصرار ہے کہ میں دوکان میں بیٹھوں تجارت کروں، کچھ دن کے لئے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ چھوٹ بھی گیا تھا اب پھر پڑھانے لگا ہوں لیکن والد صاحب کا اصرار اسی پر ہے کہ میں دکان میں بیٹھوں ورنہ وہ ہمیشہ ناراض رہیں گے، ایسے حالات میں میں کیا کروں؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا آپ والد صاحب سے بات کرلیں کہ جب میرا دل کسی اور کام میں نہیں لگتا تو کس طرح دوکان میں کام کروں، آپ مجھے اجازت دے دیں کہ دینی کام میں لگا رہوں، روزی رساں اللہ پاک ہے، آپ مجھے علیحدہ کردیں اور کسی قسم کا خرچ نہ دیں میں کسی طرح چلا لوں گا۔

دوکان مجھ سے نہ ہو سکے گی یہ کام کسی اور سے لے لیجئے مجھے خطرہ ہے کہ میری وجہ سے دوکان کا نقصان ہوگا۔

صدیق احمد

دوکان کے ساتھ پڑھانے کا بھی مشورہ

ایک صاحب نے لکھا کہ میں مکتب میں پڑھاتا ہوں چند بچے پڑھنے آتے ہیں ڈیڑھ سو تنخواہ ہے اتنے میں کیا ہوتا ہے، تھوڑا بہت کاروبار بھی کرلیتا ہوں، نانا طعنہ دیتے ہیں اور مستقل دکان کرنے کو کہتے ہیں آپ مشورہ دیں کیا کروں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دوکان کے ساتھ پڑھاتے رہیے، دین ودنیا دونوں کا فائدہ ہے، اگر تعلیم کا کام نہ کرنا ہوتو گھر والے جو مشورہ دیں اس پر عمل کیجئے۔

صدیق احمد

تجارت کے ساتھ تعلیم بھی کیا کیجئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں تجارت کرتا ہوں لیکن مجھے پڑھانے کے لئے جگہ کی تلاش ہے اور بہت کافی تنخواہ لکھی کہ اگر اتنی تنخواہ کی جگہ ہو تو مطلع فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

ادھر اتنی تنخواہ مدارس میں کہاں ہے، اگر ہو سکے تو تجارت کے ساتھ کچھ وقت تعلیم کے لئے بھی نکال لیجئے۔

صدیق احمد

عالم دین کے لئے مضاربت کی شکل

ایک عالم دین نے لکھا میری مستقل آمدنی نہیں ہے، جو تنخواہ ملتی ہے اس سے خرچ پورا تو ہو جاتا ہے مگر مزید کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، میرے بھائیوں کی مستقل بڑی بڑی آمدنیاں ہیں فطری طور پر مجھے بہت احساس ہوتا ہے۔ ذہنی طور پر پریشان رہتا ہوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ مفید ہے۔

اس کے لئے کوئی ایسی صورت نکالی جائے جس میں زیادہ وقت نہ صرف ہو، مضاربت کی کوئی صورت ہو سکے وہ زیادہ بہتر ہے۔

صدیق احمد

تجارت یا مدرسہ

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اگر مدرسہ میں آپ نہ رہنا چاہیں تو پھر تجارت ہی مناسب ہے، اس کے ساتھ کچھ وقت نکال کر صبح وشام کچھ لڑکوں کو پڑھا دیا کریں۔

صدیق احمد

بمبئی پڑھانے کے لئے جگہ کی درخواست پر

ایک صاحب نے تحریر کیا کہ بہار کے فلاں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں تنخواہ کم ملتی ہے جی

چاہتا ہے کہ بمبئی جاکر پڑھاؤں آپ سے گذارش ہے کہ کہیں بمبئی میں جگہ دلوادیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

بمبئی میں جگہ تو جانے کے بعد ملتی ہے وہاں ٹھہرنے کی کوئی جگہ ہو تو وہاں جاکر قیام کیجئے، کوئی نہ کوئی جگہ مل ہی جائے گی۔

صدیق احمد

والدین کی رائے سے علاقہ ہی میں کام کرنا

ایک صاحب کو ان کے کہنے کی بناء پر حضرت نے ایک علاقہ میں مدرسہ میں پڑھانے کے لئے بھیج دیا تھا کچھ دنوں کے بعد انہوں نے خط لکھا کہ یہاں کی آب وہوا میرے موافق نہیں۔ اور والدین کی منشاء ہے کہ میں علاقہ میں آکر کام کروں حضرت کے حکم کا انتظار ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

والدین کی اس وقت آپ مرضی پوری کردیں قریب ہی کسی علاقہ میں کام کیجئے۔

صدیق احمد

باب ۹

اصلاح مدرسین وہدایات برائے اساتذہ درجہ حفظ وناظرہ

مدرسین اپنی بھی اصلاح کریں اور طلبہ کی تعلیم وتربیت کی طرف بھی توجہ کریں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ مدرسہ کا تعلیمی سال شروع ہوگیا ہے، ہر ایک کا کام تقسیم کردیا گیا ہے، پابندی اور محنت کے ساتھ اپنا کام انجام دیا جائے، پوری دیانت داری کے ساتھ کام کریں، مدرسہ کے تعلیمی اوقات کو تعلیم ہی پر صرف کریں، گھنٹے میں جو اسباق ہیں پورا گھنٹہ ان طلبہ پر صرف کریں، ان کی استعداد بنائیں۔

طلبہ اپنے وطن سے اسی لئے آئے ہیں، اگر ان پر محنت نہ کی گئی تو ان کا وقت ضائع ہوگا جس کا مواخذہ ہم سب سے ہوگا۔

مدارس دینیہ میں آدمی اپنی آخرت کے لئے رہتا ہے، ورنہ جتنی تنخواہ مدارس میں ملتی ہے اس سے زائد ایک مزدور روزانہ پیدا کرلیتا ہے، اگر ہم لوگ دیانت اور امانت سے کام نہ کریں گے تو اسی کے مصداق ہوں گے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

اسی طرح سے نماز باجماعت، نوافل، ذکر وتلاوت کا اہتمام ہونا چاہیے تاکہ طلبہ پر اثر پڑے، ہم ہی لوگ اگر ان امور کا اہتمام نہ کریں تو ان کو کیسے کہہ سکتے ہیں، مجھے اس سلسلہ میں اب

توجہ نہ دلائی جائے، کوئی شکایت نہ سننے میں آئے میں ہر وقت مدرسہ میں نہیں رہتا، میرے خوف سے اگر کام کیا گیا تو اس میں ثواب کیا ملے گا، میں رہوں یا نہ رہوں اپنے کام میں سب لوگ لگے رہیں، مدرسہ کی ترقی ہر اعتبار سے آپ ہی حضرات پر موقوف ہے، اب آپ چاہیں تو اس میں ترقی ہوتی رہے گی، اور ترقی کی وہی صورت ہے جو میں نے اوپر تحریر کر دیا۔

صدیق احمد

۲۳ رشوال ۱۳۹۸ھ

تعلیم و تربیت میں کوتاہی کی وجہ سے مدرسین سے شکایت

تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ مدرسہ میں تعلیمی نظم انتہائی خراب ہوتا جا رہا ہے، یہ سب مدرسین کی کوتاہی کا نتیجہ ہے، وقت کی پابندی جب خود ہی نہ کریں گے تو طلبہ کیا کریں گے، گھنٹی ہو جاتی ہے سب درجات کے طلبہ ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں، مجھے ایک مصیبت روزانہ بلکہ تینوں وقت کی یہ بھگتنی پڑتی ہے کہ ہر کمرہ میں جا کر طالب علم کو درجات میں بھیجوں، اگر کسی طرح کمرہ سے نکل کر جاتے ہیں تو درجہ میں کھیلتے رہتے ہیں یا پھر باہر چلے جاتے ہیں، طریقہ تعلیم میں نے ہر درجہ کا لکھ کر سب کو ملاحظہ کرا دیا تھا مگر کسی ایک بات پر بھی عمل نہیں ہو رہا، اب پھر سے ملاحظہ فرما لیجئے، اور اس کے مطابق طلبہ کو چلایئے، ان کی زندگی ہمارے ہاتھوں میں ہے جس طرح چاہیں بنائیں اسی طرح ان کی تربیت کا ہر ایک کو لحاظ رکھنا چاہیے۔ اور نماز کے وقت تمام طلبہ کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں کیا اس کی ذمہ داری ہم لوگوں پر نہیں ہے، ہم لوگ خود جماعت کی پابندی کریں اور ان کو بھی اس کا پابند بنائیں۔

جو اسباق ختم ہو گئے ہوں ان کو انہیں وقتوں میں پھر سے تکرار کرایا جائے، جو طالب علم جس چیز میں کمزور ہو اس پر محنت کی جائے۔

اردو (پرائمری) درجات کے مدرسین کو چاہیے کہ ان کا لکھنا پڑھنا، حساب مضبوط ہو،

اب تک ان کا ناظرہ صحیح نہیں ہوا، اسی طرح لکھنے پڑھنے حساب سب ہی میں کمزور ہیں ان کو خارج وقت میں کام دینا چاہیے، اس پر کڑی نگاہ رکھنا چاہئے تختہ سیاہ مارے مارے پھر رہے ہیں ان کو استعمال ہی نہیں کیا جاتا، مشق روزانہ ہونا چاہئے۔

زبانی سوالات کے ذریعہ ہر مضمون سے یاد کرانا چاہیے، مجھے بار بار ان تمام باتوں کو کہتے ہوئے اچھا نہیں معلوم ہوتا، لیکن اس بد نظمی سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے، زبان سے کچھ نہ کہوں یہ دوسری بات ہے، آپ حضرات کو اپنی ذمہ داری خود ہی محسوس کرنی چاہیے۔

ہدایات پھر سے ملاحظہ فرمالیں۔

رخصت کے بارے میں کچھ لحاظ نہیں کیا جاتا جب چاہتے ہیں مدرسین چلے جاتے ہیں اور جب چاہتے ہیں آتے ہیں، کیا دوسرے مدارس میں بھی ایسا ہوتا ہے، اس میں مدرسہ کا جو نقصان ہوتا ہے اس کا کسی کو احساس ہی نہیں ہے۔

احقر صدیق احمد

۴؍ رجب ۱۳۸۴ھ

درجہ سے غیر حاضر ہو جانے اور نماز میں کوتاہی پر مدرسین کو تنبیہ

(۳) اوقات تعلیم میں کوئی مدرس بغیر احقر کو مطلع کئے ہوئے درجہ سے غیر حاضر نہ ہو اس میں سب سے زیادہ کوتاہی ہو رہی ہے، جس مدرس کا جب جی چاہتا ہے چل دیتا ہے، اور گھنٹوں غائب رہتا ہے، جب تک چھٹی نہ ہو درجہ ہی میں رہنا چاہئے، اور مدرسہ کا کام کرنا چاہئے، اس کے خلاف میں بڑی بدنظمی ہوتی ہے جس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے، بہت مجبور ہو کر کہہ رہا ہوں اب اس کے خلاف نہ ہونا چاہئے۔

(۴) نماز کے بارے میں ابھی تک اہتمام نہ ہو سکا خصوصاً فجر اور ظہر میں اکثر غیر حاضری رہتی ہے، خود غور کرنا چاہئے کہ اس سے طلبہ پر کیا اثر پڑے گا، دوسرے حضرات جو مدرسہ میں آتے ہیں

وہ کیا اثر لیں گے۔اس کی ذمہ داری ہم سب پر ہے،ہم خود ہی پابندی نہ کریں گے تو طلبہ کو کیسے پابند کرا سکتے ہیں۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۴ محرم ۱۳۶۵ھ

تعلیم کے اوقات میں طلبہ کی نگرانی رکھئے اور ذاتی کام لینے سے احتیاط کیجئے

(۱) تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ تعلیم کے زمانے میں طلبہ سے بغیر کسی مجبوری کے کام نہ لیا کریں،اس میں بہت نقصان ہوتا ہے،کام تھوڑے وقت میں بھی ختم ہو سکتا ہے لیکن ان کو ایک حیلہ مل جاتا ہے اور اس طرح سے نقصان کرتے ہیں۔

(۲) اسی طرح تعلیم کے زمانہ میں نگرانی رکھی جائے کہ درجہ سے باہر لڑکے نہ جائیں، پیشاب پاخانہ ایک بہانہ ہوتا ہے،کمرہ میں آکر بیٹھ جاتے ہیں یا ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں۔

(۳) سبق اتنا پڑھایا جائے کہ یاد کر سکیں۔

(۴) زبانی سوالات ان سے کئے جائیں۔

(۵) دوپہر کے لئے ان کو کام دے دیا جائے تاکہ وقت ضائع نہ کریں اور بعد ظہر اس کی جانچ ہو کہ کام کیا یا نہیں۔

(۶) جو طالب علم جس چیز میں کمزور ہو اس کے ساتھ محنت کی جائے،طلبہ امانت ہیں ان کے حقوق میں کوتاہی ہوگی تو اس کی بازپرس اللہ پاک کے یہاں ہوگی۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۴ ربیع الثانی ۱۳۸۹ھ

تعلیم وتربیت کے سلسلہ میں مدرسین کو تنبیہ اور اہم ہدایات

اپنی جسمانی کمزوری اور خرابی صحت کی وجہ سے تمام مدرسین حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ مدرسہ کے کاموں کی تقسیم کرلی جائے، زبانی طور پر تو احقر نے کئی بار مختلف کاموں پر مختلف حضرات کو مقرر کیا لیکن کسی نے پابندی نہ کی، احقر ہی سب کرتا رہا، اب بہت تکان ہو جاتا ہے، چند امور ذیل میں آپ حضرات کے تعاون کی بہت ضرورت ہے۔

(۱) مغرب کے بعد کبھی دو ایک مدرس تھوڑی دیر کے لئے آجاتے ہیں اس کے بعد غائب روزانہ اس کی بھی پابندی نہیں ہوتی، تنہا احقر کسی طرح نگرانی نہیں کر پاتا، دن میں بھی فرصت نہیں ملتی تھوڑی دیر کے لئے جی چاہتا ہے کہ آرام کروں لیکن یہاں کوئی رہتا ہی نہیں، مدرسہ کے اور بھی کام ہوتے ہیں وہ بھی نہیں کر پاتا۔

درجہ ناظرہ کے طلبہ بالکل نہیں پڑھتے اور نہ ان پر اچھی طرح محنت ہوتی ہے، مدرسہ نے طلبہ آپ حضرات کے حوالے کر دیئے اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ ان کی خامی دور کریں اور ان کو چلائیں، زبانی کئی بار عرض کیا کہ مغرب بعد حفظ اور ناظرہ پڑھانے والے تھوڑے تھوڑے طلبہ تقسیم کرلیں اور اپنی نگرانی میں ان کو یاد کرادیں، مشکل سے نصف گھنٹہ صرف ہوگا، مگر کسی نے پابندی نہ کی۔ یہ بھی نہیں کہ مغرب سے عشاء تک کا وقت کسی دینی کام میں صرف ہوتا ہو سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہوتا، اس میں کیا نقصان ہو جائے اگر کچھ دیر ان طلبہ پر محنت کرلی جائے، کیا اس کا اجر اللہ پاک کے یہاں نہیں ملے گا؟ اور اس سے دینی اور دنیوی فلاح ہوگی۔

(۲) اذان کے بعد طلبہ اپنے اپنے کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں ان کو جب تک نکالا نہ جائے نہیں نکلتے، ہر طرح ان کو سمجھایا، تنبیہ بھی کی مگر کچھ اثر نہیں ہوتا، چھوٹے طلبہ کو خواہ کتنا مارا جائے مگر وہ کسی طرح نہیں نکلتے اس کے لئے تھوڑے تھوڑے کمرے اپنے ذمہ لے لئے جائیں اور ان کی نگرانی رکھی جائیں کہ وہ پابندی کرتے ہیں یا نہیں۔

(۳) طلبہ کے کمرے بہت گندے رہتے ہیں، صفائی کا کچھ بھی خیال نہیں روزانہ چند منٹ اس

کے لئے نکال لئے جائیں اور اپنے سامنے ان سے صفائی کرائی جائے۔

(۴) بعد عشاء طلبہ باتیں دیر تک کرتے رہتے ہیں جو حضرات مدرسہ میں رہتے ہیں ان کو اس کی نگرانی کرنی چاہیے، دوپہر میں بھی یہی حال رہتا ہے، مدرسہ سب کا ہے سب ہی کے تعاون کی ضرورت ہے۔

(۵) تمام مدرسین سے یہ بھی درخواست ہے کہ جب کہیں جانا ہو تو ایک پرچہ میں دو تین یوم قبل رخصت کی مدت لکھ کر احقر کو دے دیا کریں تاکہ اس کے مطابق تعلیم کا انتظام کیا جائے۔

احقر صدیق احمد

۲۸ رذی الحجہ ۱۳۸۸ھ

مدرسین کے لئے اہم ہدایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذشتہ سال مدرسہ کے قواعد وضوابط دارالعلوم اور مظاہر علوم کے اصول کو دیکھ کر مرتب کئے گئے تھے مگر ان کا اجراء نہیں ہوا تھا، اس سال ان کا اجراء کیا جاتا ہے، تاکہ ہم سب لوگ ان پر عمل کریں تمام مدرسین ملاحظہ فرمالیں، نیز کچھ ہدایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں ان کو بھی دیکھ لیں اور منظوری سے مطلع فرمائیں۔

(۱) جو مدرس رخصت لینا چاہے اس کو تحریری اطلاع تعیین رخصت کے ساتھ دے کر پہلے سے منظور کرالینا چاہئے۔

(۲) رخصت کے ختم پر اگر حاضر نہ ہو تو غیر حاضری شمار کی جائے گی، اور اس صورت میں مشاہرہ پر اثر پڑے گا۔

(۳) مدرسین وملازمین کے لئے بھی ایک رجسٹر حاضری ہوگا جس میں حاضری درج ہوگی اور اسی کے مطابق تنخواہ کا رجسٹر مرتب ہوگا۔

(۴) صبح کو پہلی گھنٹی بجنے کے بعد، اور بعد نماز ظہر پندرہ منٹ کے اندر تمام مدرسین کو اپنے اپنے

درجہ میں پہنچ کر تعلیم شروع کردینی چاہئے، ناشتہ کی گھنٹی کے بعد چونکہ وقت بہت کم رہتا ہے اس لئے گھنٹی کے پانچ منٹ بعد تعلیم شروع ہوجائے۔

(۵) ناشتہ کے بعد اردو درجات کے لڑکے عموماً دیر میں جمع ہوتے ہیں، اس لئے درجہ حفظ اور عربی درجات کے بیس منٹ بعد اس درجہ کی چھٹی ہوگی۔

(۶) صبح کو چھٹی سے قبل اردو درجات کے تمام مدرسین اپنے اپنے درجے کے طلبہ کا پچھلا سبق جماعت بندی کے ساتھ سنا کریں، اور مشکل الفاظ کے معانی کاپی میں درج کرانے کے بعد زبانی یاد کرائیں، اور شام کو چھٹی سے قبل زبانی سوالات کئے جائیں۔ اور چھوٹے بچے مثقل کیا کریں۔

(الف) اسی طرح کتاب کے اہم مضمون کو زبانی یاد کرائیں، اور طالب علم کو کھڑا کرکے اس پر تقریر کرائیں۔

(ب) املاء زبانی لکھایا کریں، اور ہفتہ میں تین دن خوشخطی کی مشق کرائیں۔

(ج) روزانہ اسلامی تعلیم وآداب کی کوئی مختصر بات ان کو بتائی جائے جس کو درجہ ہی میں بیٹھ کر تھوڑی دیر یاد کیا کریں۔

(د) چھٹی سے قبل تپائی اور ٹاٹ اپنے سامنے اچھی طرح سلیقہ سے رکھا دیا کریں۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

انتظامی اور تعلیمی امور کے سلسلہ میں جملہ مدرسین کو چند ہدایات

شعبہ حفظ کے مدرسین کے لئے اہم ہدایات

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ ان امور ذیل کا لحاظ رکھیں۔

(۱) رخصت لینی ہو تو بذریعہ تحریر پہلے مطلع کریں اور اس میں رخصت کی مدت اور قسم بھی تحریر کر دیں، بغیر منظوری نہ جایا کریں، اس میں تعلیم کا بہت نقصان ہوتا ہے۔

(۲) بغیر ضرورت رخصت نہ لیں کام ہونے پر فوراً مدرسہ حاضر ہوجایا کریں۔

(۳) گھنٹی ہونے پر جلد اپنی درسگاہ میں پہنچ کر تعلیم شروع کردیں، بعض حضرات کافی دیر میں تشریف لاتے ہیں، اتفاقی طور پر کوئی عذر پیش آجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، مگر اس کی اطلاع تحریری (طور پر) دفتر میں ہوجانی چاہئے۔

(۴) گھنٹی سے پہلے دونوں وقت رجسٹر حاضری میں دستخط کردیا کریں، بعض حضرات کے دستخط پچھلے ماہ کے باقی ہیں۔

(۵) مدرسہ کا جو حساب جن جن حضرات کے ذمہ ہو اس کو ہر ماہ تنخواہ میں سے کچھ رقم دے کر ادا کرتے رہیں۔

(۶) تمام مدرسین قرآن پاک کی صحت کا اہتمام کریں، خصوصاً جو حضرات ناظرہ یا حفظ کی تعلیم دیتے ہیں ان کے لئے تجوید ضروری ہے جب وہ خود تجوید سے نہ پڑھیں گے تو طلبہ کس طرح پڑھ سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ طلبہ قرآن پاک بہت غلط پڑھتے ہیں میں نے کئی بار اس کی طرف توجہ دلائی مگر اب تک اس پر عمل صحیح طور پر نہیں ہوا۔ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے۔

احقر صدیق احمد

۴ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

رجسٹر حاضری پر دستخط کی ترغیب

تمام حضرات مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ یکم ربیع الاول سے رجسٹر حاضری پر سب حضرات دستخط کیا کریں، اگر رخصت لینی ہو تو بذریعہ درخواست منظور کرائیں اسی حساب سے مشاہرہ کا حساب لگایا جائے گا۔

مدرسہ کے قوانین اور ضوابط کو پھر سے ملاحظہ فرمالیں، اس میں رخصت کے ضوابط موجود ہیں، یہ قوانین مظاہر علوم سہارنپور اور دارالعلوم دیوبند کے قوانین کے مطابق ہیں۔

صدیق احمد

یکم ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

درجوں میں وقت پر جانے اور اسباق کی پابندی کیجئے

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ اسباق کا بہت لحاظ رکھیں اس میں ناغہ نہ ہو، روزانہ وقت پر اپنے اپنے درجہ میں پہنچ جائیں، مدرسہ کے اوقات میں تو کم از کم اس کا خیال رکھا کریں۔

بعض مدرسین آدھ گھنٹہ گذر جاتا ہے اس وقت درجہ میں پہنچتے ہیں، میری غیر موجودگی میں یہ عام شکایت ہے کہ وقت کی پابندی نہیں کی جاتی لڑکے درجہ سے غائب رہتے ہیں، اس پر نظر نہیں رہتی کہ کون لڑکا ہے کون نہیں۔ ایسی حالت میں تعلیم کا جو حشر ہوگا وہ ظاہر ہے، اس مدرسہ میں مدرسین کے اندر جو بات پہلے تھی وہ سب ختم ہوتی جارہی ہے، جس سے بہت صدمہ ہے۔

صدیق احمد

۸ر ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

وقت پر دستخط کیجئے ورنہ غیر حاضری سمجھی جائے گی

طلبہ کی حاضری سبق سے پہلے لیا کیجئے

تمام حضرات مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رجسٹر حاضری میں دستخط وقت پر کیا کریں، اور جہاں رجسٹر رکھا جاتا ہے وہاں آکر کریں، دستخط کرنے کے بعد وقت بھی لکھا کریں، رجسٹر پر اگر دستخط نہ ہوئے تو غیر حاضری سمجھی جائے گی۔

نیز طلبہ کا رجسٹر حاضری مکمل کر کے ہر ماہ کی آخری تاریخ میں احقر کے پاس بھیج دیا کریں، طلبہ کی حاضری روزانہ ہر سبق سے قبل لی جایا کرے۔

احقر صدیق احمد

یکم محرم الحرام ۱۳۸۷ھ

مدرسین کو تین اہم اطلاعات

(۱) تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رجسٹر حاضری میں دستخط دونوں وقت کی پابندی کے ساتھ کر دیا کریں، اور وقت بھی لکھ دیا کریں۔

(۲) جن حضرات کے پاس طلبہ کا رجسٹر حاضری نہ ہو وہ آ کر لے لیں، اور پابندی سے طلبہ کی حاضری سبق شروع ہونے سے پہلے لے لیا کریں۔

(۳) ناشتہ کی چھٹی کے بعد مدرسین دیر میں آتے ہیں طلبہ ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں، اس کا لحاظ رکھا جائے۔

صدیق احمد

۱۳رذیقعدہ ۱۳۹۸ھ

غیر حاضر طلبہ کا نام لکھ کر دفتر میں بھیج دیا کریں

تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ اسباق سے پہلے حاضری لیا کریں، جو طالب علم غیر حاضر ہو اس کا نام لکھ کر دفتر میں بھیج دیا کریں، اس کا اہتمام ہونا چاہئے، جن کے پاس رجسٹر نہ ہو آج ہی دفتر سے لے کر تمام طلبہ کا نام درج کرلیں۔

صدیق احمد غفرلہ

۷رذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

حاضری کا رجسٹر دفتر پہنچا دیا کریں

تمام عربی درجات کے مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ روزانہ حاضری رجسٹر جناب مولانا نفیس اکبر صاحب مدظلہ العالی (صدر مدرس) ناظم تعلیمات کے پاس بھیج دیا کریں، معلوم ہوا ہے کہ پابندی سے رجسٹر صرف درجہ حفظ اور پرائمری کے جاتے ہیں، عربی درجات کے مدرسین

پابندی سے رجسٹر نہیں بھیجتے۔

صدیق احمد

۲۱/ذوقعدہ ۹۶ھ

مدرسہ کے اوقات میں مدرسہ میں رہیں

(۱) تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ کے اوقات میں مدرسہ میں موجود رہیں، طلبہ کو پچھلا کہلائیں، اپنی نگرانی میں تکرار کرائیں، اس کے علاوہ مدرسہ میں اور بھی بہت سے کام ہیں ان کو انجام دیں۔

احقر صدیق احمد

۱۷/رجب ۱۳۹۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲) تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب تک تعلیم شروع نہیں ہوتی، اس وقت تک مدرسہ کے کاموں میں اپنا وقت صرف کریں۔

جو حضرات مدرسہ کے کام سے باہر تشریف لے گئے تھے وہ اپنی رسید کو دفتر میں جمع کرا دیں، باقی حضرات دفتر کے کاموں میں مدد کریں، رسیدیں وغیرہ مل کر درج کرادیں، تاکہ یہ کام جلدی ختم ہو جائے۔

صدیق احمد

۱۴/شوال ۹۷ھ

مقررہ وقت کے مطابق دفتر میں آکر کام کیا کیجئے

جناب مولوی......... مولوی.................. مولوی.........

السلام علیکم

دفتر کے لئے جو گھنٹے آپ کے خالی کئے گئے ہیں ان میں پابندی سے آکر کام کیا کیجئے،

بہت نقصان ہورہا ہے، آپ لوگ ان باتوں کا خیال نہ کریں گے تو کون کرے گا، جو کام آپ لوگوں کے ذمہ ہے وہ کون کرے گا، مولوی.......... کے محمد.......... کے اسباق کے لئے کچھ گھنٹے خالی کیے گئے تھے، اب.......... نہیں پڑھتے ان میں دفتر کا یا کتب خانہ کا کام کردیا کریں۔

صدیق احمد

تعلیم کے اوقات میں ذاتی کام نہ کریں

تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ بغیر کسی مجبوری کے تعلیم کے اوقات میں اپنا ذاتی کام نہ کیا کریں، اس میں بہت وقت صرف ہوجاتا ہے، لڑکوں کو تو حیلہ مل جانا چاہئے تھوڑی دیر کا بھی کام ہوتا ہے تو کافی وقت لگا دیتے ہیں۔

احقر صدیق احمد

۲۲/صفر ۱۳۸۶ھ

مدرسین کو متفرق ہدایات وتنبیہات

تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ امور ذیل کا لحاظ رکھا کریں۔

(۱) صبح اور شام کی گھنٹی کے بعد پندرہ منٹ سے زیادہ تاخیر آنے میں نہ کریں، اس میں طلبہ کا بہت نقصان ہوتا ہے۔

(۲) جو طلبہ غیر حاضر ہوں ان کی اطلاع احقر کو روزانہ کردیا کریں، میں نے گشتی کاپی اسی لئے دی تھی، مگر اس پر بالکل عمل نہیں ہوتا۔

(۳) سبق پڑھانے میں پوری توجہ کے ساتھ کام لیں جو طالب علم ناظرہ کا اردو میں کمزور ہو اس کو اپنے سامنے کئی بار کہلا دیا کریں۔

(۴) حفظ اور ناظرہ میں دو سبق سنے بغیر سبق نہ پڑھائیں۔

(۵) اوابین میں ہر مدرس اپنے اپنے طلبہ کی نگرانی رکھے، جو نہ پڑھے اس کو تنبیہ کریں۔

(۶) پچھلی کتابیں اور پارے اچھی طرح یاد کرائے جائیں، اسی طرح حساب وغیرہ میں ان پر محنت کی جائے۔

(۷) تعلیم کے درمیان بغیر کسی مجبوری کے طلبہ کو اپنے ذاتی کام میں نہ لگایا جائے۔

احقر صدیق احمد

۲۰ر ج ار ۱۳۸۶ھ

بعد مغرب نگرانی کے سلسلہ میں اختیار

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بعد مغرب جو تعلیم ہوتی ہے اس میں نگرانی کے لئے کسی کو پابند نہیں کیا جاتا جو لوگ کچھ دیر کے لئے کبھی کبھی آتے رہے ہیں ان کو بھی نہ آنے کی اجازت ہے، جو کام ہو خوش دلی کے ساتھ ہو اسی میں خیر و برکت ہے، اپنے پر جبر کر کے کوئی کام کیا گیا تو اس میں نہ تو مدرسہ کا فائدہ اور نہ ان کو آخرت میں اجر۔

میں نے تو ان کی تعلیم میں بھی کسی کو آج تک پابند نہیں کیا۔ رات کی تعلیم میں کیا پابند کروں گا۔ ۲۹ر ربیع الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین درجات حفظ سے گذارش ہے کہ جو حضرات بعد فجر اور بعد مغرب نگرانی کے لئے وقت دے سکتے ہوں وہ اپنے نام درج فرمادیں، اور صراحت کے ساتھ تحریر فرمادیں کہ دونوں وقت نگرانی کریں گے یا صرف ایک وقت۔

صدیق احمد

۴ر ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ

حفظ و ناظرہ کے مدرسین سے گذارش ہے کہ جن حضرات نے صبح اور شام نگرانی کی ہے اس کے ایام لکھ کر بھیج دیں اور دستخط کر دیں۔

صدیق احمد

۲۸ر محرم ۱۴۰۵ھ

طلبہ کی نگرانی کا معاوضہ

حضرت اقدس نے بعد مغرب طلبہ کی نگرانی کے لئے مدرسین کو تاکید فرمائی تھی، اور اس وقت کی نگرانی کا وظیفہ بھی علیحدہ مقرر فرمایا تھا، لیکن ایک مدرس جن کی ذمہ داری بعد مغرب نگرانی کرنے کی تھی وہ فرماتے تھے کہ میں معاوضہ لئے بغیر پابندی سے نگرانی کروں گا، کچھ کام تو فی سبیل اللہ ہونا چاہئے، تھوڑی ہی دیر قرآن مجید کی خدمت بلا معاوضہ ہو جائے، الغرض وہ معاوضہ لینے کو تیار نہ تھے، اور دل کا چور یہ بھی تھا کہ جب معاوضہ نہ لیں گے تو اختیار میں ہوگا جب جی چاہے گا تو آئیں گے ورنہ نہیں۔

حضرت نے فرمایا، یہ قرآن مجید کی خدمت کا معاوضہ نہیں ہے، قرآن مجید کی خدمت کا معاوضہ کون دے سکتا ہے، ساری دنیا مل کر بھی نہیں دے سکتی، اس کے بعد حضرت نے ان مدرس کے پاس مندرجہ ذیل رقعہ ارسال فرمایا۔

"میں نے پہلے بھی آپ سے کہا تھا کہ نگرانی کے سلسلہ میں مدرسہ سے کچھ دیا جائے گا، اس لئے آپ اپنی رخصت کا حساب لگا کر ایام لکھ دیں، ہر ماہ کا حساب ہونا چاہئے، شروع سے لے کر اب تک کا حساب تحریر کر دیجئے، آج ہی سب ادا ہو جائے، مجھے سفر میں جانا ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ فکر دور ہو، جو لوگ مغرب بعد نگرانی کرتے ہیں ان سب کو دیا جائے گا، تنہا آپ ہی کو نہیں۔"

صدیق احمد

اپنی نگرانی میں طلبہ کو اوابین پڑھانے کی پابندی ضروری ہے

درجات حفظ اور ناظرہ کے تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سب کے لئے اس کی اجازت ہے کہ وہ اوقات ذیل میں طلبہ کی نگرانی اور ان کے اسباق سنا کریں، اس کا معاوضہ حسب ذیل شرح کے ساتھ دیا جائے گا۔

بعد فجر	۷/- ماہوار
بعد مغرب	۱۳/- ماہوار

اس کے علاوہ مغرب کے بعد اوابین [1] پڑھانے اور قبل فجر اپنے اپنے درجہ کے طلبہ کو اٹھا کر ہال میں پڑھانے کے لئے بھیجنے کی پابندی یہ تمام مدرسین کے فرائض میں سے ہے، آپ لوگ اگر ان تمام امور کا لحاظ رکھیں گے، تو طلبہ محنت کر سکتے ہیں، ورنہ ان کا وقت ضائع ہوگا۔

صدیق

۸/ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ

بعد مغرب نگرانی کی سخت تاکید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام درجات حفظ اور ناظرہ کے مدرسین سے گذارش ہے کہ الحمد للہ ان درجات میں جتنے طلبہ یہاں رہتے ہیں اتنے شاید ہی ہندوستان کے کسی مدرسہ میں ہوں، لیکن چند مدرسین کے علاوہ ان درجات میں بہت سست کام کر رہے ہیں، جیسی محنت ہونی چاہئے، وہ نہیں ہوتی، اس لئے درخواست ہے کہ آئندہ سال یعنی ماہ شوال سے مدرسہ کھلنے کے بعد سے ان درجات کے تمام مدرسین مغرب کے بعد سے عشاء تک اپنی نگرانی میں اپنے اپنے درجات کے لڑکوں کو پڑھنے میں پابند کریں اور حاضری لیا کریں، جو لڑکا کمزور ہے اس وقت اس کا سن لیا کریں، دن میں جس نے نہ سنایا ہو اس وقت اس کا سنا کریں، اس کا ہر ایک مدرس کا معاوضہ دیا جائے گا، میں بہت پریشان ہو کر اور ہر تدبیر سے عاجز ہونے کے بعد یہ تحریر کر رہا ہوں، جو مدرس اس کی پابندی نہ کر سکے اس کو تعلیمی کام میں نہ رکھا جا سکے گا، اگر گنجائش ہوئی تو کوئی دوسرا کام سپرد کر دیا جائے گا، ورنہ مجبوری ہے۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۸/شعبان ۱۴۰۵ھ

---

[1] حضرت کے مدرسہ کا معمول ہے کہ بعد مغرب طلبہ سے اوابین میں قرآن پاک پڑھنے کی تاکید کی جاتی ہے، جو طلبہ حافظ قرآن ہوں خواہ عربی درجات کے ہوں یا حفظ درجہ کے ان کے لئے ایک پارہ پڑھنے کی ہدایت کی جاتی ہے، اور درجہ حفظ کے طلبہ کے لئے سبق کا پارہ یا نصف پارہ پڑھنے کی تاکید کی جاتی ہے، درجہ حفظ کے استاد کی ذمہ داری ہے کہ اپنی نگرانی میں اپنے درجہ کے تمام طلبہ سے اوابین پڑھوائے ہر لڑکا انفرادی طور پر ہلکی آواز سے پڑھے۔

مدرسہ کا تعلیمی معیار مدرسین پر موقوف ہے

بعد مغرب طلباء کی نگرانی کے سلسلہ میں مدرسین کو ہدایات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درجات حفظ وناظرہ کے تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ مغرب کے بعد اوابین سے فراغت کے بعد کھانے سے جلد فارغ ہوکر عشاء کی اذان تک اپنے اپنے درجے کے لڑکوں کی نگرانی کیا کریں، حاضری کے اعتبار سے ہر شخص کو مبلغ پچاس روپیہ ماہوار پیش کیا جائے گا، اس کی پابندی کریں، تعلیم کا معیار بہت کمزور ہوتا جارہا ہے، آپ حضرات اس کی فکر کریں۔

مدرسہ نے آپ کے ذمہ طلبہ کردیئے ہیں، ان کی زندگی کے بننے اور بگڑنے کا مسئلہ آپ پر ہے اس کا بڑا اجر ملے گا، آپ کوتاہی کریں گے خدا کے یہاں حساب دینا ہوگا، میں یہ کام اب بالکل نہیں کرسکتا، وقت نہیں ورنہ اتنی ضرورت نہ ہوتی، ہر مدرسہ میں تعلیم کا معیار مدرسین پر موقوف ہے، کوشش کیجئے کہ لڑکے اچھے نکلیں، مجھے اس سلسلہ میں کئی سال سے آپ حضرات کی خوشامد کرنی پڑرہی ہے مگر نظام نہیں چل پاتا، ایک رجسٹر ہوگا، جو درجہ حفظ کے مدرسین کے پاس رہے گا، اس میں حاضری کے دستخط کردیا کیجئے، ایک مہینے کے بعد دوسرے مدرس کی ذمہ داری میں رہے گا، تاکہ اس طرح باری باری سے ہر ایک دستخط کرانے کا ذمہ دار ہوگا، آپ حضرات دیانت داری سے کام کریں، اس میں آپ کا مدرسہ کا فائدہ ہے، مجھے بار بار اب نہ لکھنا پڑے، ماہ ربیع الاول کی آج پہلی تاریخ ہے آج ہی سے دستخط شروع کردیجئے۔

صدیق احمد

مغرب کے بعد طلبہ کی نگرانی لازمی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین درجہ حفظ وناظرہ سے گذارش ہے کہ ماہ شعبان میں ایک اطلاع آپ

حضرات کو دی گئی تھی کہ ماہ شوال سے ہر مدرس مغرب کے آدھ گھنٹہ بعد سے عشاء کی اذان تک اپنے اپنے درجہ کی نگرانی کریں، لیکن اس پر عمل نہیں ہو رہا اس وجہ سے مجبوراً پھر یہ تحریر لکھنی پڑی کہ بعد فجر تو اختیار ہے درجہ میں بیٹھیں یا نہ بیٹھیں لیکن بعد مغرب اس کی پابندی ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔

کئی سال سے دیکھ رہا ہوں کہ لڑکوں کا وقت ضائع ہوتا ہے، اکثر لڑکے غیر حاضر رہتے ہیں، دو تین مدرس کے بس کی بات نہیں ہے، اس کا معاوضہ ہر ایک کو پندرہ روپیہ ماہوار کے حساب سے دیا جائے گا جو مدرس اس کی پابندی نہ کرے گا اس کو سالانہ ترقی نہ مل سکے گی۔

پہلے تنخواہ کم تھی کام زیادہ ہوتا تھا، بغیر معاوضہ کے خارج میں طلبہ کے ساتھ محنت کی جاتی تھی، اب تنخواہ میں اضافہ ہوتے رہنے کے بعد وہ بات نہیں ہے۔ اس تحریر کو پڑھنے کے بعد دستخط کر دیں اگر نامنظور ہو تو اس کی بھی تحریری اطلاع کر دیں۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

یکم ذوقعدہ ۱۴۰۵ھ

طلبہ کے تعلیمی نقصان کا احساس اور مدرسین کو تنبیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین درجات حفظ و ناظرہ سے گذارش ہے کہ سب حضرات علاوہ حکیم[1] صاحب کے صبح بعد فجر اور مغرب سے عشاء تک اپنے اپنے درجہ کے لڑکوں کو لے کر بیٹھا کریں، ان کی نگرانی کریں، اور دن میں جو کام نہ ہوا ہو اس کو پورا کریں، کمزور لڑکوں کو یاد کرائیں، اس کا معاوضہ دیا جائے گا، تعلیم کا بہت نقصان ہو رہا ہے۔

مدرسہ طلبہ پر اتنا خرچ کر رہا ہے اور اس کا نفع جیسا ہونا چاہئے نہیں ہو رہا۔ یہی مدرسہ تھا جس میں دن رات مدرسین محنت کرتے تھے اور اس کا کچھ بھی معاوضہ نہ لیتے تھے اب معاوضہ پر بھی

[1] حکیم صاحب درجہ حفظ کے معمر استاد تھے جو پیروں سے معذور تھے۔

کرنے کے لئے تیار نہیں جب مدرس پابندی نہ کرے گا تو طلبہ کیا کریں گے، میرے پاس وقت نہیں ہے ورنہ میں تنہا یہ کام کر لیتا۔

صدیق احمد

۱۳ محرم ۱۴۰۵ھ

درجہ حفظ کے مدرسین کو چند تنبیہات واصلاحات

(۱) ناظرہ کے تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ پہلی گھنٹی ہونے کے بعد ہی احقر کے پاس آ کر قرآن پاک کی مشق تجوید کے ساتھ کر لیا کریں اور اسی کے مطابق لڑکوں کو پڑھائیں، ناظرہ کے لڑکے بہت غلط قرآن پڑھتے ہیں۔

(۲) بعد مغرب آ کر اپنے اپنے درجہ کے لڑکوں کو یاد کرا دیا کریں اس کے بعد تشریف لے جائیں، پورے وقت بیٹھنے کی پابندی نہیں ہے[1] لیکن ان کا سننا اور یاد کرانا ضروری ہے۔ آپ لوگ خود خیال کریں میں اتنے لڑکوں کا کس طرح سن سکتا ہوں، سننا تو در کنار نگرانی تک نہیں کر سکتا۔

(۳) کئی بار زبانی بھی عرض کر چکا کہ دینی مدارس میں رہ کر آدمی علمی اور عملی ترقی اگر نہ کر سکا تو ایسی جگہ رہنے سے کیا فائدہ۔ روپیہ تو اس سے زائد کسی اور کام میں حاصل کر سکتا تھا، خود سوچئے اگر آپ لوگ اب تک دینی اور درسی کتابوں کا مطالعہ کرتے اور دریافت کرتے رہتے تو کیسی استعداد ہوتی۔ معلوم نہیں کیوں ادھر رجحان نہیں ہو رہا۔ میں تو نہیں سمجھتا کہ آپ حضرات کا وقت کسی علمی مشغلہ میں صرف ہوتا ہو۔

صدیق احمد

۲۲ صفر ۹۱ھ

ہدایات برائے درجہ ناظرہ و پرائمری

(۱) بغدادی قاعدہ جب تک ختم نہ ہو روزانہ شروع سے سبق تک استاد اپنی نگرانی میں سنا کرے۔

[1] یہ ابتداء میں تھا بعد میں بعد مغرب پورے وقت کی نگرانی لازمی قرار دی گئی۔

(۲) سبق ہجے لگا کر پڑھایئے اور حروف شناسی کی مشق کرایئے۔

(۳) کوشش کرکے اس طرح پڑھایئے کہ قاعدہ ختم ہونے تک طالب علم خود سے ہجے کرنے لگے۔

(۴) پارہ عم پورا ہجوں کے ساتھ پڑھایا جائے، اور جس سورۃ میں سبق ہو روزانہ اس کو سنا جائے۔

(۵) پارہ عم کے بعد والے پارے جب شروع ہوں تو جس رکوع میں سبق ہو وہ رکوع روزانہ سنا جائے۔

(۶) جمعرات کو بعد مغرب اور جمعہ کو صبح پچھلے پارے ترتیب سے سنا کریں۔

(۷) تجوید کا خاص اہتمام کیا جائے۔ (یعنی ہر ہر لفظ کو اس کے مخرج کے مطابق مشق کرائی جائے)

(۸) طالب علم کو برابر ہدایت کی جائے کہ سبق مطالعہ سے نکال کر لایا کرے۔

(۹) عشاء سے قبل تک ہر مدرس اپنے درجہ کے طلبہ کا دن والا سبق سن لے، اگر یاد نہ ہو تو اپنی نگرانی میں یاد کرادے، اگر کسی وجہ سے کوئی مدرس نہ آسکے تو دوسرے کو ذمہ دار بنادے۔

(۱۰) نماز کی عملی مشق برابر کرائی جائے۔

احقر صدیق احمد

۱۲ر محرم ۱۳۸۴ھ

درمیانی چھٹی (انٹرول) ختم کردی جائے

پرائمری درجات کے تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ ناشتہ کی چھٹی ختم کردیں، اس میں طلبہ بہت دیر میں آتے ہیں، صبح بھی آنے میں دیر ہوجاتی ہے، تعلیم کا بہت نقصان ہوجاتا ہے، جس طرح درجہ حفظ میں نظم ہے ویسا ہی رکھا جائے، لڑکوں کو تاکید کردی جائے کہ قرآن پاک کے ساتھ اردو کی کتابیں، کاپیاں، تختی وغیرہ لے کر آیا کریں، درمیان میں بالکل آنے کی اجازت نہ دیں۔

صدیق احمد

۷ر محرم ۱۳۹۲ھ

شعبۂ ناظرہ کے مدرسین کے لئے اہم ہدایات

(۱) پرائمری درجات کے مدرسین طلبہ پر محنت کریں، پچھلا سبق سن کر پڑھایا کریں۔

(۲) املاء زبانی لکھائیں۔

(۳) سخت الفاظ کے معانی بتائیں۔

(۴) روزانہ ایک حدیث زبانی یاد کرائیں۔

(۵) دعائیں یاد کرائیں۔

(۶) دونوں وقت مینٹل (مشق) ہو ایک وقت نماز و دعا کا اور دوسرے وقت گنتی پہاڑے کا۔

(۷) اس درجہ میں بھی بری کوتاہی ہو رہی ہے جس سے طلبہ کے اندر نہ تو اردو اچھی طرح پڑھنے کی استعداد ہوتی ہے اور نہ لکھنے کی۔ آدمی جس شعبہ میں ہو اس میں ترقی کر کے دکھائے۔

احقر صدیق احمد

۱۵ر جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ

حفظ کی سند

ایک طالب علم جس نے کسی زمانہ میں یہاں مدرسہ میں حفظ قرآن پاک کی تکمیل کی تھی اور اب کسی مدرسہ میں مدرس تھے، انہوں نے خط لکھا کہ ہمارے مدرسہ کے مہتمم صاحب حفظ کی سند مانگ رہے ہیں، گذارش ہے کہ ارسال فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

حفظ کی سند چھپی ہوئی نہیں ہے۔ مدرسہ کے پیڈ پر لکھ کر بھیجی جاسکتی ہے۔ آپ پسند کریں تو مطلع فرمائیں۔

صدیق احمد

باب ۱۰

طلبہ کی سخت پٹائی کرنے کی ممانعت

آج ذرا سی اور معمولی بات پر طلبہ کی سخت پٹائی ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ دشمن قبضہ میں آگیا ہے جس سے جی بھر کر انتقام لینا ہے۔

حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ نے تو سبق یاد نہ ہونے پر بھی استاد کے مارنے کو منع فرمایا ہے، چنانچہ خانقاہ میں سخت تاکید تھی کہ کوئی استاد طالب علم کو نہ مارے، اس کی اطلاع تعلیم کے ذمہ دار کو دی جائے، وہ مناسب سزا تجویز کرے گا، استاد کی طرف سے طالب علم کے دل میں اگر تکدر ہو گیا تو پھر اس کو فیض نہیں ہو سکتا، نیز بسا اوقات مارنے سے بھی اجتناب نہیں کرتے، حالانکہ حدیث پاک میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

مارنے والے اس پر غور کریں کہ ہم اپنے بارے میں کیا چاہتے تھے۔ کیا طالب علمی کے زمانہ میں ہماری بھی خواہش رہی ہے کہ روزانہ بدن پر چھڑیاں اور قمچیاں لگائی جائیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر شاگرد کے لئے کیوں پسند کیا جا رہا ہے؟ حدیث پاک میں آیا ہے "لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ"۔

اس وقت تک کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کے اندر یہ بات نہ ہو کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(آداب المعلمین ص ۱۳)

طلبہ کو مارنے کی ممانعت

درجہ حفظ و ناظرہ کے تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ امور ذیل کا لحاظ رکھیں۔

(۱) لڑکوں کو مارا نہ جائے اس کو اکابر نے بالکل پسند نہیں کیا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بڑی

تاکید کے ساتھ اس کی ممانعت کرتے تھے، شفقت اور محبت سے پڑھایا جائے، اس کا اثر بہت اچھا ہوتا ہے، (طالب علم) ایک وقت میں اگر نہ سنا سکے تو دوپہر کی چھٹی صرف کھانا کھانے کی دی جائے اس کے بعد پھر اس کو پڑھنے بٹھا دیا جائے، اس قسم کے کند ذہن لڑکوں کو بلا کر برابر سمجھایا جائے اور توجہ دلائی جائے کہ اچھی طرح محنت کرو، اس قسم کے لڑکوں کا حال مجھے بھی بتایا جائے، مشورہ سے جو کچھ طے ہو اس پر عمل کیا جائے، مارنے سے ذہن اور دماغ پر بھی اثر پڑتا ہے، ظاہر ہے کہ یہاں ان کے والدین نہیں۔ وہ مارے گئے تو ان کو کوئی تسلی دینے والا نہیں، اس میں ان کی طبیعت رنجیدہ ہوگی اور ایسی حالت میں سبق کیا یاد کریں گے، ہم ہی لوگ ان کے سب کچھ ہیں، اولاد کی طرح ان کو سمجھنا چاہئے، اس کی بڑی ذمہ داری ہے۔ آخر قیامت میں ہم سب سے بھی تو سوال ہوگا کہ اس ذمہ داری کو کس طرح پورا کیا۔ مدرسہ میں سب ہی کو محنت کرنی ہے اور اپنا کام سمجھ کر کرنا ہے۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۲۲/ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ

طلبہ کو مارنے کی وجہ سے سخت ناراضگی

میں نے کل اطلاع کی تھی اور درجہ پرائمری اور حفظ کے مدرسین نے اس پر دستخط بھی کئے لیکن اس پر بالکل عمل نہیں کیا، اور آج پھر طلبہ کو مارا گیا۔

اچھی طرح آپ اس کو ذہن نشین کرلیں کہ میں بالکل بھی آپ حضرات کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا، آپ حضرات کی مار حد سے تجاوز کرتی جارہی ہے، میں آج سے یہ شکایت نہ سنوں، اس کو آپ لوگ پھر سے پڑھ لیں اور اس پر عمل کریں، کیا شفقت کے ساتھ نہیں پڑھایا جاسکتا۔ آپ بھی پڑھتے رہے ہیں، آپ لوگوں کو کتنا مارا گیا؟ اور کیا اس کو پسند کرتے رہے ہیں؟ بار بار کہنے پر بھی آپ لوگ اثر نہیں لیتے، لڑکے خاک یاد کریں گے جب آپ لوگوں کے پاس جاتے ہوئے اس طرح ڈریں گے جیسے شیر کے سامنے بکری، استاد کے اندر باپ جیسی شفقت ہونی چاہئے، بڑے تعجب کی بات ہے کہ کل ہی دستخط کئے اور ایک دن بھی عمل نہ کیا۔

صدیق احمد

طلبہ کی پٹائی کرنے پر تنبیہ

حضرت کے مدرسہ میں ایک مدرس طلبہ پر بڑی سختی کرتے اور ان کی بہت پٹائی کرنے کی عادت تھی، ایک طالب علم کی سخت پٹائی کی تھی، حضرت نے ان کے پاس مندرجہ ذیل رقعہ ارسال فرمایا۔

عزیزم مولوی........ مارنے میں خیال رکھنا چاہئے، طالب علم کو تنبیہ کی جائے، زیادہ مارنا مفید نہیں۔ اپنے لئے جو پسند ہو دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرے، حضرت تھانویؒ اور بزرگوں نے بہت سختی سے منع کیا ہے۔

طالب علم پر شفقت کرنی چاہئے اور اپنی اولاد کی طرح سمجھنا چاہئے، اس سے کینہ اور بغض نہیں رکھنا چاہئے، مجھے عام طور پر مدرسین کی یہی شکایت ملتی ہے کہ بغض رکھتے ہیں، جس کے پیچھے لوگ پڑتے ہیں بری طرح پڑتے ہیں۔

ایک وقت تنبیہ کی دوسرے وقت شفقت اور پیار سے اس کو بلا کر سمجھا دیا۔ درجہ حفظ کے اکثر مدرسین طلبہ پر بہت سختی کرتے ہیں اسی وجہ سے لڑکے درجہ سے بھاگتے ہیں۔

صدیق احمد

ایک معلم کے طلباء کو مارنے پر تنبیہ

حافظ........صاحب

السلام علیکم

اس طرح مارنا چاہئے؟ کوئی بات تھی تو مجھ سے کہتے، کئی بار آپ یہ حرکت کر چکے ہیں، مجھے اس سے سخت تکلیف ہے، آپ آئندہ کسی طالب علم کو نہ ماریئے، مجھ سے شکایت کیجئے۔

صدیق احمد

طلبہ کو نرمی سے سمجھاتے رہئے

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے طلبہ کی بدحالی و بدشوقی تحریر فرمائی اور مایوس کن

حالات لکھے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

بد شوقی طلبہ میں عام ہوتی جارہی ہے، آپ کوشش کیجئے، بجائے مارنے کے نرمی سے سمجھائیے اوران کو رغبت دلاتے رہیے، انہیں حالات میں کام کرنا ہے، تقریباً سب ہی جگہ کا یہ حال ہے مایوس نہ ہوں۔

صدیق احمد

باب ۱۱

طلبہ کی تربیت

منتظمین واساتذہ کے لئے اہم ہدایات

اہتمام کے ذمہ دار اساتذہ کرام سے تنہائی میں ادب کے ساتھ گذارش کرتے رہیں کہ وہ خود بھی شریعت کی پابندی کریں اس کا طلبہ پر بہت اثر پڑتا ہے، اساتذہ کی معمولی کوتاہی طلبہ کے لئے بڑی گمراہی کا باعث ہوتی ہے، مثلاً اگر اساتذہ جماعت کے پابند نہیں تو طلبہ نماز ہی فوت کریں گے، اساتذہ میں اگر تنعم اور عیش پرستی کا جذبہ ہوگا تو طلبہ اس سے زیادہ کا منصوبہ بنائیں گے، اساتذہ کی وضع قطع صالحین کے طریقہ کے خلاف ہوگی تو طلبہ کے لئے بری نظیر ہوگی۔

صدیق احمد

طلبہ کے سامنے ایسی باتیں نہ کرنا چاہئے جس سے منتظمین مدرسہ اور دوسرے اساتذہ سے بدگمانی ہوتی ہو

اساتذہ کو چاہئے کہ مدرسہ کے نظم اور اس کے مہتمم وارکین اور دوسرے اساتذہ کی خرابیاں طلبہ کے سامنے نہ بیان کریں، اگر وہ چیزیں واقعی قابل اصلاح ہیں تو ذمہ دار حضرت کو دیانتداری اور خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دے دیا کریں تاکہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی اصلاح کردیں، طلبہ کے سامنے اس قسم کی چیزیں لانے ہی کا نتیجہ ہے جو اسٹرائک کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، تجربہ تو یہی بتاتا ہے کہ طلبہ کے ذریعہ جو فساد مدارس میں رونما ہوتا ہے اس کی پشت پناہی کرنے والا مدرسہ کا کوئی مدرس ہوتا ہے۔

غیبت، کسی کی پردہ دری، افتراق بین المسلمین تو ہر ایک کے لئے ناجائز اور حرام ہے، تو پھر علماء اور مقتدایان دین کے لئے یہ کس طرح جائز ہوں گی، مدارس میں جب اس قسم کی بہت سی خرابیاں آجاتی ہیں اور اساتذہ ایک دوسرے کی برائی میں لگ جاتے ہیں تو اس کا اثر طلبہ اور عوام پر بہت برا پڑتا ہے، پھر جب وہ درس اور وعظ میں ان معائب (یعنی غیبت وغیرہ) کی برائیاں اور ان پر وعید بیان کرتے ہیں تو ان کی اس لفاظی کا کسی کے دل پر اثر نہیں ہوتا اور فوراً ان کے کارنامے آئینہ بن کر لوگوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

علامہ شعرانیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ہم سے عہد لیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص ہمارے سامنے ہمارے ہم عصر کی تعریف کرے تو ہم بھی اس کی تعریف اور مدح میں موافقت کریں اور اس میں میخ نہ نکالیں خواہ وہ ہم پر اعتراض ہی کرتا رہتا ہو، کیوں کہ جب ہم بجائے اس کی برائی اور اعتراض کرنے کی تعریف کریں گے تو جلد ہی وہ اپنی حرکت سے باز آجائے گا۔ اور برائی کرنا چھوڑ دے گا، اس تدبیر سے ہم خود گناہ سے بچ جائیں گے اور اس کو بھی بچالیں گے، یہ عہد آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

ذرا اس زمانے کے علماء اور سالکین غور سے دیکھیں کہ اس پر کہاں تک عمل کیا جاتا ہے۔ افسوس صد افسوس یہ مرض مدارس اور خانقاہوں میں عام طور پر سرایت کرتا جارہا ہے، نتیجہ ظاہر ہے کہ جو دنیا میں سب سے بہترین مقامات تھے، آج وہی سب سے زیادہ شرور وفتن کے چشمے بنے ہوئے ہیں، جن کے بدبودار سوتے بہہ بہہ کر دنیا کو متعفن کررہے ہیں، اللہ پاک سب کی حفاظت فرمائے۔

(آداب المعلمین ص ۴۶)

طلبہ کی تربیت کا انتظام واہتمام ضروری ہے

تربیت کے لئے اکابر کے حالات سنانا بہت مفید ہے

استاد کو چاہئے کہ شاگرد کو اخلاق بد سے جہاں تک ہوسکے کنایۃً اور پیار کی راہ سے منع کرے، تصریح اور توبیخ کے ساتھ نہ جھڑکے، طلبہ کی تربیت کے لئے سلف صالحین کے واقعات اور

ان کی طالب علمی کے حالات سنانا بے حد مفید ہے، افسوس کہ مدارس میں اس کا اہتمام نہیں، حالانکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ طلبہ کی ہر قسم کی حالت درست کرنے میں یہ طریقہ بہت مؤثر ہے۔

راقم الحروف جب مدرسہ اسلامیہ فتحپور میں مدرس تھا اور مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں حضرت استاذی مولانا محمد زکریا صاحب قدوسیؒ تشریف لائے تو ایک مجلس میں احقر اور مولانا عبدالرحمٰن جامی مدظلہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ تم دونوں میرے شاگرد ہو اس لئے نصیحت کرتا ہوں کہ دوران سبق بھی خواہ کسی فن کی کتاب ہو طالب علم کے لئے اصلاح کی بات ضرور کیا کرو، اساتذہ اس کا خیال نہیں رکھتے جس سے عام طور پر طلبہ کی اخلاقی زندگی خراب ہوتی جارہی ہے۔

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانیؒ تحریر فرماتے ہیں ''اگر مدارس میں تربیت کے سلسلہ میں کم از کم یہی ہوتا کہ طلبہ میں دینی شغف پیدا کرنے کی طرف توجہ کی جایا کرتی اور دین کی قدر وقیمت ان کے دل ودماغ میں بٹھانے کی معمولی سی بھی کوشش ہوا کرتی تو یہ نہ ہوتا کہ چار چار چھ چھ سال ہمارے ان مدارس میں پڑھ کر جو لوگ درمیان میں چھوڑ کر کسی وجہ سے چلے جاتے ہیں تو عموماً یہی دیکھا جاتا ہے کہ وہ کوئی اثر لے کر نہیں جاتے۔

حضرت مولانا موصوفؒ نے تیس سال قبل کا یہ تجربہ بیان کیا ہے کہ بغیر تکمیل کے جو طلبہ مدرسہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں ان کے اندر علم دین کا کوئی اثر اس وجہ سے نہیں ظاہر ہوتا کہ ان کی صحیح تربیت نہیں کی گئی، لیکن اب تو تکمیل کے بعد اور دس پندرہ برس مدارس میں گذارنے کے بعد بھی علم کی خو بو ان میں کچھ نہیں آتی، حد یہ ہے کہ مسند درس پر فائز ہوجانے کے بعد بھی ان کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں ہوتا، اور ان کی اس کج روی سے طلبہ اور عوام پر جو برا اثر پڑتا ہے، اور اہل علم کی طرف سے جو نفرت ان کے کردار سے پیدا ہوتی ہے خدا کے یہاں اس کی گرفت کا ذرا بھی خوف نہیں پیدا ہوتا، نتیجہ جو کچھ ہے سامنے ہے کہ ایسے لوگوں سے اصلاح کیا ہوتی شر اور فتنہ کا جو دروازہ کھلتا ہے اس کا بند کرنا مشکل ہوجاتا ہے، یہ سب اسی بے توجہی کا خمیازہ ہے کہ مدارس میں عام طور سے تربیت کا لحاظ نہیں کیا جاتا، اساتذہ کرام قرأت خلف الامام، آمین بالجہر، رفع یدین وغیرہ مسائل پر تو کئی کئی دن تقریریں کرتے ہیں لیکن معائب اور نقائص کی برائیاں اور ان پر دین ودنیا کا خسارہ اور

جو محاسن وملکات اہل علم کے اندر ہونے چاہئیں ان کے حاصل کرنے کی ترغیب کے سلسلہ میں زبان تک نہیں ہلائی جاتی۔ (آداب المتعلمین ص ۳۸)

ہر حلقہ کے ذمہ دار اور نگراں کی ذمہ داری

ہر ہر حلقہ کے ذمہ دار حضرت کو پابند کیا جائے کہ ہر ہفتہ اپنے حلقہ کے مقیم طلبہ کے حالات پوری دیانت کے ساتھ اہتمام میں پیش کیا کریں، اس ذمہ داری کا پورا احساس ہو، اگر کوئی ذمہ دار اس ذمہ داری کو پورا نہ کرے تو فوراً بغیر کسی رعایت کے اس کو اس منصب سے علیحدہ کر کے دوسرے کو مقرر کیا جائے۔

صدیق احمد

طلبہ کی نگرانی وتربیت سب کی ذمہ داری ہے

(۴) طلبہ کی تربیت کے سلسلہ میں سب ہی حضرات کو خیال رکھنا چاہئے، کسی سے کسی قسم کی بدعنوانی ہو اس کو سمجھانا چاہئے، لڑکے شور کرتے ہیں دوڑ کر چلتے ہیں، نماز میں دیر سے پہنچتے ہیں، اذان کے بعد کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں، نگراں سے کچھ نہیں کہا جاتا، ایسی فضا بنانے کی کوشش کی جائے کہ طلبہ کے اندر اچھے اخلاق پیدا ہوں۔

احقر صدیق احمد

طلبہ کے ساتھ حسن اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرنا چاہئے

اساتذہ کو چاہئے کہ شاگردوں پر شفقت کرے اور ان کو اپنے بیٹوں کے برابر جانے، غصہ اور طیش میں آکر کبھی بچوں کو سزا نہ دے کیوں کہ کوئی حکیم غصہ میں بھرا ہوا مریض کے مرض کو ختم نہیں کرسکتا، غصہ میں دل قابو میں نہیں رہتا، جب استاد کا دل ہی قابو میں نہیں تو وہ شاگرد کو کیسے اپنے قابو میں لاسکتا ہے، اس میں تو اور خرابی کا اندیشہ ہے۔

تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ سخت کلمات کی بہ نسبت نرم کلمات زیادہ مؤثر ہوتے ہیں، یہ حماقت ہے کہ جس برتن میں آدمی کچھ ڈالنا چاہے پہلے ہی اس میں سوراخ کردے جب شاگرد کے دل کو اپنی سختی اور مار پیٹ سے چھلنی کردے گا تو اس میں خیر کی بات کس طرح ڈال سکے گا۔

خوف دلانے اور دباؤ ڈالنے سے خواہ وقتی طور پر کام چل جائے مگر یہ کامیابی عارضی ہوتی ہے اور آج کل تو وقتی کامیابی نہیں ہوتی بلکہ ایک فتنہ کھڑا ہو جاتا ہے جو اراکین اور ذمہ دار حضرات کے لئے انتہائی پریشانی اور مدارس کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث ہوتا ہے۔

جو استاد اخلاقی برائیوں کو حسن خلق کے ذریعہ رفع کرنے کی قابلیت نہیں رکھتا وہ استاد کہلانے کا مستحق نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عام طور پر اساتذہ کو اپنی بدخلقیوں کی طرف بالکل توجہ نہیں ہوتی اور نہ اپنی اصلاح کی فکر ہوتی ہے، بزعم خود اپنے کو کامل سمجھ لیتے ہیں اور ناقص جب اپنے کو کامل سمجھ لے تو اس سے جو بھی فتنہ اٹھ کھڑا ہو وہ کم ہے، یاد رکھئے چھوٹے بچوں کے دل میں رعب اور خوف کا سمانا ایسا ہی برا ہے جیسا نرم و نازک پودے پر باد صرصر کا تند جھونکا یا پھولوں پر لو کا چلنا۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ استاد کو بردبار اور حلیم الطبع ہونا چاہئے، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا جب تک تیرا غصہ باقی ہے اپنے آپ کو اہل علم میں شمار نہ کر۔ امام ابویوسفؒ کا قول ہے کہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسے خلوص اور محبت سے پیش آؤ کہ دوسرا دیکھے تو سمجھے کہ تمہاری اولاد ہیں۔

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے حالات میں ہے کہ ایک مرتبہ مسجد کے صحن میں درس دے رہے تھے، بارش ہونے لگی طلبہ اپنی اپنی کتابیں لے کر اندر چلے گئے، حضرت نے ان سب طلبہ کے جوتے اٹھائے اور حفاظت کی جگہ رکھ دیئے، اسلاف کی شفقت کے یہ نمونے ہیں، اگر ہمارے اسلاف اس طرح تحمل اور نرمی سے کام نہ کرتے تو علم دین ہم تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا تھا، اصل بات یہ ہے کہ ان کے اندر علم دین کی اشاعت کا جذبہ تھا اس لئے سب کچھ برداشت کرتے تھے، ہمارے دل اس سے خالی ہیں۔

اگر طالب علم کوتاہی کرتا ہے پہلے اس کو شفقت اور نرمی سے سمجھائے، اس کا اثر نہ ہو تو

تنبیہ کرے، اس کا بھی اثر نہ لے تو مدرسہ کے ذمہ دار کو اس کے حالات سے مطلع کرے، اگر بار بار سمجھانے اور تنبیہ کے بعد بھی اس کی حالت درست نہ ہو تو اس کے سرپرست کو مطلع کر دیا جائے کہ یہاں اس کا رہنا مفید نہیں، دوسری جگہ بھیج دیا جائے، ممکن ہے وہاں کچھ حاصل کر لے۔

(آداب المعلمین، ادب اول ملخص)

طلبہ کے اخراج کے سلسلہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے

مہتمم اور ارا کین کا حال یہ ہے کہ اگر کسی طالب علم سے خفگی ہو گئی تو آسان علاج یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا اخراج کر دیا جائے، حالانکہ یہ دانشمندانہ فیصلہ نہیں ہے، یہ کون عقل مند جائز رکھے گا کہ اگر کسی عضو میں کوئی پھنسی نکل آئی ہے تو اس عضو ہی کو کاٹ دیا جائے، صحیح تدبیر یہ ہے کہ اس کا علاج کیا جائے، اور اس عضو کو صحیح کر کے اس سے کام لیا جائے، ہاں اگر خدانخواستہ اس میں ایسی خرابی ہو گئی ہو جس سے تمام جسم پر اثر پڑے گا تو پھر اس کو علیحدہ کر کے باقی جسم محفوظ کر لیا جائے، اس طرح کسی طالب علم کے اندر کوئی خرابی ہو تو حسن تدبیر سے اس کو خرابی سے نکالنے کی کوشش کی جائے، اگر کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو رہی ہے تو پھر اس کا اخراج کیا جائے، مگر تربیت والا ذہن نہ ہونے کی وجہ سے جو آخری اور مجبوری والا علاج تھا، اس کو اپنی آسانی کے لئے ابتداء ہی میں بروئے کار لایا جاتا ہے، اس غلط طریقہ کا اثر یہ ہوتا ہے کہ سیکڑوں وہ طالب علم جن پر کچھ محنت کر کے ان کو سنوارا جا سکتا تھا جس سے وہ امت کے لئے اچھا نمونہ بن سکتے تھے، ارباب مدارس کی تن آسانی اور لاپرواہی اور ہدایت نبوی کا طریقہ اختیار کر کے ان مدارس کی تن آسانی اولا دپرواہی بلکہ سچ پوچھئے تو اس راہ کی ناواقفیت ان طلبہ کو اس دولت سے محروم کر دیتی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں اور نہ ہمارے اسلاف کا یہ طریقہ رہا ہے۔

(آداب المعلمین، ص ۴۰)

اگر طالب علم کوتاہی کرتا ہے پہلے اس کو شفقت اور نرمی سے سمجھائیے، اس کا اثر نہ ہو تو

تنبیہ کرے، اس کا بھی اثر نہ لے تو مدرسہ کے ذمہ دار کو اس کے حالات سے مطلع کردے، اگر بار بار سمجھانے اور تنبیہ کے بعد بھی اس کی حالت درست نہ ہو تو اس کے سرپرست کو مطلع کردیا جائے کہ یہاں اس کا رکنا مفید نہیں، دوسری جگہ بھیج دیا جائے، ممکن ہے وہاں کچھ حاصل کرلے۔
(آداب المعلمین ص ۱۴)

ضرورت کے وقت طلبہ کا وقتی اور معلق اخراج

اس وقت کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دائمی اخراج کسی طرح مناسب نہیں، تنبیہاً ان کا اخراج کیا جائے، اور مشروط داخلہ کی گنجائش دی جائے جو طلبہ معافی نامہ داخل کر کے آئندہ کے لئے عہد کریں کہ اس قسم کی مداخلت نہ کریں گے، ان کا داخلہ کرلیا جائے، خدانخواستہ پھر اگر وہ اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کریں اس وقت ان کا دائمی اخراج کیا جائے، بڑی مشکل سے مدارس میں اس قسم کے طلبہ تیار کئے جاتے ہیں جو دار العلوم کے قابل ہوتے ہیں اور جو دار العلوم سے نکل کر قوم کے لئے اور خصوصاً دار العلوم کے لئے باعث افتخار ہوتے ہیں، اس طرح اگر ان کو اپنے جذبات سے متاثر ہو کر نکالا جاتا رہا تو اس کا جو کچھ انجام ہوگا وہ ظاہر ہے۔

صدیق احمد

آزاد طلبہ کے اخراج کی ضرورت

ایک مدرسہ کے ناظم صاحب نے لکھا کہ مدرسہ کے طلبہ کا حال بہت بگڑتا جارہا ہے اصلاح کی کوشش کے باوجود لڑکے باز نہیں آتے۔ ناجائز مجلسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ادھر ادھر سیر و تفریح کرنا ان کا عام مزاج بن چکا ہے اور اپنے متعلق لکھا کہ مدرسہ کی مصروفیات کی وجہ سے معمولات میں ناغہ ہو جاتا ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

طلبہ کو سمجھایئے جو لڑکے کسی طرح باز نہ آئیں ان کو مدرسہ سے علیحدہ کردیجئے۔ معمولات

بہ آسانی جس قدر ہوسکیں پورے کرلیا کریں مجبوری کی وجہ سے کچھ ناغہ ہوجائے تو کچھ حرج نہیں۔

صدیق احمد

اپنے بیٹے کو آکر مدرسہ سے لے جایئے

ہم اس کی اصلاح سے عاجز ہیں

حضرت اقدسؒ کے مدرسہ کا تو عجیب نرالا انداز تھا شریر سے شریر طلبہ کا داخلہ کرلیا جاتا تھا، کسی کا سال برباد نہ ہو اس لئے درمیان سال میں بھی داخلہ کی گنجائش ہوجاتی تھی، شریر طلبہ کے ساتھ بھی چشم پوشی کی جاتی تھی کہ کسی طرح سدھر جائے، لیکن بعض ایسے شریر ہوتے تھے کہ ان کا ضرر متعدی ہوتا تھا مدرسہ کی فضا و ماحول ان کی وجہ سے خراب ہوتا تھا ایسے طلبہ کی بھی حضرت اصلاح کی کوشش فرماتے تھے، بالآخر جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوتی تو ان کو کرایہ دے کر گھر روانہ فرمادیتے۔

ایک ایسا ہی طالب علم بڑا شریر تھا، ہر وقت ٹہلا کرتا پڑھتا لکھتا کچھ نہ تھا، اس کی خراب عادتوں سے دوسرے طلبہ متاثر ہو رہے تھے، سمجھانے اور تنبیہ کا بھی اثر نہ ہوا۔ منع کرنے والوں کی شان میں گستاخی کرتا۔ حضرت اقدس نے اس کے والد صاحب کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

از جامعہ عربیہ ہتورا

باندہ

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے صاحب زادے .... بہت آزاد ہیں، کسی کی بات نہیں مانتے، کئی بار منع کیا گیا مگر نالے میں جاتے ہیں، پانی زیادہ ہے ایک مرتبہ ڈوب چکے ہیں زندگی تھی بچ گئے۔ بالکل نہیں پڑھتے، ہر وقت سیر و تفریح میں رہتے ہیں، کوئی منع کرتا ہے تو اس سے لڑنے کو تیار ہوجاتے ہیں اس لئے بہتر یہ ہے کہ آپ اپنی نگرانی میں رکھ کر ان کو تعلیم دیجئے۔

صدیق احمد

اخراج شدہ لڑکے کو گھر پر رکھنے کی وجہ سے قریبی عزیز کو تنبیہ

علی گڑھ کا رہنے والا ایک طالب علم حضرت کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتا تھا جس کی بہت سی شکایتیں تھیں، اس کی وجہ سے مدرسہ کا ماحول خراب ہو رہا تھا اس کی بدعنوانیوں کی وجہ سے حضرت نے مدرسہ سے خارج کردیا لیکن بستی میں کچھ اس کے ایسے یار احباب اور دوست تھے جو اس کو اپنے گھر میں رکھے ہوئے تھے وہ حضرت کے عزیز بھی ہوتے تھے۔ حضرت ان کی بھی اصلاح و تربیت فرمایا کرتے تھے، حضرت نے اپنے رشتہ دار لڑکے کو سمجھایا کہ اس لڑکے سے تعلق ختم کردو، اس کو گھر بھیج دو اس لڑکے سے فساد پھیل رہا ہے، لیکن وہ نہ مانا دوسرے سال پھر آ گیا اور دوستی حسب دستور باقی تھی حضرت کو اس کا علم ہوا حضرت نے اپنے قریبی عزیز کے نام مندرجہ ذیل رقعہ تحریر فرمایا

...........سلمہ السلام علیکم

تم کو بار بار سمجھایا تمہاری آنکھیں نہیں کھلی ہیں، آخر اس لڑکے کو تم کیوں رکھتے ہو، کیا یہ رشتہ دار ہے۔ اگر کل تک اس کو واپس نہ کیا تو میں پھر دوسری کارروائی کروں گا۔ تمہاری حرکتوں سے سخت تکلیف سب کو ہو رہی ہے، یہاں سے تم چلے جاؤ پھر جو چاہو کرو، آج سے اگر گھر میں دیکھا تو اچھا نہ ہوگا۔

صدیق احمد

طلبہ علم کی قدردانی

ناکارہ طلبہ سے مایوس نہ ہونا چاہئے

معلم کو چاہئے کہ اپنے دل کو پاک وصاف رکھے، کسی طالب علم سے ناخوش ہو کر کینہ نہ رکھے، اس سے دل سیاہ ہوتا ہے، اور یہ خیال کرے کہ ان طلبہ نے اپنے کو میرے حوالہ کر دیا ہے، مجھے ان پر محنت کر کے اور ان کو بنا سنوار کر کے اللہ کا قرب حاصل کرنا ہے، یہ میری کھیتی ہے جو

آخرت میں کام آئے گی، طلبہ کے طفیل میں اللہ پاک استاذ کو بڑی خوبیاں عطا فرماتے ہیں، بسا اوقات استاد کے دل میں مضامین کا القاء طلبہ ہی کی بدولت ہوتا ہے، اس کا بارہا تجربہ ہوا کہ اکثر مطالعہ میں ایک مضمون سمجھ میں نہیں آیا اور سبق کے وقت بالکل آسانی سے اس کے مطلب تک رسائی ہوگئی، یہ طلبہ ہی کی برکت ہوتی ہے۔

راقم الحروف نے اپنے کئی اساتذہ سے سنا کہ ہم تو اپنے طلبہ کا یہی بہت بڑا احسان سمجھتے ہیں کہ ان کی وجہ سے کچھ علمی مشغلہ میں لگے رہتے ہیں اور کچھ دین کی خدمت ہوجاتی ہے، اگر یہ نہ ہوتے تو نہ معلوم کن مشاغل میں پھنسے ہوتے اور دین کی خدمت تو کیا ہوتی نماز تک کی پابندی مشکل ہوجاتی ہے ایک مرتبہ طلبہ کی کوتاہیوں اور بعض مرتبہ ان کی طرف سے مایوسی کا تذکرہ استاذی حضرت مفتی محمود حسن صاحبؒ سے ہوا۔ فرمایا ان سب چیزوں کے باوجود ہم کو یہی کام کرنا ہے اسی میں ہمارے لئے خیر ہے، دیگر مشاغل میں بڑے فتنے ہیں، یہ بھی امید ہے کہ ان میں سے کچھ ایسے نکل آئیں جن سے اصلاح امت کا کام اللہ پاک لے لے اور ہمارے لئے ذریعہ نجات ہوجائے۔

(آداب المعلمین، ص ۴۲)

حضرت سفیان ثوریؒ بقسم فرماتے کہ واللہ یہ طالب علم اگر میرے پاس نہ آسکیں تو میں خود ان کے پاس جا کر ان کو علم سکھاؤں۔

ایک شخص نے ایک مرتبہ ان سے کہا کہ یہ طالب علم تو بغیر نیت کے علم حاصل کرتے ہیں، آپ نے جواب دیا علم حاصل کرنا ہی نیت ہے۔

ربیع بن سلیمان کہا کرتے تھے، امام شافعیؒ نے مجھ سے کہا اگر میں تجھے علم گھول کر پلا سکتا تو ضرور پلا دیتا۔ (آداب المعلمین، ص ۲۶)

حسب ضرورت واستطاعت طلبہ کی مالی خدمت بھی کرنا چاہئے

استاذ کو چاہئے کہ طلبہ کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے، اگر اس کے پاس اتنی وسعت نہ ہو کہ وہ تحصیل علم کے ساتھ اپنے قیام وطعام کا خود کفیل ہوسکے تو اس کا حتی الوسع

انتظام کرے۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ جب ان کو اس بات کا علم ہوا کہ امام ابو یوسفؒ بہت غریب ہیں اور ان کی والدہ چاہتی ہیں کہ محنت مزدوری کرکے کچھ لائیں تاکہ کھانے پینے کا انتظام ہو تو حضرت امام ابوحنیفہؒ نے ان کے لئے وظیفہ اتنا مقرر کردیا تھا کہ ان کے علاوہ ان کی والدہ کے لئے بھی کافی ہوتا تھا، امام صاحب کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ اگر کسی طالب علم کے گھر کا ایسا حال ہو، اور اس کو علم کا شوق ہو تو اس کے گھر والوں کے گذر اوقات کا کوئی انتظام کردے، اس لئے کہ اس ایک سے ہزاروں کی اصلاح ہوگی۔

شیخ علی متقی صاحب کنز العمال کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ طلبہ کو اپنے ہاتھ سے بڑی بڑی کتابیں لکھ کر دیا کرتے تھے، سیاہی خود بناتے تھے، حضرت استاذی مفتی محمود حسن صاحبؒ کے متعدد واقعات اس قسم کے ہیں کہ ان کو جب اس کا علم ہوا کہ کوئی طالب علم خرچ کی وجہ سے پریشان ہے تو فوراً اس کی حسب استطاعت امداد فرمائی، ہر سال ایک بڑی تعداد طلبہ کی ایسی رہتی تھی جن کا وظیفہ حضرت اپنے پاس سے مقرر کردیتے تھے۔

(آداب المعلمین، ص ۲۵)

کام کرنے والے شاگرد کی فراغت کے بعد بھی مدد کرنی چاہئے

اکابر نے تو یہاں تک کیا ہے کہ شاگرد کے فارغ ہوجانے کے بعد بھی جب پریشانی کا علم ہوا، تو خفیہ طور پر امداد کرکے ان کو بے فکر کیا تاکہ دین کی خدمت اطمینان سے کرسکیں۔

محمد بن عیسیٰ کا بیان ہے کہ ابن مبارک طرطوس اور شام کے سفر میں رقہ کے سرائے میں قیام کرتے تھے، اس میں ایک نوجوان تھا، جو ان کے زمانہ قیام میں پڑھا کرتا تھا، ایک مرتبہ عبداللہ بن مبارک نے وہاں قیام کیا تو وہ نوجوان نہ ملا، حال معلوم کیا تو لوگوں نے کہا کہ وہ ایک شخص کا دس ہزار کا مقروض ہوگیا تھا اس نے قید کرادیا ہے، عبداللہ بن مبارک نے قرضخواہوں کو تنہائی میں بلاکر سب رقم ادا کردی اور اس نوجوان کو رہا کرنے کے لئے کہا اور اس سے قسم لی کہ اس کا تذکرہ کسی سے

نہ کرنا، اس نے ایسا ہی کیا، ادھر جلد ہی ابن مبارک وہاں سے روانہ ہوگئے تاکہ نوجوان کو اس کی اطلاع نہ ہونے پائے نوجوان رہا ہو کر جب سرائے پہنچا تو آپ کی آمد و رفت کی اطلاع ملی اس کو بہت رنج ہوا، طرطوس کی طرف روانہ ہوا، کئی منزل کے بعد ملاقات ہوئی، اپنے قید ہونے اور رہا ہونے کا تذکرہ کیا، آپ نے پوچھا رہائی کیسے ہوئی اس نوجوان نے کہا کوئی اللہ بندہ سرائے میں آکر ٹھہرا تھا اس نے اپنی طرف سے قرض ادا کر کے مجھے رہا کرا دیا ہے، مگر میں اس کو نہیں جانتا، عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا شکریہ ادا کرو کہ اس مصیبت سے اللہ نے تم کو نجات دی، ان کی وفات کے بعد قرض خواہ نے لوگوں سے اس واقعہ کو بیان کیا۔

امام محمد کے حالات میں ہے کہ ایک مرتبہ اسد بن فرات کا خرچ ختم ہوگیا، انہوں نے کسی سے ذکر نہیں کیا، امام محمد کو جب معلوم ہوا تو اسی دینار ان کے پاس بھجوائے، امام شافعیؒ کی بھی امام محمد نے کئی بار مالی امداد کی، ایک بار ان کو پچاس دینار دیئے اور فرمایا کہ اس میں عار محسوس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عراق کے زمانہ قیام میں ایک بار امام شافعیؒ قرض کے سلسلہ میں نظر بند کر دیئے گئے تھے امام محمدؒ نے قرضخواہوں کا قرض ادا کر کے انہیں رہا کرا دیا۔

(آداب المعلمین، ص ۴۴)

نابالغ بچوں سے نماز کی مشق کرانا

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ لڑکا کتنے سال میں بالغ ہوتا ہے، بچوں کو نماز کی مشق کرانے کے لئے کیا نابالغ بچہ کو امام بنا سکتے ہیں؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

۱۵ سال کی عمر میں شریعت میں بالغ سمجھا جاتا ہے، اس سے پہلے نابالغ ہوتا ہے۔

نماز کی مشق کے لئے چھوٹے لڑکے کو بھی کھڑا کیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے پیچھے بھی

چھوٹے ہی لڑکے ہوں۔

صدیق احمد

سبق یاد نہ ہونے پر طلبہ کی پٹائی کرنا

(۱) مدرسہ کے ایک بڑے مدرس نے تحریر فرمایا کہ دوران تعلیم طالب علموں کو کبھی کبھار زدو کوب کرنا پڑتا ہے جب کہ مدرسہ سے اس کی اجازت نہیں ہے، لیکن گستاخی یا سبق یاد نہ ہونے پر غصہ آجاتا ہے جس کی وجہ سے ایسا کرنا پڑتا ہے، تو کیا میرے لئے درست ہے؟ اگر درست ہے تو کس حد تک نیز غصہ کا علاج بھی بتلادیں۔

(۲) تعلیم وتعلم میں جو انشراح قلبی ہونا چاہئے وہ میسر نہیں اس کے لئے دعاء فرمائیں، اور اس کا بھی راستہ بتلائیں۔

(۳) معمولاتِ اذکار صبح وشام پورا کرلیتا ہوں گھر جانے پر کبھی کبھار پورا نہیں ہو پاتا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم

(۱) طلبہ کو سمجھا کر کام لیجئے، جب مارنا منع ہے تو نہ مارنا چاہئے، ہمارے اکابر بھی اس کو پسند نہیں کرتے، شفقت کا معاملہ کیجئے، انشاء اللہ اچھا اثر ہوگا۔

(۲) انشراح مقصود نہیں عمل مقصود ہے۔

(۳) جب وقت ملے پڑھ لیا کریں۔

باب ۱۲

ہدایات واصلاحات برائے شعبہ عربی

شعبہ عربی کے مدرسین کے لئے اہم ہدایات

(۱) تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ طلبہ کی تعلیم میں کوتاہی نہ کریں اس میں بہت لاپرواہی ہورہی ہے، نہ تو اسباق کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ان کو محنت سے پڑھایا جاتا ہے۔

(۲) بغیر مطالعہ کے کوئی کتاب نہ پڑھائی جائے اور سبق کا ناغہ بالکل نہ کیا جائے۔

(۳) دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ جو کتاب نہ پڑھا سکیں ناظم تعلیمات کو مطلع کریں کہ یہ کتاب کسی دوسرے کو دے دی جائے، اس میں طلبہ کا بہت نقصان ہوتا ہے، ان کو شکایت ہوتی ہے۔

(۴) سبق پورے وقت پڑھایا جائے۔

(۵) جو گھنٹہ خالی ہو اس کو مطالعہ میں صرف کریں تاکہ علمی استعداد بہتر ہو، ادھر ادھر بیٹھ کر وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔

(۶) ایسا بھی ہوتا ہے کہ بغیر اطلاع کے مدرسہ سے جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں، ایسا نہ ہونا چاہئے، اس میں اپنا ہی نقصان ہے۔

ہدایات برائے عربی درجات

(۱) چھوٹی کتابوں کا سبق لازمی طور پر بغیر سنے ہوئے نہ پڑھایا جائے، بڑی کتابوں میں اگر وقت میں گنجائش ہو تو سن لیا کریں ورنہ نہیں۔

(۲) سبق میں عبارت کی صحت پر زور دیا جائے۔

(۳) صرف ونحو کی کتابوں میں خصوصاً سوالات لکھ کر طالب علم کو دے دیئے جائیں تاکہ ان کو حل

کر کے دوسرے دن سنائیں۔

(۴) دوسرے فن کی کتابوں میں بھی کچھ سوالات لکھ کر دیئے جائیں اور ان کو زبانی دریافت کریں، اس طرح طالب علم کی استعداد اچھی ہو جائے گی۔

(۵) ہفتہ میں ایک دن مضمون نگاری کے لئے رکھا جائے۔

(۶) جمعرات کی شام کو تقریر اپنی نگرانی میں کرائی جائے۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۱۱ محرم ۱۳۸۴ھ

عربی درجات کے مدرسین کو تنبیہ

طلبہ امانت ہیں ان پر محنت کیجئے اور سبق پورے گھنٹے پڑھایئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ جس کتاب کا جتنا وقت مقرر کیا گیا ہے پورے وقت میں اس کا سبق ہونا چاہئے، ابھی سبق کم ہو اس میں کچھ حرج نہیں، لیکن پورے وقت میں ان طلبہ پر محنت کی جائے، عبارت درست کی جائے، اگر صرف، نحو، منطق کی کتاب ہو تو اس میں قواعد کا اجراء ہو، یہ تو دیانت کے بالکل خلاف ہے کہ چند منٹ سبق پڑھا دیا اس کے بعد فرصت پالی، یہ طلبہ امانت ہیں، ان پر محنت کی جائے، اپنے وطن کو چھوڑ کر آئے ہیں، اس کی باز پرس ہم سب سے ہوگی، مجھے اس کا بہت افسوس ہے کہ طلبہ کے ساتھ جیسے محنت ہونی چاہئے ویسی نہیں ہو رہی، خصوصاً نیچے (درجات) کے اسباق سرسری پڑھا دیئے جاتے ہیں جس سے ان کی استعداد اچھی نہیں ہوتی، آگے چل کر بڑی کتابوں میں عبارت تک نہیں پڑھ سکتے۔

اساتذہ شروع سال سے ہی تناسب سے اسباق کی پابندی کریں

اساتذہ کرام اسباق کی پورے طور پر تیاری کر کے اوقات کی پابندی کے ساتھ اسباق پڑھائیں، یہ طریقہ بہت غلط ہے کہ شروع سال میں اس کا لحاظ نہ کیا جائے اور اخیر سال میں محض نام کے واسطے کتاب کو سرسری پڑھا کر ختم کر دیا جائے۔

صدیق احمد

ہر کتاب کی مقدار متعین کر دی جائے اور مدرسین کو پابند کیا جائے کہ فضول قصوں میں طلبہ کا وقت ضائع نہ کریں

سہ ماہی ششماہی سالانہ کے حساب سے ہر کتاب کی مقدار متعین کی جائے، اور اس کتاب کے پڑھانے والے کو وہ نصاب حوالہ کر کے وقت کی تاکید کر دی جائے کہ اس کا لحاظ کرتے ہوئے اسباق پڑھائے جائیں، اسباق کے درمیان اِدھر اُدھر کے قصے اور حکایات جن کا مضمون کتاب سے تعلق نہ ہو ان کو سنا کر وقت ضائع نہ کیا جائے۔

صدیق احمد

اساتذہ کو ہدایت کی جائے کہ سبق کے درمیان حسب موقع کوئی اصلاحی بات یا واقعہ بیان کر دیا کریں

ہر استاد کو ہدایت کی جائے کہ کتاب خواہ کسی فن کی ہو لیکن طلبہ کی تربیت سے متعلق اور اس

قسم کا کوئی واقعہ ضرور بیان کیا کریں جس سے طلبہ کی اخلاقی حالت درست ہو، اسباق کے دوران نیز اس کے علاوہ اپنی نجی مجالس میں دوسرے اساتذہ اور اہتمام پر کسی قسم کی تنقید نہ کی جائے۔

صدیق احمد

مطالعہ کرنے اور طلبہ کا پچھلا سبق سننے کی ترغیب

اس کے ساتھ یہ بھی درخواست ہے کہ پچھلا سبق سن کر پڑھایا جائے ہر کتاب کے سوالات پہلے دن بتلائے جائیں، دوسرے دن ان کا جواب سنا جائے، جو کتابیں نقشہ میں لکھی ہیں ان کے مطابق اسباق پڑھائے جائیں، کسی کتاب کا ناغہ نہ ہو۔

ایسا بھی ہوتا ہے کہ جلدی سے سبق پڑھا کر اپنے اپنے کام میں مدرسین مصروف ہو جاتے ہیں، جو گھنٹہ خالی ہو اس میں کام کر سکتے ہیں، (لیکن) جس گھنٹہ میں سبق ہو اس میں پورا وقت سبق پر خرچ کریں۔

اگر سب لوگ محنت سے پڑھائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ طلبہ کی استعداد اچھی نہ ہو، شفقت کا تقاضا یہ ہے کہ جس طالب علم کی استعداد کمزور ہے اس کو خارج وقت میں بھی کہلا دیا کریں، جب ہم کو اسی لائن میں رہنا ہے تو محنت کر کے کمال حاصل کریں، وقت کیوں ضائع کیا جاتا ہے۔ ہر کتاب کو خواہ وہ چھوٹی ہی ہو اچھی طرح مطالعہ کر کے پڑھائیں۔

صدیق احمد غفرلہ

۱۱/ذوقعدہ ۹۷ھ

طلبہ کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کچھ ہدایات

تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ امور ذیل کی طرف توجہ فرمائیں۔

(۱)　اسباق کا اہتمام فرمائیں جو بھی کتاب ان کے متعلق ہے اس کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور پابندی کے ساتھ پورے سبق پڑھائیں، اسباق کا ناغہ بالکل نہ ہو، اور یہ بھی نہ ہو کہ چند منٹ

سرسری طور پر پڑھا دیا جائے، جو سبق مشکل ہو اس کو کاپی میں لکھا دیا جائے، نیچے درجات کے اسباق میں کم از کم کافیہ (سال سوم) تک سوالات تحریر کر کے طلبہ کو دیئے جائیں اور دوسرے دن ان کا جواب دینے کے بعد پھر سبق پڑھایا جائے، ابتدائی فارسی عربی میں مشق بھی کرائی جائے۔

(۲) جو مدرس رخصت پر ہو حتی الامکان کوشش کی جائے کہ اس کے اسباق بھی مل جل کر پڑھا دیئے جائیں، اس کی بالکل فکر نہیں ہوتی حالانکہ "تعاونوا على البر" کے تحت اس کی سب کو فکر کرنی چاہئے، لڑکے مارے مارے پھرتے ہیں، آج کل اس قسم کے طلبہ نہیں ہیں کہ از خود ان کو شوق ہو اس کی فکر کرنی پڑتی ہے، طلبہ کے والدین نے جب مدرسہ کے حوالہ کر دیا تو یہ ذمہ داری مدرسہ والوں پر ہوتی ہے، یہی مدرسہ تھا کہ جس میں ایک سبق کا بھی ناغہ نہ ہوتا تھا، اب ہفتوں سبق نہ ہو تو احساس نہیں ہوتا، اسباق کا ناغہ ہونے پر مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے، یہ حقوق العباد کا معاملہ ہے، جو بہت نازک ہے، طلبہ کا سب سے بڑا حق مدرسین پر یہ ہے کہ ان کے اسباق کا ناغہ نہ ہو۔

درجہ پہنچنے میں تاخیر نہ کی جائے

(۳) گھنٹہ ہونے پر درجہ میں جلد ہی پہنچنا چاہئے، حفظ و ناظرہ کے درجات میں اکثر تاخیر سے پہنچتے ہیں۔

اسباق شروع کرنے سے پہلے طلبہ کی حاضری لیا کیجئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی درجات کے تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ پابندی سے ہر سبق کی حاضری پہلے لے کر پھر سبق شروع کرائیں، اس میں بہت سستی ہو رہی ہے، اس سے پہلے میں نے کئی بار زبانی اعلان بھی کیا مگر اس پر ابھی تک عمل نہیں کیا، آپ حضرات خود خیال کریں کہ جب حاضری نہ ہوگی تو کیا پتہ چلے گا کہ کون لڑکا سبق میں آیا اور کون نہیں آیا، جن کے پاس رجسٹر نہ ہو وہ (حاضری) رجسٹر

دفتر سے لے لیں، کل تک رجسٹر مکمل کرلیا جائے۔

صدیق احمد غفرلہ
۱۴ رجب ۱۴۰۵ھ

اعلان سے قبل اسباق بند نہ کئے جائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امتحان ششماہی کا اعلان بعد میں کیا جائے گا، جب تک دفتر سے اعلان نہ ہو اسباق بند نہ کئے جائیں، اسباق بند کرنے کا اعلان کیا نہیں جاتا اور مدرسین اپنی طرف سے بند کردیتے ہیں، اس میں بہت نقصان ہوتا ہے، اسباق کی پابندی کی جائے، طلبہ کا اس میں نقصان بہت ہوتا ہے۔

صدیق احمد غفرلہ
۲۳ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ

امتحان کے پہلے اور بعد اسباق میں کوتاہی ہونے پر مدرسین کو تنبیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امتحان سہ ماہی کے اعلان کے بعد ہی سے طلبہ اسباق میں سستی کررہے ہیں، اس لئے تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ ان کو تنبیہ کرتے رہیں، جو طالب علم سبق کا ناغہ کرے اس کی اطلاع دیتے رہیں، خود بھی اسباق کا اہتمام رکھیں، امتحان سے ایک یوم قبل اسباق بند کئے جائیں، اس سے پہلے کسی سبق کا ناغہ نہ ہونے پائے، مدرسہ میں سب سے زیادہ اہمیت اسباق ہی کی ہے، یہی طلبہ کا حق ہے اس لئے ہمیشہ اس کا لحاظ رہے کہ بغیر کسی مجبوری کے سبق کا ناغہ نہ ہو۔

درجہ حفظ اور پرائمری کے مدرسین بھی اس کی پابندی کریں، اکثر ایسا ہوا کہ ایک ایک

مہینہ پہلے اسباق درجات کے بند کردیتے ہیں، اس میں بہت نقصان ہوتا ہے۔

۲۹ ؍محرم ۱۴۰۳ھ

کتابیں ختم کرانے کی کوشش اخیر تک کیجئے

عربی اور فارسی کے مدرسین سے گذارش ہے کہ جو کتابیں ابھی ختم نہیں ہوئیں ان کے اسباق پابندی سے کم از کم ۲۰؍رجب تک پڑھاتے رہیں، کوشش یہ کی جائے کہ کتابیں ختم ہوجائیں۔

صدیق احمد

۲۷؍صفر ۱۴۰۵ھ

کتاب ختم ہوجانے کے بعد اسی گھنٹہ میں کتاب کا اعادہ کرائیں

تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ تعلیم میں اچھی طرح توجہ کریں، اس سال اس سلسلہ میں کچھ اہتمام نہیں کیا جارہا، کتابیں ختم ہوں تو مطلع کیا جائے، بعض کتابیں ختم ہوگئیں، سب لڑکے اس گھنٹہ میں پھرتے رہتے ہیں، جو کتاب ختم ہو اسی گھنٹہ میں اس کا پھر سے اعادہ کیا جائے، عبارت اور ترجمہ پر زور دیا جائے، اس گھنٹہ میں زبانی سوالات کیے جائیں، غرضیکہ جو کتاب ختم ہو اس گھنٹہ میں طلبہ کو بلا کر اس میں محنت کرائی جائے، صرف اور نحو کی کتابوں میں زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔

صدیق احمد غفرلہ

۳؍مارچ ۱۳۹۸ھ

جو کتابیں ختم ہوگئیں ان کو پھر سے کہلا دیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ جو کتابیں ختم ہوجائیں ان کو پھر سے انہیں گھنٹوں میں

کہلادی جائیں، وقت کافی ہے۔طلبہ خود محنت نہ کریں گے۔

صدیق احمد

۱۲رج ۱۳۹۹ھ

ابتدائی درجات عربی کے مدرسین کی خدمت میں گذارش ہے کہ جو کتابیں ختم ہوگئی ہوں، ان کو پھر دوبارہ کہلایا جائے ،اور زبانی سوالات بھی ان سے کئے جائیں، کتابیں اچھی طرح یاد کرائی جائیں، جو طلبہ پابندی نہ کریں ان کا نام لکھ کر مطلع کریں۔

اس کے علاوہ جو گھنٹہ خالی ہو اس میں دفتر میں تشریف لا کر دفتر کے کام میں تعاون فرمائیں، کام بہت باقی ہے اس کو کسی طرح پورا کرنا ہے۔

احقر صدیق احمد

۶رج ۱۴۰۱ھ

سال اول اور سال دوم کی کتابیں جو ختم ہوگئی ہیں جن اساتذہ کے پاس یہ کتابیں تھیں ان سے درخواست ہے کہ ان گھنٹوں میں اپنے سامنے کتابیں یاد کرائیں اس کے بعد جو وقت خالی ہو دفتر میں آ کر کام کرائیں، میں نے بار بار یہ درخواست کی لیکن اس کا کوئی اثر نہیں، آپ لوگ نہیں کام کریں گے تو کیا کوئی باہر کا آدمی کرنے آئے گا۔

صدیق احمد

۲۹ رجمادی الثانی ۱۴۰۳ھ

طلبہ بجائے تقریر کے تفریح کرتے ہیں اس لئے یہ سلسلہ بند کردیا جائے

عربی درجات کے تمام مدرسین حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ آئندہ جمعرات

سے تقریر کا سلسلہ ختم کیا جاتا ہے؛[1] طلبہ نے محض تفریح کے لئے اس دن کی تعطیل کرائی ہے کوئی بھی تقریر کی پابندی نہیں کرتا جس کو تقریر کرنی ہوگی وہ بعد مغرب اور جمعہ کے دن کرلیں گے جیسا کہ اس سے قبل یہ نظام تھا، اس میں تعلیم کا نقصان ہوتا ہے، اور جس مقصد کے لئے یہ نقصان برداشت کیا تھا وہ بالکل حاصل نہیں۔ امید ہے کہ آپ حضرات درخواست منظور کریں گے، اور اسباق کا اہتمام کریں گے۔

صدیق احمد

۱۸ محرم ۱۳۹۳ھ

---

[1] یہ وقتی اعلان تھا بعد میں حضرت نے تقریر سیکھنے سکھانے کا مستقل نظم فرمایا، چنانچہ ہفتہ بھر طلبہ تیاری کرتے ہیں اور جمعرات کے روز جماعت وار تقریر کی مشق کرتے ہیں۔

باب ۱۳

امتحان

امتحان کی بابت ایک ممتحن مدرس کو تنبیہ

عام مدرسوں کی طرح حضرت کے مدرسہ کا بھی اصول ومعمول ہے کہ طالب علم کے داخلہ کے لئے اس کی صلاحیت کا اندازہ اور اس کے لئے امتحان ضروری ہوتا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مطلوبہ درجہ وکتابوں کے لائق ہے یا نہیں۔ فارم پر آخری دستخط حضرت ہی کے ہوتے تھے، مدرسہ میں داخلہ کے سلسلہ میں تو حضرت کے یہاں بڑی وسعت ہے حتی کہ درمیان سال میں بھی داخلہ فرمالیتے تھے، تاکہ طالب علم کا وقت ضائع نہ ہو سال برباد نہ ہو، لیکن داخلہ کی کارروائی اور امتحان وغیرہ میں سختی فرماتے ہیں، ممتحن کے امتحان لینے اور کامیاب کردینے کے باوجود فارم پر آخری دستخط کے وقت کبھی طالب علم کا خود بھی امتحان لیتے تھے۔

ایک طالب علم کے ساتھ یہی قصہ پیش آیا، حضرت نے ممتحن صاحب کو مندرجہ ذیل رقعہ تحریر فرمایا۔

مولوی........السلام علیکم

اس طالب علم سے دریافت کیا کہ افعال ناقصہ کتنے ہیں جواب دیا نو۔ اس کے بعد دریافت کیا وہ کون ہیں، جواب دیا عدل، وصف، تانیث وغیرہ، ”اِنَّ زَیْداً قَائِمٌ“ کی ترکیب پوچھی نہیں بتا سکے، قدوری کی عبارت پڑھوائی ایک سطر نہیں پڑھ سکے، آپ نے امتحان لیا ہے یا یوں ہی کتابیں تجویز کردی ہیں۔

صدیق احمد

دوسرے مدرسہ میں امتحان دلانا مناسب نہیں

حضرت کے ایک شاگرد مدرسہ چلا رہے تھے، بعض لڑکے ان کے مدرسہ سے حفظ وتجوید پڑھ کر فارغ ہو چکے تھے، ان صاحب نے خط لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ ان لڑکوں کا امتحان آپ کے مدرسہ میں ہو جائے، امتحان کی تاریخ تحریر فرمائیں، اور سند بھی مدرسہ ہی سے دے دی جائے، حضرت نے ان کے حالات کے اعتبار سے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

امتحان اپنے یہاں دلایئے، کسی دوسرے مدرسہ میں امتحان دلانا مناسب نہیں۔

صدیق احمد

مکاتب میں اتنی دور سے امتحان کے لئے بلانے کی ضرورت نہیں

بھانڈیر میں حضرت کی زیر سرپرستی ایک مکتب چل رہا تھا، جس میں چند بچے حفظ کے باقی ناظرہ کے تھے، مدرسہ کے ذمہ داران نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ سالانہ امتحان کے لئے مدرسہ سے کسی کو بھیج دیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اتنی دور سے امتحان کے لئے بلانا مناسب نہیں، میں مولوی عامل سے کہہ دوں گا وہ اس وقت یہیں میرے پاس ہیں، انشاء اللہ وہ بھانڈیر جا کر امتحان لے لیں گے۔

صدیق احمد

مدرسہ کی شاخ اور ایک مکتب سے متعلق چند ہدایات

حضرت کی زیر نگرانی جو مکاتب اطراف وعلاقہ میں چل رہے ہیں، حضرت والا ان کا وقتاً فوقتاً جائزہ بھی لیتے رہتے تھے، ان مکاتب کا امتحان بھی مدرسہ کی طرف سے ہوتا ہے، نیز

حضرت والا مفید مشورے اور ہدایات بھی دیتے رہتے تھے، مدرسہ ہتورا کی ایک شاخ کے ایک ذمہ دار صاحب نے حضرت کی خدمت میں عریضہ بھیجا کہ ششماہی امتحان کے لئے مدرسہ سے کسی کو بھیج دیجئے، اور مدرسہ کے حساب وکتاب کے معائنہ اور جانچ کی بھی درخواست کی، نیز مدرسہ کو ترقی دینے لڑکوں کو پڑھانے کی تمنا ظاہر کی۔ حضرت نے ادارے اور علاقے کے اعتبار سے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

ششماہی امتحان کے لئے آدمی یہاں سے کہاں جاتا ہے، آپ پاس کے لڑکوں کو رکھئے، دور کے لڑکوں کے لئے دوسرے مدارس ہیں۔

حساب وکتاب کے دیکھنے کے لئے وہاں جانے کی کیا ضرورت ہے، آپ جب آیا کریں رجسٹر آمد وخرچ لے آیا کریں، جو مشورہ دینا ہو تو یہاں کے لوگ دیا کریں گے۔

صدیق احمد

امتحان کے موقع پر درجۂ حفظ کے مدرسین کو ہدایت

مدرسہ میں امتحان کا وقت قریب تھا، عام طور پر امتحان کے موقع پر درجہ حفظ کے مدرسین طلبہ کے اسباق بند کر کے طلبہ کی طرف سے گویا غافل ہو جاتے ہیں، اساتذہ کی غفلت اور بے توجہی کے نتیجے میں طلبہ بھی لاپرواہی اور کوتاہی کرنے لگتے ہیں، اس لئے امتحان کے موقع پر خاص طور پر حضرت اقدس نے درجہ حفظ کے مدرسین کو مندرجہ ذیل پیغام پہنچایا۔

بخدمت جمیع مدرسین درجہ حفظ السلام علیکم

درجہ حفظ کا امتحان انشاء اللہ دوشنبہ سے ہوگا آپ حضرات تمام لڑکوں کو پابند کریں کہ مدرسہ کے اوقات میں سب طلبہ درجے میں حاضر رہیں، جو لڑکا غیر حاضر ہو اس کی اطلاع دفتر میں دیجئے۔

سب طلبہ کو پارہ سورتیں اس کے رکوع، رکوعات کی ابتداء انتہا، تجوید کے مسائل اچھی

طرح یاد کرائے جائیں۔ آج ابھی حاضری لے کر مطلع کیجیے کتنے طلبہ غیر حاضر ہیں۔

صدیق احمد

۵/شعبان

امتحان دیئے بغیر قبل از وقت چلے جانے پر تنبیہ

امتحان دیئے بغیر داخلہ نہیں ہوگا

ایک طالب علم اخیر سال میں امتحان دیئے بغیر چھٹی سے قبل گھر چلے گئے، اور اپنے ساتھ بعض طلبہ کو بھی لے گئے، اور گھر جا کر معذرت اور معافی کا خط لکھا اور آئندہ سال داخلہ کی درخواست کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

یہاں پہلی جیسی بات نہیں رہی اس لئے آنے کے بعد امتحان دینا ہوگا، کامیابی پر ترقی ہوگی، جب آپ کی یہاں طبیعت نہیں لگتی تو بہتر یہ ہے کہ دوسرے مدرسہ میں جا کر تعلیم حاصل کیجیے آپ کو جانا تھا کوئی مجبوری تھی تو کم از کم درخواست دیتے مجبوری ظاہر کرتے، خود گئے اور ساتھ میں دوسرے لڑکوں کو بھی لے گئے۔

صدیق احمد

قانون کے خلاف گھر جانے والے طلبہ کے لئے تنبیہات

بہت سے طلبہ امتحان دیئے بغیر گھر چلے گئے تھے جن میں بعض واقعی معذور بھی تھے، بعض چھٹی لے کر بھی گئے تھے، آئندہ سال ایسے طلبہ کے ساتھ کیا کارروائی کی جائے حضرت اقدس نے ایک کاغذ میں اس کا خاکہ تیار کیا تھا جو درج ذیل ہے۔

صورتحال	کارروائی
(۱) امتحان نہ دینے والے طلبہ۔	امتحان کا اعادہ کرایا جائے، اس کے ایک ماہ کے بعد کھانا جاری کیا جائے۔
(۲) امتحان دے کر بغیر رخصت کے جانے والے طلبہ۔	۱۵/ یوم کا کھانا بند۔
(۳) شدید بیماری میں بغیر رخصت کے جانے والے طلبہ۔	امتحان کا اعادہ۔ ایک ہفتہ کا کھانا بند۔
(۴) شدید بیماری میں رخصت کے ساتھ جانے والے طلبہ۔	اعادہ امتحان۔
(۵) فیل ہونے والے طلبہ۔	پندرہ یوم کا کھانا بند۔
(۶) درجہ میں غیر حاضر ہونے والے طلبہ امتحان سالانہ میں شریک نہ ہوں گے۔	۷۵/ فیصد حاضری ضروری ہے۔

فائدہ:- یہ تنبیہات وتعزیرات حضرت نے اپنے یہاں کے حالات ومزاج اور وقت کے لحاظ سے مقرر فرمائی تھیں جس جگہ جیسے حالات اور جیسا ماحول ہو وہاں کے عرف واحوال کے مطابق تعزیرات مقرر کرنا چاہئے۔ (مرتب)

امتحان میں شرکت وعدم شرکت اور کامیابی وناکامی سے متعلق اعلان

ایک سال حضرت اقدسؒ نے امتحان میں شرکت وعدم شرکت نیز طلبہ کی کامیابی وناکامی سے متعلق وقتی طور پر مندرجہ ذیل اعلان لکھوایا۔

(۱) جن طلبہ نے بغیر عذر کے امتحان نہیں دیا ان کو امتحان دینا ہوگا۔ پاس ہونے پر ایک ماہ کے بعد کھانا جاری ہوگا۔

(۲) بیماری کی وجہ سے جو طلبہ بغیر اجازت کے گھر گئے ہیں ان کا امتحان ہوگا بصورت کامیابی ایک ہفتہ کے بعد کھانا جاری ہوگا۔

(۳) اگر رخصت لے کر گئے ہیں تو امتحان میں کامیابی کے بعد کھانا جاری ہو جائے گا۔

(۴) امتحان کے بعد بغیر رخصت کے جانے والے طلبہ کا بصورت کامیابی پندرہ یوم کے بعد کھانا جاری ہوگا۔

(۵) فیل ہونے والے طلبہ کا کھانا پندرہ ایام تک جاری نہ ہوگا۔

صدیق احمد

چھٹی لئے بغیر جانے والے طلبہ کا کھانا جاری نہ کیا جائے

حضرت اقدس نے اعلان فرمایا کہ ششماہی امتحان کے بعد چھٹی نہ ہوگی کوئی طالب علم گھر نہ جائے ورنہ کھانا بند کر دیا جائے گا اسی طرح عیدالاضحیٰ کی تعطیل کے موقع پر اعلان فرمایا کہ چھٹی کے بعد اگر کوئی تاخیر سے آئے گا اس کا کھانا جاری نہ کیا جائے گا اس کے باوجود بعض طلبہ تاخیر سے آئے اس موقع پر حضرت اقدس نے مدرسہ کے صدر مدرس صاحب کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

جناب مولانا.........صاحب

السلام علیکم

چھٹی کے وقت اعلان کر دیا گیا تھا کہ جو طالب علم چھٹی کے بعد فوراً نہ آئے گا اس کا کھانا جاری نہ کیا جائے گا۔ آپ کے پاس جو طالب علم دستخط کرانے جائے تو ایک یوم کی تاخیر سے آنے والے کا ایک ہفتہ کے بعد کھانا جاری کر دیجئے۔ دو یوم کی تاخیر میں دو ہفتہ بعد۔ اسی حساب سے ان کی درخواست پر لکھ دیا کیجئے، ہمیشہ یہی کرتے رہئے، کسی اعلان کا کوئی اثر نہیں ہوتا، تعلیم کا بہت نقصان ہوتا ہے۔

صدیق احمد

طالب علم کی غیر حاضری کی وجہ سے کھانا بند ہو جانے پر سفارش سے ناگواری

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ ہمارے یہاں کا فلاں نامی لڑکا آپ کے یہاں زیر تعلیم ہے، اس کا خط آیا ہے کہ مدرسہ میں تاخیر سے حاضر ہونے کی وجہ سے کھانا بند ہو گیا ہے۔ گذارش ہے کہ اس کا کھانا جاری فرمادیں۔

حضرت نے فرمایا کہ ان کو کھانے کا تو اتنا خیال ہے اور مدرسہ میں تاخیر سے حاضر ہونے اور تعلیم کا حرج ہونے کا خیال نہیں۔ یہ بھی لکھنا چاہئے کہ اس نے غلطی کی، تاخیر سے آیا تعلیم کا نقصان کیا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

کھانا ہمیشہ کے لئے تو بند نہیں ہوا۔ دس یوم کے لئے بند ہوا تھا۔ آپ ان کو تنبیہ کریں کہ تعلیم کے زمانہ میں اتنا ناغہ کریں گے تو کیا علم آئے گا۔

احقر صدیق احمد

اپنے بیٹے کو اپنی نگرانی میں رکھ کر پڑھوائیے

مدرسہ سے بعض طلبہ امتحان دیئے بغیر بلا چھٹی کے گھر چلے گئے تھے حضرت اقدسؒ نے ان کے والدین کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

جناب ....صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

.........مع اپنے بھائی کے بغیر اجازت کے یہاں سے چلے گئے ہیں پورا سال آزادی سے گذارا بہت سمجھانے کے بعد کچھ اثر نہ لیا۔ امتحان کے وقت چلے گئے۔ آپ اپنی نگرانی میں رکھ کر اگر تعلیم دلائیں تو ممکن ہے یہ پڑھ لیں ورنہ مشکل ہے۔ علیحدہ کمرہ دیا تھا ہر طرح کی رعایت بھی مگر پھر بھی نہ پڑھا۔ گئے تو اس طرح گئے۔ کم از کم امتحان دیدیتے۔

صدیق احمد

باب ۱۴

متفرق اصلاحات واعلانات

مدرسہ سے متعلق اپنا حساب صاف رکھیں

تمام مدرسین اور ملازمین کی خدمت میں گذارش ہے کہ مدرسہ کا حساب جوان کے ذمہ ہے اس کو جلد ادا کردیں، تاکہ حساب صاف ہو جائے، اس کے بعد اگر روپے کی ضرورت ہو تو بطور قرض پھر مدرسہ سے لے لیں، ہر ایک کا حساب لکھا ہوا ہے دفتر سے معلوم کریں۔

صدیق احمد

۲۹/ذی قعدہ ۱۳۹۱ھ

مطبخ سے سامان لینے کا طریقہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مطبخ سے جو سامان لینا ہو اس کے لئے پہلے ایک کاغذ پر لکھ کر احقر سے درخواست منظور کرالیں تاکہ اس کا اندراج دفتر میں کرلیا جائے۔ اس سے قبل بھی کئی بار اطلاع دی جا چکی ہے، مگر اس پر عمل نہیں ہو رہا اب ایسا نہ کیا جائے۔

احقر صدیق احمد

۱۹/صفر ۱۳۹۸ھ

مطبخ کا حساب صاف رکھیے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ مطبخ سے لکڑی غلہ وغیرہ جو سامان لیا جائے اس کا پورا حساب تنخواہ ملنے پر ہر ماہ کر دیا جائے، پچھلی رقم سے جو روپیہ وضع کیا جاتا ہے اس کا حساب علیحدہ رہے گا، موجودہ صورت جو چل رہی ہے اس میں تو مشکل ہی سے ادائیگی ہو سکے گی، مدرسین پر کافی قرض ہے مدرسہ میں اب گنجائش نہیں ہے، اس وقت بہت پریشانی ہے، کوشش فرمائیں کہ جلد قرض ادا ہو جائے۔

صدیق احمد

۲۱ ربیع الاول ۱۳۹۸ھ

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ دفتر میں تشریف لا کر مطبخ کا حساب اور دیگر رقم جو ان کے ذمہ ہے ملاحظہ فرمائیں اور جو رقم ادا کر سکیں مرحمت فرمادیں، اس وقت مدرسہ میں رقم کی ضرورت ہے، اگر ایسا کر لیں کہ رجب کی تنخواہ اپنے مصارف میں لائیں اور شعبان کی تنخواہ حساب میں وضع کرادیں تو طرفین کے لئے سہولت ہوگی۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

۲ رشعبان ۱۳۹۶ھ

بجلی پنکھا اور دکان کا کرایہ

مولوی محمد...... صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسین بجلی کا کرایہ تو تنخواہ سے وضع کر دیتے ہیں، جن مدرسین کے مکانوں میں پنکھا چلتا ہے وہ اس کا محصول بھی تنخواہ ہی کے وقت وضع کرادیں، تو اس میں بڑی سہولت ہوگی۔

دوکان جن حضرات کے قبضہ میں ہے ان سے بھی درخواست ہے کہ تنخواہ ہی کے وقت کرایہ دے دیا کریں زیادہ ہوجانے پر پھر ادائیگی میں دقت ہوتی ہے۔

صدیق احمد

۲۵ر جمادی الاول ۱۴۰۱ھ

بجلی کے کرایہ کے سلسلہ میں مدرسین کو تہدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے جن کے یہاں مدرسہ سے بجلی لی گئی ہے بجلی کا کرایہ آپ حضرات سے وصول نہیں ہوتا، بار بار تقاضے کرتے ہیں، برائی ہوتی ہے نیز جتنی بجلی صرف ہوتی ہے اتنا کرایہ آپ لوگ نہ دے سکیں گے اس لئے آج تک کا جو حساب ہو وہ داخل کردیں اور آج سے اپنا خود انتظام کریں بہتر یہ ہے کہ ہر شخص علیحدہ علیحدہ میٹر لگالیں، آج سے بجلی مدرسہ سے نہ ملے گی۔

صدیق احمد

۴ر ذی الحجہ ۹۵ھ

اس کا لحاظ رکھئے کہ آپ کے جانور بکریاں وغیرہ کسی کا نقصان نہ کریں

تمام مدرسین کی خدمت میں عرض ہے کہ کھیت والے گاؤں کے لوگ پھر شکایت لے کر آرہے ہیں کہ بکریوں سے کھیت کا بہت نقصان ہورہا ہے، خصوصاً (وہ) جن کا ذاتی کھیت ہے مدرسہ کا نہیں ہے، اس کا بہت نقصان ہے آپ حضرات بکریوں کا انتظام ایسا کیجئے کہ کھیت میں نہ جانے پائیں تقریباً سب ہی مدرسین کی بکریوں کے بارے میں انہوں نے شکایت کی ہے، اس کا لحاظ رکھا جائے۔

صدیق احمد غفرلہ

مدرسہ کا سامان ڈرم وغیرہ واپس کردیں

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ مدرسہ کے ڈرم جن حضرات کے پاس ہوں وہ خالی کر کے واپس کردیں، مدرسہ کو ضرورت ہے اگر ابھی نہ خالی ہو سکتے ہیں تو مطلع کریں کہ کب تک خالی کردیں گے۔

صدیق احمد

۵؍ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ

تمام مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ مدرسہ کے ڈرم یا تسلے جن کے پاس ہوں وہ جلد ہی کمرہ نمبر ۱۲ کے سامنے پہنچادیں، سلیپ میں ان چیزوں کی ضرورت ہے، بڑی پریشانی ہو رہی ہے بعد سلیپ کے پھر دے دیئے جائیں گے۔

صدیق احمد

۲؍محرم

کمرہ کے کرایہ میں اضافہ کا اعلان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

جن مدرسین کے پاس مکان کے ساتھ ساتھ کمرہ بھی کرایہ پر ہے ان کے بارے میں مجلس شوریٰ نے یہ طے کیا ہے کہ ان سے گذارش کی جائے کہ وہ کمرہ خالی کردیں اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں خالی کرنا چاہتے ہیں اس کا کرایہ پچاس روپیہ ماہوار کے اعتبار سے ادا کیا کریں۔

احقر صدیق احمد

۲۷؍ذی قعدہ ۱۴۱۶ھ

تنخواہ میں اضافہ

تمام مدرسین کی خدمت میں گذارش ہے کہ احقر نے حضرت مفتی صاحب سے مدرسین کی تنخواہ کے سلسلہ میں گفتگو کی ہے چنانچہ حضرت موصوف کے حکم کے مطابق آئندہ ماہ شوال سے

ہر مدرس کی تنخواہ میں پچیس فیصد کے حساب سے اضافہ کیا جائے گا۔

رخصت کے بارے میں گفتگو آئی تو فرمایا کہ ضابطہ پر عمل تو ضروری ہے اس لئے سب حضرات رخصت کے قوانین ملاحظہ فرمالیں اور آئندہ اسی کے مطابق عمل کریں۔

احقر صدیق احمد

۱۲/رجب ۱۳۹۴ھ

دفتر کا نظام اور حساب درست کیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دفتر کے تمام کارکنان سے درخواست ہے کہ پابندی کے ساتھ اپنے اوقات میں دفتر تشریف لاکر سب مل کر جلد ہی دفتر کا نظام درست کرادیں، مولوی صدیق صاحب کو اسی لئے روک لیا ہے کہ دفتر کا نظم معمول پر آجائے، بہت بدنظمی ہے، کاغذات درست نہیں ہیں، اس میں ہزاروں کی تعداد کا اثر پڑے گا جس سے پریشانی بہت ہوگی۔

احقر صدیق احمد

۲۱/ربیع الاول ۱۳۹۹ھ

مدرسہ کے مدرس قرض لے کر چلے گئے

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب نے تحریر فرمایا فلاں مدرس جن کو آپ نے یہاں بھیجا تھا محض آپ کے کہنے کی وجہ سے ان کو مدرس رکھ لیا، ان پر اعتماد کیا گیا، شروع میں ان کے حالات اچھے تھے، انھوں نے دس ہزار قرضہ مانگا چنانچہ مدرسہ سے ان کو قرض دے دیا گیا، میری غیر موجودگی میں وہ مدرسہ سے کوچ کر گئے اور مدرسہ چھوڑ دیا، ذمہ دار صاحب نے مختلف شکایتیں لکھیں ناراضگی کا اظہار کیا اور لکھا کہ حضرت قرض وصول کرالیں، جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

خدا کرے خیریت ہو آپ کو کم از کم مشورہ کر لینا چاہئے کہ قرض دیا جائے یا نہیں، آپ ان سے قرض کا مطالبہ کریں غالباً وہ بمبئی میں ہیں، آپ کو مجھے اطلاع کرنی چاہئے کہ قرض دیا جا رہا ہے، آپ بمبئی جا کر ان سے مطالبہ کریں۔ بغیر قرض کی ادائیگی کے ان کو وہاں سے نہ ہٹنا چاہئے۔

صدیق احمد

متفرق اعلانات

(۱) آج ۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ بروز یکشنبہ سے صبح کی گھنٹی چھ بجے بجا کرے گی اور تعلیم پندرہ منٹ بعد شروع ہوگی، جمیع حضرات سے گذارش ہے کہ اس کا لحاظ رکھیں۔

(۲) جو صاحب رخصت لینا چاہیں ان کو رخصت کی تعیین کہ وہ کس قسم کی رخصت چاہتے ہیں درخواست میں ظاہر کرنا چاہیے۔

(۳) احقر کی غیر موجودگی میں رخصت کی درخواست مولانا نفیس صاحب اور ان کے بعد مولانا انتظام حسین صاحب اور ان کے بعد مولانا عبید اللہ صاحب سے منظور کرانی چاہیے۔

احقر صدیق احمد

۲۵ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

(۴) مدرسین اور ملازمین کی تنخواہ کا رجسٹر اس ماہ سے باقاعدہ بنالیا گیا ہے اس لئے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ رسیدی ٹکٹ لگا کر قبض الوصول پر دستخط کیا کریں۔

صدیق احمد

۷ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ

(۵) تمام مدرسین و ملازمین حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تنخواہ کے رجسٹر پر ٹکٹ لگا کر دستخط

کردیں بہت سے حضرات کے دستخط کئی ماہ سے نہیں ہوئے اس کو مکمل کردیں۔

صدیق احمد

۲رشعبان ۱۳۸۶ھ

تمام مدرسین وملازمین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بعد عصر کتب خانہ میں تشریف لاکر تنخواہ وصول کرلیں، اس سے قبل بھی دستخط بعض حضرات نے نہیں کئے اس میں بھی دستخط کردیں ،ٹکٹ اپنے ہمراہ لے آئیں یا پیسے بھیج دیں تا کہ ٹکٹ خرید لئے جائیں۔

تنخواہ کا رجسٹر بھیجا جارہا ہے کہ اس میں دیکھ لیں کہ ان کو کتنے ٹکٹ خریدنا ہے اس حساب سے لے لیں۔

صدیق احمد

یکم ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ

تمام مدرسین وملازمین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بارہویں گھنٹی میں کتب خانہ میں تشریف لاکر تنخواہ وصول کرلیں اور اپنے ہمراہ ٹکٹ لیتے آویں ،جن حضرات کے دستخط پچھلے ماہ کے باقی ہیں اس میں بھی دستخط کردیں۔

صدیق احمد

۲رمحرم ۱۳۸۵ھ

ان تمام مدرسین سے درخواست ہے جنہوں نے تنخواہ کے رجسٹر پر دستخط نہیں کیے وہ تشریف لاکر دستخط کردیں ،ٹکٹ کا انتظام کرکے تشریف لائیں۔

صدیق احمد

۶رشعبان ۱۳۸۵ھ

جمیع مدرسین سے درخواست ہے کہ جلد ہی تنخواہ کے رجسٹر میں ٹکٹ لگادیں بار بار کہا جاتا ہے مگر کوئی صاحب اس کا لحاظ نہیں کرتے ،سب سے پہلے اسی کام کو آج کرلیں بعد میں تعلیم شروع کریں۔

صدیق احمد

باب ۵

رخصت و تعطیل کا قانون و اعلانات

رخصت کے سلسلے میں مدرسہ کا قانون

ایک مدرسہ کے ناظم صاحب نے استفسار فرمایا کہ آپ کے مدرسہ میں رخصت اتفاقیہ رخصت علالت کا کیا ضابطہ ہے اوران رخصتوں کی تنخواہ کا کیا ضابطہ ہے۔ اپنے مدرسہ کا قانون براہ کرم جلد از جلد تحریر فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو، ہر مدرسہ کا اپنے حالات کے اعتبار سے ضابطہ ہوتا ہے، آپ وہاں کے حالات کے اعتبار سے قوانین مرتب فرمائیں، یہاں مدرسین کو رخصت بلا وضع تنخواہ علاوہ تعطیل کلاں کے ۴۵ یوم مزید دی جاتی ہے، جس میں بیماری، اتفاقی وغیرہ سب شامل ہے جو لوگ رخصت نہیں لیتے ان کو اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے لیکن ۴۵ یوم کی رخصت ایک دم سے نہیں دی جاتی مختلف اوقات میں یہ ایام پورے کیے جاتے ہیں۔ ۴۵ یوم کے علاوہ اگر کوئی رخصت لیتا ہے تو تنخواہ وضع ہوتی ہے۔ آپ کی طبیعت کیسی ہے۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ

ہتورا، باندہ

مدرسہ کے معاملہ میں رعایت نہ کریں

ایک مدرسہ کے مہتمم صاحب نے تحریر فرمایا کہ فلاں مدرس پڑھانے میں کوتاہی کرتے ہیں بغیر اطلاع کے گھر چلے گئے طلبہ کی تعلیم کا کافی نقصان ہوا۔ دوسرے لوگ مجھ پر اعتراض بھی کرتے ہیں کہ چونکہ آپ کے رشتہ دار ہیں اس لئے آپ ان سے کچھ کہتے نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

اگر وہ ٹھیک سے کام نہ کرتے ہوں تو آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میری بدنامی ہے اس لئے دوسرے مدرسہ میں کام کریں، آپ اس میں رعایت نہ کریں۔

صدیق احمد

کام والے آدمی کی بہت کچھ رعایت کی جاتی ہے

ایک مدرسہ کے ناظم صاحب کے خط جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

.......کام کے آدمی کے لئے قاعدہ قانون نہیں دیکھا جاتا، قحط الرجال کا دور ہے، بڑی مشکل سے آدمی ملتے ہیں اگر وہاں ان کی ضرورت ہو تو آپ رکھ لیں ورنہ واپس کر دیں، اگر مدرسہ میں ان کی تنخواہ کی وجہ سے انتشار ہو تو نہ رکھنا مناسب ہے، اس میں تو آپ ہی بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ یہاں علاقہ میں کچھ سنگین حالات ہیں دعاء کی بہت ضرورت ہے۔

صدیق احمد

رخصت سے متعلق مدرسین کو ہدایت

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ رخصت کی تحریری اطلاع جناب مولانا نفیس اکبر

صاحب (صدر مدرس وناظم تعلیمات) کو کردیا کریں، اور رخصت کی قسم بھی تحریر کردیا کریں کہ کس قسم کی رخصت درکار ہے، باتنخواہ رخصت کی مدت ختم ہوجانے پر تنخواہ وضع ہوگی، اور رخصت منظور ہونے پر دفتر میں مولانا سعد اللہ صاحب کو دے دیا کریں۔

صدیق احمد غفرلہ

۱۲ر محرم ۹۱ھ

مدرسین کو رخصت کی اطلاع پہلے سے کردینا چاہئے

تمام مدرسین سے درخواست ہے کہ جب رخصت لینی ہو تو کم از کم تین چار یوم قبل درخواست دینی چاہئے، اچانک عین وقت پر درخواست دینے میں انتظام میں بڑی دشواری پیش آتی ہے، البتہ اگر فوری ضرورت پیش آجائے تو وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

نیز درخواست میں رخصت کی نوعیت بھی درج ہونی چاہئے کہ رخصت رعایتی، اتفاقی، بیماری، ان اقسام ثلثہ میں سے کس قسم کی رخصت مطلوب ہے۔

صدیق احمد

۱۷ر ربیع الآخر ۱۳۸۵ھ

رخصت بیماری اور رخصت اتفاقی سے متعلق ہدایات

(۱) تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ آئندہ ماہ شوال ۱۳۹۷ھ سے رخصت کا معاملہ حسب قانون ہوگا۔ یعنی تعطیل کلاں پر پوری تنخواہ ملے گی۔

(۲) رخصت اتفاقی جس کی مدت پندرہ یوم ہے اس کا استحقاق ایک سال کام کرنے کے بعد ہوگا۔ [1] اور نیز رخصت میں پندرہ یوم ایک ساتھ جمع نہ ہوں گے اس رخصت میں بھی پوری تنخواہ ملے گی۔

---

(۱) یہ قانون پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو کر دوسرا قانون جاری ہوگیا جو آئندہ مسطور ہے۔

(۳) کارکنان مطبخ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا عیوضی کارکردہ شخص کو دیں۔

(۴) رخصت بیماری کی مدت ایک ماہ ہے جو صرف بیماری کی حالت میں مل سکے گی، بشرطیکہ وہ بیماری ایسی ہو کہ جس کی وجہ سے کار متعلقہ انجام نہ دے سکے، رخصت بیماری پر تنخواہ پوری ملے گی۔

(۵) بلا حصول رخصت بصورت غیر حاضری ہر شخص کی تنخواہ وضع کی جائے گی، اور اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس کو کس قسم کی رخصت کا استحقاق حاصل ہے۔

(۶) ۱۰ ارشوال کو تمام مدرسین مدرسہ میں تشریف لے آئیں۔

(۷) کل بروز سہ شنبہ ۸/شعبان کو ماہ رجب وشعبان کی تنخواہ تقسیم ہوگی، دفتر میں آکر وصول کرلیں۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ اگر ایک ماہ کی تنخواہ قرض میں وضع کردیں گے تو مدرسہ کو بڑی سہولت ہوگی۔

احقر صدیق احمد

۷/شعبان ۱۳۹۷ھ

دار العلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے موقع پر رخصت

تمام مدرسین حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دار العلوم دیوبند کے صد سالہ اجلاس کے سلسلہ میں ۱۹/ مارچ مطابق یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ روز چہار شنبہ سے ۲۶/ مارچ ۱۹۸۰ء مطابق ۸/ جمادی الاولیٰ چہارشنبہ تک مدرسہ ہذا کی طرف سے تمام مدرسین جانے والوں کو بلا وضع تنخواہ رخصت دی جائے گی، اور جو حضرات اجلاس میں تشریف نہ لے جائیں وہ بدستور مدرسہ میں کام کریں گے۔

صدیق احمد

ایک دعوت میں شرکت کی اجازت

تمام حضرات مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سبادا ؁ سے کل کے لئے دعوت آئی ہے۔

مدرسہ کی طرف سے اجازت ہے، جو صاحب جانا چاہیں درخواست لکھ کر بھیج دیں، لیکن رخصت چہار شنبہ ۲۰؍صفر تک یعنی دو یوم کی مدرسہ کی طرف سے مل سکتی ہے، اس سے زیادہ گنجائش نہیں۔ اس میں مدرسہ کا بہت نقصان ہے۔

جانے والے حضرات اس پر ضرور غور کرلیں کہ کرایہ خود خرچ کرنا پڑے گا، وہاں مل جائے یہ ان کی خوش قسمتی ہے، ورنہ یہ سب کہنے کی باتیں ہوتی ہیں کہ کرایہ مل جائے گا، اور ظاہر ہے کہ دو ایک آدمی کا کرایہ دے سکتے ہیں سب کو نہ دیں گے یہ بارہا تجربہ کی بات ہے۔

احقر صدیق احمد

۱۸؍صفر ۱۳۸۷ھ

چھٹیوں کی تنخواہ

ایک مدرسہ کے مولوی صاحب نے لکھا کہ حضرت آج کل ہمارے مدارس میں جو تعلیم کا سلسلہ چل رہا ہے اگر یہ اجارہ ہے تو ہم لوگ تو اپنی مزدوری دنیا میں ہی لے لیتے ہیں، پھر آخرت میں کیا امید رکھیں اور اگر یہ اجارہ نہیں ہے تو پھر چھٹیوں میں کیسی مزدوری (تنخواہ) دیتے ہیں گستاخی معاف اگر بار خاطر نہ ہو تو ضرور جواب سے نوازیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علماء کرام اور مفتیان عظام نے سارے حالات سامنے رکھ کر فتویٰ دیا ہے۔ آپ کا جی اگر نہ چاہتا ہو تو آپ تنخواہ نہ لیا کریں، لینا جائز ہے ضروری نہیں۔

صدیق احمد

(۱) سیاداباندہ کے قریب ایک موضع ہے، جہاں مدرسہ کے متعدد مدرسین کے متعلقین اور رشتہ دار رہتے ہیں ان کی طرف سے دعوت آئی تھی۔

اعلان تعطیل کلاں

۸/شعبان بروز پنجشنبہ سے ۹/شوال ۱۴۰۴ھ تک سالانہ تعطیل کلاں رہے گی، ۱۰/شوال کو ہر مدرس اور ملازم کی حاضری ضروری ہے، ورنہ زمانہ تعطیل کی تنخواہ وضع ہوجائے گی۔

صدیق احمد

۶/شعبان ۱۴۰۴ھ

۱۰/شوال تک حاضری لازمی ہے ورنہ تنخواہ وضع ہوجائے گی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۰/شعبان ۱۴۰۵ھ سے ۹/شوال تک مدرسہ کی تعطیل ہے۔ ۱۰/شوال کو تین بجے دن تک تمام مدرسین کی حاضری ضروری ہے ورنہ رخصت کلاں کی تنخواہ وضع ہوجائے گی۔

صدیق احمد

۸/شعبان ۱۴۰۵ھ

تعطیل عید الاضحیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عید الاضحیٰ کی تعطیل ۶/ذی الحجہ بروز دوشنبہ سے ۱۲/ذی الحجہ پنجشنبہ تک ہوگی۔ چونکہ ۱۷/ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہے اس لئے اسباق ۱۸/ذی الحجہ بروز شنبہ سے شروع ہوجائیں گے، تمام حضرات اس کا لحاظ رکھیں۔

احقر صدیق احمد

۴/ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ

تمام حضرات کو اطلاع کی جاتی ہے کہ عید الاضحیٰ کی تعطیل ۵/ذی الحجہ سے ۱۵/ذی الحجہ دوشنبہ تک ہوگی، لیکن مدرسین جمعرات کو دوسرے وقت سے اگر اپنی ضرورت سے کہیں جانا چاہیں تو اجازت ہے۔

۳/ذی الحجہ ۱۴۰۲ھ

تمام مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۴/ذی الحجہ بروز چہار شنبہ سے ۱۵/ذی الحجہ تک تعطیل کی جارہی ہے اس لئے رجسٹر حاضری مکمل کرلیں، اور اگر کسی پر مطبخ کا حساب ہو اور بآسانی اس وقت دے سکیں تو ادا کردیں۔

صدیق احمد
۲/ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

درجہ حفظ کی چھٹی ۲۰/شعبان کے بعد ہوگی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام درجات حفظ کے مدرسین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال سے حفظ کے طلبہ کا امتحان پندرہ شعبان کے بعد ہوگا۔ ۲۰/شعبان سے حفظ کے درجہ کی تعطیل ہوگی، ہر مدرسہ میں ۲۰/شعبان کے بعد تعطیل ہوتی ہے۔ طلبہ کا اس میں بہت نقصان ہوتا ہے، جو طالب علم اس کی پابندی نہ کرے گا اس کو مدرسہ میں بعد میں داخل نہ کیا جائے گا۔

۳/شعبان ۱۴۰۱ھ

باب ۱۶

مدرسہ کے سلسلے میں متفرق اصلاحات

دینی مدرسہ کو بورڈ سے الحاق کرنے کے متعلق مشورہ

ایک مدرسہ کے ناظم و مفتی صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہاں مدرسہ کے اراکین شوریٰ میں ایک مسئلہ زیرِ غور ہے جس میں حضرت والا کے فیصلہ پر سب راضی ہیں وہ یہ کہ مدرسہ کا بورڈ سے الحاق کرکے ایڈ لیا جائے تاکہ مدرسہ چلانے میں سہولت ہو، تقریباً نصف اراکین کی رائے ہے لیکن سب نے متفق ہوکر کہا کہ حضرت مدرسہ کے سرپرست ہیں اس لئے حضرت کی طرف رجوع کیا جائے جو حضرت فرمائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات مجھ سے زیادہ ان حالات سے واقف ہیں مجھ کو تو یہی معلوم ہے کہ ہمارے اکابر نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اس قسم کے اکثر مدارس کا حال مجھے معلوم ہے کہ وہاں عجیب ویرانی اور وحشت ہے، آپس میں سخت قسم کا انتشار ہے، اخلاص نام کی کوئی چیز نہیں، مہینوں اسباق نہیں ہوتے، طلبہ انتہائی آزاد ہیں۔

صدیق احمد

دینی مدارس میں عصری علوم پر محاضرہ

ایک ادارہ نے عصری علوم پر دینی مدارس میں محاضرات کا پروگرام بنایا تھا جس کی صورت یہ مقرر کی تھی کہ عصری علوم کے ماہرین کو وہ اپنے صرفہ سے دینی اداروں میں بھیجتے اور طلباء کے سامنے وہ عصری علوم پر محاضرہ دیتے، سال میں ایک دو مرتبہ ایسے پروگراموں کا نظم بنایا تھا پہلے

پروگرام میں تو حضرت نے خود شرکت فرمائی تھی جس کا موضوع تھا ذرائع ابلاغ لیکن حضرت اقدس کو اس پروگرام سے خوشی نہیں ہوئی لیکن کچھ تبصرہ نہیں فرمایا۔ اور عصری علوم کے ماہرین کو پورے اعزاز واحترام کے ساتھ واپس فرمایا۔

دوسرے سال پھر اسی ادارہ کی طرف سے اسی مقصد کے لئے خط آیا، جس میں لکھا تھا کہ آپ مطلع فرمائیں کہ آپ کے مدرسہ میں محاضرہ کا نظم کس طرح رکھا جائے عصری علوم کے ماہرین موجود ہیں، سیاسیات، سماجیات، معاشیات، سیاسیات، نفسیات، قانون، ذرائع ابلاغ کے موضوع پر لکچرس دے سکتے ہیں، آپ پروگرام سے مطلع فرمائیں اسی کے تحت سفر کا نظم کیا جائے گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

جو صاحب تشریف لائے تھے اس سے لوگ متاثر نہیں ہوئے اور نہ انہوں نے کوئی ایسی بات رکھی۔ آپ حضرات اس معاملہ میں پھر غور کریں۔

احقر صدیق احمد غفرلہ

مدرس کو بیوی بچوں کو ساتھ رکھنا چاہئے

ایک علاقہ میں حضرت کے ایماء پر حضرت کی زیر نگرانی ایک مدرسہ قائم ہوا، اور اپنی نگرانی میں حضرت نے مدرسین بھیجے، لیکن افسوس کہ ان بھیجے ہوئے مدرسین سے ایسی ناقابل بیان شنیع حرکتیں سامنے آئیں جن سے سخت بدنامی ہوئی، ان کا منھ کالا ہوا، ان حضرات نے حضرت کی خدمت میں تفصیلی خط لکھا، حضرت کو سخت افسوس ہوا، فوراً دوسرے ایک باصلاحیت صالح استاد کا تقرر فرمایا، اور تاکید یہ فرمادی کہ اب جو بھی مدرس رہے بیوی بچوں کے ساتھ رہے، چنانچہ نئے مدرس کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط ملا۔ وہاں تقریباً تین مدرس گئے، ان میں بداخلاقی کی شکایت ہوئی، اس وجہ سے

لوگوں کے ساتھ اختلاط کو پسند نہیں کرتے، مجھے بھی بڑی ندامت ہوئی، حتیٰ کہ وہاں جاتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے، اس لئے وہاں تو ایسا ہی آدمی مناسب ہے جو بیوی بچوں کے ساتھ رہے، اگر والدہ بھی آپ کے ساتھ رہیں تو کیا حرج ہے، مولوی محمد ہاشم نے کیا طے کیا وہ تو بیوی کے ساتھ رہتے ہیں۔

آپ دو چار ماہ بعد بلالیں، اگر والدہ کا گھر رہنا ضروری ہو تو اہلیہ کچھ دن کے لئے بہرائچ چلی جایا کریں، شعبان، ذی الحجہ تک بہرائچ رہ لیا کریں، طلبہ کے ساتھ اختلاط نہ رہے، قیام شہر میں ہو، جو احباب ملاقات کے لئے آنا چاہتے ہوں ان سے فرمادیں کہ ۹-۱۰ ر شوال کو تشریف لادیں۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ سے متعلق ہدایات

مکرم جناب چمن بھائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو میں نے مولانا عبد اللہ صاحب سے عرض کیا کہ کچھ وقت نکال کر تشریف لائیں کچھ دن رہ کر پھر وطن آجائیں جب مکمل صحت ہو جائے اس وقت آپ آکر مدرسہ دیکھ لیں آتے جاتے رہیں۔

ابھی اس واسطے بھی ان کے آنے کی ضرورت ہے کہ رقم ان کے نام سے جمع ہے اس کو نکالنا ہے، آپ لوگ مشورہ کر کے دو آمیوں کے نام رقم جمع کریں۔

مدرسین نے رمضان میں جو چندہ کا کام کیا ہے اس میں مشورہ کر کے ان کو معاوضہ دے دیجئے۔

تنخواہ میں اضافہ وہاں کے حالات اور آمدنی کے اعتبار سے کر دیجئے۔

جو ضروری تعمیر ہے اس کو کرا لیجئے، مدرسین کے کچھ مکان ہو جائیں یہ بہت ضروری ہے، ایک کمرہ دفتر کے لئے خاص ہو، ابھی مہمان خانہ کے نام سے کوئی عمارت نہ تعمیر کی جائے، مدرسہ کے کسی کمرہ میں مہمان ٹھہر جایا کریں۔

جو حضرات پنکھے دینا چاہتے ہیں ان سے آپ فرمادیں کہ جہاں زیادہ ضرورت ہو وہاں دینے میں ثواب ہے، مسجد میں جتنی ضرورت ہو اور کام چل جائے اتنے مسجد میں لگادیں باقی مدرسہ میں لگوادیں، طلبہ پڑھیں گے ثواب ملے گا۔

صدیق احمد

مکتب کا نظام العمل مجوزہ حضرت اقدسؒ

حضرت اقدس کی زیر نگرانی ایک مدرسہ مکتب کی شکل میں قائم تھا، حضرت اقدس نے اس مکتب کے لئے مندرجہ ذیل نظام العمل تحریر فرمایا۔

مدرسہ کے تعلیمی اوقات

(۱) روز صبح چار گھنٹے۔ شام کو دو گھنٹے۔

(۲) بعد مغرب عشاء تک۔

رخصت

مدرسہ میں ۲۱ / رمضان سے ۱۰ / شوال تعطیل کلاں ہوگی، اس میں پوری تنخواہ دی جائے گی، اس کے علاوہ ۱۵ / یوم کی رخصت ملے گی۔ جس میں پوری تنخواہ ملے گی، ان دونوں رخصتوں کے بعد اگر رخصت لی جائے گی تو اس میں تنخواہ نہ ملے گی۔

چندہ کی وصولیابی

جو مدرس رمضان میں مدرسہ کا کام کرے یعنی باہر جا کر چندہ وصول کرے گا اس کو دوگنی تنخواہ دی جائے گی۔

نگراں

ابھی مشورہ سے پانچ شخص منتخب کر لئے جائیں، جو مدرسہ کی نگرانی کریں، اور اس کی اطلاع احقر کو کر دیا کریں، بعد میں ایک کمیٹی قائم کر دی جائے گی۔

صدیق احمد

مدرسہ میں تعویذ لکھنے والوں کو ضروری ہدایات

ایک مدرسہ کے ذمہ دار صاحب مدرسہ بھی چلا رہے تھے اور ساتھ ہی تعویذ کا کام شروع کر رکھا تھا، لوگوں کی بھیڑ لگتی تھی، عورتیں بھی آتی تھیں مدرسہ میں آمد و رفت بڑھتی جا رہی تھی، حضرت نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک کامیاب فرمائے۔ اخلاص کے ساتھ کام کیا جائے، تعویذوں کا سلسلہ نہ بڑھایئے، عورتیں بالکل نہ آئیں۔ مرد تعویذ لے کر چلے جائیں آپ کے پاس نہ بیٹھیں، اس سے آدمی بدنام ہو جاتا ہے۔

صدیق احمد

تعویذ لکھنے کے لئے ایک وقت مقرر کر لیں

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے غالباً اس طرح کے حالات تحریر فرمائے کہ اطراف کے لوگ تعویذ وغیرہ دیگر ضروریات سے آتے ہیں، تعویذوں کی وجہ سے کافی وقت خرچ ہوتا ہے۔ حضرت نے ان کو جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک آپ سے دین کا کام لیتا رہے، تعویذ کے لئے ایک گھنٹہ کا وقت

نکال لیں صرف اسی وقت یہ کام کر دیا کریں، ورنہ اس میں بڑی پریشانی ہو جاتی ہے، بہت سے کام رک جاتے ہیں۔

صدیق احمد

مدرسہ چلایئے اور اللہ کے علاوہ کسی پر اعتماد نہ کیجئے

ایک صاحب مدرسہ بھی چلاتے تھے اور عملیات وتعویذات کا بھی سلسلہ جاری کر رکھا تھا اور تعویذ والوں سے رقم لے کر مدرسہ میں لگاتے تھے، تعویذ والوں کی مدرسہ میں بھیڑ بھی ہو جاتی تھی مردوں کی بھی عورتوں کی بھی۔ حضرت نے ایک خط میں ان کو منع فرمایا اور سلسلہ محدود کرنے نیز عورتوں کے آنے پر سختی سے منع فرمایا۔ ان صاحب کا خط آیا کہ حضرت میں اب تعویذ لکھنا بالکل ہی بند کر دوں گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک ہر طرح فضل فرمائے مدرسہ کو ترقی عطاء فرمائے۔ مخلوق سے تو بہت بچ بچ کے رہنا پڑتا ہے، کسی پر اعتماد نہ کیجئے۔

صدیق احمد

قرآن خوانی

ایک صاحب نے لکھا کہ میرے یہاں سے آپ کے مدرسہ کے لئے ہر سال امداد جاتی ہے، یہاں فلاں صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، آپ کچھ پڑھے ہوئے قرآن پاک بھیج دیجئے، اور تحریر فرمایئے کتنے قرآن پاک بھیج دیں گے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

انشاء اللہ بیس قرآن جلد ہی ہو جائیں گے، دعاء مغفرت کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

قرآن خوانی کے لئے طلبہ کو دوکانوں مکانوں میں نہ بھیجا جائے

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے استفسار کیا کہ لوگ قرآن خوانی کے لئے مدرسہ میں آتے ہیں، رقم بھی دیتے ہیں تاکہ ایصال ثواب کردیا جائے قرآن خوانی کرانے کے لئے روپئے مٹھائی کے لئے دیتے ہیں تو اس طرح کر سکتے ہیں یا نہیں۔ بچوں کو قرآن خوانی کے لئے دکان مکان بھیج سکتے ہیں یا نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

کسی مکان یا دوکان میں لڑکوں کو بھیجنا کسی طرح مناسب نہیں، قرآن پاک پڑھوا کر ایصال ثواب مدرسہ میں کرادیں، اس سلسلہ میں جو رقم آئے اس کو طلبہ کو نہ دیں، اگر میراث تقسیم ہونے پر رقم دی جارہی ہے تو مدرسہ میں داخل کردیں۔

صدیق احمد

مدرسہ میں ایصال ثواب وقرآن خوانی

کسی صاحب کے یہاں خالہ مرحومہ کے نام سے فاتحہ ہونا تھا اسی کا دعوت نامہ حضرت کی خدمت میں آیا جس میں شرکت کی درخواست کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ آپ کے مدرسہ میں قرآن خوانی وغیرہ ہوسکتی ہے؟ آپ تعداد لکھ کر بھیجیں کہ کتنے کلمے کتنے قرآن شریف کتنی آیۃ الکرسی درود شریف وغیرہ ہوجائے گی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

محترمہ زید مجدہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہاں سالانہ امتحان ہورہا ہے جن طلبہ کا امتحان ختم ہوجاتا ہے وہ طلبہ گھر چلے جاتے ہیں، اس لئے قرآن پاک اور دیگر وظائف اوراد کی تعداد تو نہ بتاسکوں گا البتہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک درود پاک کلمہ وغیرہ پڑھوا کر انشاء اللہ ایصال ثواب کیا جائے گا۔ انشاء اللہ دس قرآن پاک تو ہوجائیں گے۔

صدیق احمد

باب ۱۷

نصاب تعلیم

نصاب

شہڈول سے بعض حضرات نے خط تحریر فرمایا کہ جناب والا کئی مرتبہ شہڈول تشریف لاچکے ہیں اور ہر مرتبہ حضرت کی خواہش یہی رہی کہ یہاں کوئی باقاعدہ مدرسہ کا نظام ہوجائے، اللہ کا شکر ہے اب وہ وقت آگیا کہ یہاں باقاعدہ تعلیم ہو، مدرسہ کی ایک کمیٹی تشکیل ہوچکی ہے، آپ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ ہم لوگ اس میں کون سا نصاب چلائیں، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ندوۃ العلماء لکھنؤ کے نصاب سے مدرسہ کو لے چلو، جناب والا کے مشورہ اور رائے کی ضرورت ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، وہاں احباب سے مشورہ کرلیں جو نصاب وہاں کے حالات کے اعتبار سے مناسب ہو وہی چلائیے، دعاء کررہا ہوں اللہ پاک مزید ترقی عطاء فرمائے۔

صدیق احمد

دینیات کا نصاب کیسا ہونا چاہئے

ایک صاحب نے اسکول میں دینیات کے نصاب کے متعلق حضرت سے مشورہ کیا اور کامیابی کی دعاء کی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اللہ پاک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ وہاں کے حالات کے اعتبار سے جو نصاب

مناسب ہو اس کو تجویز کر لیں، وہاں کے کام کرنے والوں سے بھی مشورہ کر لیجئے۔

صدیق احمد

نصاب تعلیم

ایک صاحب نے نصاب کے متعلق کچھ تحریر فرمایا اور لکھا کہ اپنے مدرسہ کا نصاب ارسال فرمائیں اور جواب کے لئے انتر دیشی لفافہ ارسال فرمایا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیمی نصاب اس میں کس طرح بھیجا جائے اپنے یہاں کے حالات کے اعتبار سے آپ نصاب تجویز فرمادیں۔

صدیق احمد

ہر طالب علم کو مروجہ نصاب کا پابند نہ بنایا جائے بلکہ ضرورت وقت اور صلاحیت کے مطابق ضروری علوم پڑھائے جائیں

استاد کو چاہئے کہ طالب علم سے پہلے معلوم کرلے کہ اس کے پاس کتنا وقت ہے اس کا لحاظ کرتے ہوئے اس کے اسباق کا انتظام کرے، کم وقت ہو تو نصاب کا اس کو پابند نہ بنائے بلکہ دین کی اس قسم کی کتابیں پڑھادے جس سے اس کو حلال حرام جائز ناجائز کی تمیز ہو جائے، اور اسلامی اخلاق کے ساتھ متصف ہو جائے، اس سلسلہ میں جو کتابیں وہ سمجھ سکے وہ پڑھائے خواہ کسی زبان میں ہو۔ کوئی ضروری نہیں کہ اس کو عربی زبان ہی میں پڑھائے، بزرگان دین کی سوانح دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے اس کا بہت زیادہ لحاظ کیا۔

حضرت حکیم الامت تھانویؒ نے ایک نصاب تجویز فرمایا جس میں اسی مصلحت کو پیش نظر رکھا ہے جن حضرات کے پاس وقت کم ہے وہ اس کو پڑھ کر دین کے کام میں لگیں۔ [1]
(آداب المعلمین ص ۴۳، ۴۴)

---

[1] حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں، "علماء کو چاہئے کہ نصاب تعلیم وسیع کریں، ایک نصاب اردو میں ان لوگوں کے لئے ہونا چاہئے جو عربی نہیں پڑھ سکتے ان کو اردو میں ضروریات دین پڑھا کر عقائد و معاملات سے آگاہ کر دینا چاہئے۔

مدرسین کو چاہئے کہ ہر طالب علم کو پورا عربی پڑھانا ضروری نہ سمجھیں، جس کے اندر مناسبت دیکھیں اور فہم سلیم پائیں اس کو سب کتابیں پڑھا دیں اور جس کو مناسبت نہ ہو یا فہم سلیم نہ ہو اس کو بقدر ضرورت مسائل پڑھا کر کہہ دیں کہ جاؤ دنیا کے دھندے میں لگو، تجارت و حرفت کرو، کیوں کہ ہر شخص مقتدا بننے کے لائق نہیں ہوتا، بعضے نالائق بھی ہوتے ہیں ایسوں کو فارغ التحصیل بنا کر مقتدا بنا دینا خیانت ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک مقدار معین کر لینا چاہیے کہ اس سے آگے ان کو نہ پڑھایا جائے اور وہ مقدار ایسی ہو جو دین کے ضروری مسائل جاننے کے لئے کافی ہو۔ (تعمیم التعلیم، التبلیغ ص ۲۱۲۔ ص ۱۶۱۔ ج ۲۱)

میری رائے میں ہر مدرسہ کے اندر ایک ایسا نصاب ہونا چاہئے، بقدر ضرورت دین کا علم حاصل کرنا فرض عین ہے جن لوگوں کو عالم بننے کی فرصت نہ ہو وہ بیچ ہی کے راستہ پر رہیں کہ نہ عالم ہوں نہ جاہل بلکہ ضروریات دین کا علم حاصل کر کے اپنے دینوی کاروبار میں لگیں اور اس کے لئے ایک سال کی ضرورت ہے زیادہ کی نہیں۔ (الھدی والمغفرۃ۔ التبلیغ ص: ۲۲۹، ۲۱۳، ج: ۱۰)

خلاصہ یہ کہ دینیات کا کورس علماء سے پوچھ کر مقرر کیا جائے تاکہ وہ ایسا کورس مقرر کریں جس سے شریعت کی عظمت قلب میں جم جائے اور عقائد اسلامیہ ایسے راسخ ہو جائیں کہ پہاڑ کے ہلائے نہ ہلیں، عقائد واحکام بصیرت کے ساتھ معلوم ہو جائیں، (ضروریات دین کا علم ہو جائے) اور ضروریات یہ ہیں کہ عقائد، دیانات، معاملات، معاشرت، اخلاق۔ اور کچھ اسرار و حکم بھی بتلائے جائیں تاکہ بالا جمال پڑھنے والے کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے گھر میں اسرار و حکم بھی ہیں مصالح عقلیہ کی بھی رعایت ہے اور تمدن و سیاست بھی کامل ہے، اس کے بعد چاہے انگریزی پڑھو یا صنعت سیکھو، جو چاہو کرو۔

(الفاظ القرآن التبلیغ ص: ۶۹، دعوات عبدیت۔ ص: ۱۴۳، ج: ۸)

درس نظامی میں نصاب کی تبدیلی کے متعلق مکتوب

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا تفصیلی خط ملا، اکابر معلوم نہیں کیوں خاموش ہیں، ان کی موجودگی میں مجھ جیسے ناکارہ شخص کا اقدام اس سلسلہ میں مناسب نہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ اکابر بھی اس اجلاس میں موجود تھے جس میں نصاب کی تبدیلی کا اعلان کیا گیا ہے، انہوں نے کچھ نہیں کہا اب اگر میں یا آپ کچھ کہیں بھی تو اس کا کیا وزن ہوگا، اسلئے فتنہ سے بچنے کے لئے یہ صورت مناسب ہے کہ اپنے اپنے طور پر مدارس میں اکابر کا مجوزہ نصاب پڑھایا جائے۔ اختلاف مناسب نہیں ہے ایک فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔

صدیق احمد

باب ۱۸

لڑکیوں کی تعلیم

جوان لڑکیوں کو مردوں کو نہیں پڑھانا چاہئے

ایک صاحب نے لکھا کہ یہاں مکتب میں لڑکیاں بھی پڑھتی ہیں کس عمر تک کی بچیوں کو پڑھایا کروں بعض لڑکیاں جوان ہوچکی ہیں اور ابھی ان کے ایک ہی دو پارے ہوئے ہیں ان کے بارے میں کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

جوان لڑکیوں کو کسی عورت کے حوالہ کردیجئے وہ قرآن پاک اور دینیات پڑھادیا کرے اگر ہوسکے تو لڑکیوں کی تعلیم بھی علیحدہ ہو، کوئی پڑھی لکھی عورت کو رکھ لیجئے۔

صدیق احمد

کوشش کیجئے دوسرے اسکول میں داخلہ ہوجائے

ایک مسلمان لڑکی نے لکھا کہ میں جس کالج میں پڑھ رہی ہوں وہ عیسائیوں کا ہے۔ جو مجھ سے سینئر لڑکیاں ہیں وہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے مذہب کے بارے میں بتاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارے گرجا گھر چلا کرو، حضرت جی بہت غصہ آتا ہے، پر کیا کروں وہ سب مجھ سے بڑی ہیں، میرے لئے دعاء فرمائیں کہ ان کے بیچ میں رہ کر اپنے اسلام مذہب پر قائم رہوں اور میری عزت و آبرو جان و مال سب محفوظ رہے، اور ہر کلاس میں پہلا درجہ پاؤں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

آپ گرجا گھر بالکل نہ جائیں ان سے کہیے کہ میں پڑھنے کے لئے اسکول میں داخل ہوئی ہوں مذہب بدلنے کے لئے نہیں۔ اپنے مذہب کے خلاف ہرگز نہ کروں گی کوشش کیجئے کہ دوسرے اسکول میں داخلہ ہو جائے۔

صدیق احمد

لڑکوں لڑکیوں کو ڈاکٹری کی مخلوط تعلیم

ایک صاحب نے افریقہ سے بڑی عقیدت کے ساتھ خط تحریر فرمایا اور اس میں اپنی لڑکی کے بارے میں مشورہ کیا کہ میری لڑکی امتحانات میں اچھے نمبرات سے پاس ہوتی ہے اور اب عورتوں کے مخصوص امراض علاج ومعالجہ کا کورس پڑھانے کی رائے چل رہی ہے۔ میں صرف آپ کے مشورہ کا محتاج ہوں یہ کورس سات سال کا ہوگا لڑکوں لڑکیوں کی مخلوط تعلیم ہوتی ہے لڑکی کو تنہا آنا اور جانا ہوگا، جیسا حضرت کا مشورہ ہوگا اسی کے مطابق عمل کروں گا لڑکی سنجیدہ ہے، شریف مزاج کی ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب........ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مخلوط تعلیم کے نتائج اچھے نہیں ہیں آئے دن شرمناک واقعات ہوتے رہتے ہیں بہت سی لڑکیاں غیروں کے ساتھ چلی گئیں اس لئے احقر کی رائے ایسی تعلیم کی نہیں ہے اگر کوئی عورت اپنے طور سے یہ کام سکھا دے تو ان سے سیکھ لیا جائے مقصود ہنر کا حاصل کرنا ہے، ملازمت نہ ملے تو اس میں کیا نقصان ہے۔ اگر اپنے پاس ہنر ہے تو پرائیویٹ طور پر یہ کام کیا جاسکتا ہے۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا۔ باندہ

لڑکے لڑکی کی مخلوط تعلیم

عزیزم مولوی.........سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط ملا میرے تجربات ہیں اور بہت سے مقامات پر لڑکیوں کے کالج جو کسی بھی ادارے کے قریب ہیں ان میں طرح طرح کے فتنے اٹھ چکے ہیں، اس لئے خدا کے واسطے وہاں لڑکیوں کا کالج نہ بنایا جائے، میں لڑکیوں کے اسکول کی مخالفت اس وقت نہیں کر رہا، لیکن دوسری جگہ بنایا جائے جہاں کوئی لڑکوں کا ادارہ قریب نہ ہو، اس کے علاوہ اس میں شرعی بھی قباحت ہے، ملاقات کے وقت تفصیلی بات ہوگی، آپ لوگ نرمی سے بات کر کے دوسری جگہ کے لئے آمادہ کر دیجئے۔

صدیق احمد

مکتب میں لڑکیوں کو نہ پڑھایئے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں مکتب میں پڑھاتا ہوں لڑکے اور لڑکیاں سب ہی پڑھتے ہیں لڑکیوں کو دیکھ کر میری طبیعت میں گندے خیالات آتے ہیں، زنا کرنے کا جی چاہتا ہے بدکاری کی طرف نفس مائل ہوتا ہے سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ حضرت والا کوئی وظیفہ اور تدبیر ارشاد فرمائیں تا کہ غلط کام سے بچ سکوں۔ حضرت نے زبانی ارشاد فرمایا کہ

"آدمی جو اسباب اختیار کرے گا اس کا اثر ضرور ہوگا آدمی زہر پئے اور کہے کہ اس کا اثر نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے، سانپ کے بل میں انگلی خود ڈالے اور کہے کہ سانپ نہ کاٹے، آگ کے پاس خود بیٹھے اور کہے کہ گرمی نہ لگے یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر بچنا چاہتا ہے تو قریب ہی کیوں جائے شریعت نے آخر پردہ کا حکم کیوں دیا ہے شریعت کے خلاف جو کام ہوگا اس میں تو بربادی ہی بربادی ہوگی، اور پھر حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا۔ایسی جگہ آپ کیوں کام کرتے ہیں جہاں اپنی آخرت برباد ہونے کا اندیشہ ہے اللہ پاک نے جائز کاموں کے دروازے کھول رکھے ہیں، جائز کام کیجئے، جس میں اس قسم کے خطرات نہ ہوں۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے لکھا کہ مدرسہ میں بعض طالبات بھی پڑھتی ہیں بدنگاہی ہورہی ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

ان کا انتظام کسی کے گھر میں کردیجئے، آپ نہ پڑھایئے، اپنی اہلیہ کے سپرد کردیجئے۔

صدیق احمد

ان صاحب نے یہ بھی لکھا کہ مجھے چندہ کرنا پڑتا ہے کیا کروں، جواب تحریر فرمایا۔

''آپ جو کچھ کرسکیں کرتے رہیے، کوئی ایسی ذمہ داری نہ قبول کیجئے، جس کو نہ کرسکتے ہوں''۔

صدیق احمد

باب ۱۹

تعلیم نسواں اور مدرسۃ البنات

تعلیم نسواں کے لئے اپیل کی درخواست پر جواب

ایک صاحب نے تعلیم نسواں کے لئے ایک دینی مدرسہ قائم کیا اور مدرسہ کے لئے اپیل لکھنے کی درخواست کی حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

مدرسہ کے حالات تحریر کیجئے میں اتنی دور رہتا ہوں میری تحریر کا کیا اثر ہوگا وہاں کے مقامی علماء اور معزز حضرات سے اپیل تحریر کرایئے میں بھی اس میں انشاء اللہ کچھ لکھ دوں گا، اس سلسلے میں اکابر سے مشورہ کر لیجئے۔

صدیق احمد

مدرسۃ البنات کے سلسلہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ کے نام خط

ایک صاحب نے مدرسۃ البنات قائم کیا جس میں دار الاقامہ کا بھی نظم تھا اور پانچ سالہ کورس مقرر کیا تھا، حضرت کی خدمت میں ختم بخاری شریف کی دعوت دینے کے لئے تشریف لائے تھے اور یہ بھی عرض کیا کہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی بھی تشریف لائیں گے، حضرت اقدس نے معذرت فرمائی اور حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی کی خدمت میں مندرجہ ذیل عریضہ ارسال فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہو، ایک صاحب یہاں تشریف لائے تھے اور اصرار کیا کہ مدرسۃ البنات میں بخاری شریف کا ختم ہے تم کو وہاں چلنا ہے ان سے احقر نے عرض کیا کہ میرے بڑے وہاں موجود ہیں اگر وہ حضرات وہاں تشریف لے جائیں گے تو احقر حاضر ہو جائے گا، اب تک تو احقر کے ذہن میں یہ بات ہے کہ لڑکیوں کی اس قسم کی تعلیم کو اپنے بڑوں نے پسند نہیں کیا، حضرت والا اس کو زیادہ بہتر سمجھتے ہیں، حضرت کا کیا حال ہے، وہاں حضرت کی موجودگی میں اس کام کے لئے احقر کا حاضر ہونا کس طرح جائز ہوگا، احقر کی ہمت نہیں ہے، خادم کی حیثیت سے حاضر ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہاں کی حاضری حضرت والا پسند فرمائیں، دعاء کی درخواست ہے۔

احقر صدیق احمد

مدرسہ عربیہ، ہتورا، باندہ

اس کے جواب میں حضرت شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمٰن صاحب نے تحریر فرمایا۔

”آپ نے جو اپنا خیال ظاہر کیا ہے میں اس سے متفق ہوں، تفصیلی گفتگو کبھی موقع ہوا تو زبانی ہوگی“۔

حبیب الرحمٰن الاعظمی

مدرسۃ البنات کے متعلق حضرت کی رائے

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مجھے ایک ضروری مشورہ کرنا ہے، وہ یہ کہ لڑکیوں کے لئے مدارس کا قیام موجودہ حالات میں ضروری ہے؟ جو لوگ رہائشی مدرسہ کے قیام کے خواہش مند ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ اچھی بدعت ہے چونکہ گھر گھر آج کل سنیما ٹی وی کا رواج ہے، گھروں

میں دینی تعلیم مشکل ہے، اس لئے یہ صورت بہتر ہے، حضرت والا اپنی رائے سے مطلع فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکابر نے اس کو پسند نہیں کیا، لیکن حالات کے بدلنے سے رائے بدل جاتی ہے، دار الاقامہ میں تو فتنہ معلوم ہوتا ہے، لڑکیاں پڑھ کر روزانہ اپنے گھر آجایا کریں، ایسا انتظام ہوجائے تو زیادہ مناسب ہے، اور مفید ہے۔

صدیق احمد

حالات کے تحت لڑکیوں کے لئے دینی ادارہ کھولنے کی ضرورت

ایک عالم صاحب جو مختلف مدارس میں رہ کر کام کر چکے تھے، مختلف مدرسوں کی ذمہ داری بھی سنبھالتے رہے، اللہ تعالیٰ نے چندہ کی وصولیابی کا اچھا ملکہ دیا تھا، ہر مدرسہ والا چندہ کی فراہمی کی وجہ سے اپنے یہاں بلانا چاہتا تھا، مقصد پورا ہونے کے بعد ان کو برطرف کردیا جاتا، انہوں نے تحریر فرمایا کہ حضرت میں تو اب عاجز آچکا ہوں۔

تعلیم نسواں کے نام پر یہاں رضاخانیوں کے کئی مدرسہ قائم ہیں، جہاں داخلہ کے شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ دیوبندی اور وہابیوں کو کافر کہو، باقاعدہ فارم میں دستخط کرائے جاتے ہیں سند بھی اس شرط اور دستخط کے ساتھ دی جاتی ہے، تعلیم نسواں کے اپنے خیال کا کوئی مدرسہ نہیں ہے، دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے علم دین کے شوق میں اپنے خیال کے لوگ بھی اپنی لڑکیوں کو وہاں داخل فرماتے ہیں، فی الحال لڑکیوں کے لئے ایک ادارہ کھولنے کا ارادہ کیا ہے، حضرت والا کا جیسا مشورہ ہو۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کو لوگ صرف اپنے مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں بعد میں بے اعتنائی برتتے ہیں، آپ جس ادارہ میں کام کریں ان سے طے کر لیجئے کہ میرے مشورہ سے کام کیا جائے مجھے صرف سفیر بنا کر نہ رکھا جائے اگر لوگ یہ شرط منظور کر لیں تو آپ جامعۃ الصالحات کو سنبھالئے، وہاں اس کی سخت ضرورت ہے کہ لڑکیوں کا اپنا ادارہ ہو اللہ آپ کو صحت کے ساتھ تادیر قائم رکھے۔

صدیق احمد

باب ۲۰

طلبہ کی اصلاح کے لئے ضروری خطوط

کس مدرسہ میں داخلہ لیں

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں اس سال ہفتم میں پڑھ رہا ہوں آئندہ دورہ پڑھنا ہے، کس مدرسہ میں داخلہ لوں تاکہ اکابرین سے استفادہ بھی کرسکوں، سہارنپور اور دیوبند نگاہوں کے سامنے ہیں، اور والد صاحب نیز گھر والے دور جانے سے منع فرمارہے ہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک مقصد میں کامیاب فرمائے استخارہ کرلیجئے، اس کے بعد جہاں کے لئے دل مائل ہو وہاں جاکر تعلیم حاصل کیجئے، آدمی مقصد کے لئے سفر کرتا رہتا ہے دور نزدیک نہیں دیکھتا۔

صدیق احمد

آئندہ دورہ حدیث کہاں پڑھوں

ایک طالب علم نے مشورہ لیا کہ آئندہ دورہ حدیث کہاں پڑھوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آئندہ کے بارے میں وہاں اساتذہ سے مشورہ کرلیجئے اور استخارہ کرلیجئے، حدیث میں

تو مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم کا علم بہت اچھا ہے۔

صدیق احمد

اسی طرح کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دورہ پڑھنا ہو تو اس وقت سہارنپور زیادہ بہتر رہے گا، وہاں کتابیں ختم کراتے ہیں، محنت سے پڑھاتے ہیں، بہتر ہے کہ آپ وہاں اساتذہ سے مشورہ کرلیں۔

صدیق احمد

دوسرے مدرسہ کے جانے کے سلسلہ میں مشورہ

ایک طالب علم نے حضرت سے مشورہ کیا کہ میں فلاں مدرسہ میں پڑھتا تھا آئندہ دیوبند جانے کا ارادہ ہے، گھر والوں کا بھی یہی منشاء ہے میرے استاد........ سختی سے منع کر رہے ہیں کہ ابھی نہ جاؤ اور نہ جاؤں تو گھر والے ناراض ہوں گے اس صورت میں مجھے کیا کرنا چاہئے، حضرت نے فرمایا کہ طالب علم کو منع نہیں کرنا چاہئے جس مدرسہ میں جانا چاہے آزادی سے جائے اور مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

آپ استخارہ کرلیں اس کے بعد جیسا رجحان ہو عمل کریں آپ نے اگر جانا طے کرلیا ہے تو قاری........ صاحب کو نہ روکنا چاہئے، آپ نے ان سے اپنا فیصلہ نہ بتایا ہوگا۔

صدیق احمد

مشورہ

ایک صاحب نے تحریر کیا کہ احقر ایک مدرسہ میں کام کرتا ہے، جس کی بنیاد حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی تھی اب احقر صرف حافظ قرآن ہے، کچھ قواعد پڑھے ہیں اب علم دین

کا شوق ہوا، دورہ اور افتاء میں ساعت کا ارادہ ہے، آنجناب کا کیا مشورہ ہے، جیسا حضرت کا مشورہ ہوگا اسی کے مطابق عمل کروں گا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

استخارہ کر لیجئے، قلب کا جو رجحان ہو اس پر عمل کیجئے۔

صدیق احمد

ایک طالب علم کے تعلیم چھوڑ دینے کی وجہ سے حضرت کی فکر اور اس کو لانے کی کوشش

ایک طالب علم نہایت ذہین اور محنتی تھا، درجہ میں دوسرے طلبہ سے ممتاز اور امتحانات میں اعلیٰ نمبرات سے کامیاب ہوتا تھا دینی تعلیم کا اسکو شوق بھی تھا لیکن اس کے والد صاحب (جو خود بھی مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے) نے گھریلو کام کاج کی وجہ سے اس کی تعلیم چھڑا دی اور جوتے کی دکان میں اس کو بٹھا دیا، حضرت والا کو بڑا صدمہ ہوا۔ اور اس کے والد صاحب کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

عزیزم مولوی.......... سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آخر آپ پر کیا مصیبت آئی ہے کہ لڑکے کی زندگی برباد کر رہے ہیں ماشاء اللہ بہت ذہین اور محنتی ہے، اس کی تعلیم مکمل کرا کے پھر جس کام میں لگانا ہو لگا ئیے، آپ جیسے لوگ جب اس طرح کریں گے تو پھر دین کا کیا حال ہوگا، بہت جلد اس کو بھیجئے۔

صدیق احمد

تعلیم چھوڑ کر کاروبار کرنا

ایک طالب علم نے تعلیم چھوڑ کر بمبئی جا کر تجارت شروع کر دی اور وہاں جا کر حضرت کی

خدمت میں ایک خط لکھا کہ مجھے نصیحت کر دیجئے میرے واسطے دعاء کیجئے، اس کے تعلیم چھوڑنے پر حضرت کو بڑا صدمہ تھا، جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

نصیحت کیا کروں آپ کہاں عمل کرتے ہیں تعلیم مکمل کر کے پھر کاروبار کرتے، تم خود سوچو اتنے دن میں کیا کما لیا ذہن اچھا تھا کبھی یہ وہم بھی نہ تھا کہ تعلیم چھوڑ دوگے، دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

فاسق فاجر سے پڑھنا

ایک صاحب نے لکھا کہ ایک صاحب نہایت آزاد فاسق فاجر ہیں، وہ عالم بھی ہیں میں ان سے انگریزی پڑھتا ہوں، مناسب ہے یا نہیں۔ پڑھوں یا نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

جن سے پڑھ رہے ہیں وہ کیا کرتے ہیں اطمینان نہیں تو دوسرے سے پڑھئے۔

صدیق احمد

خیر خواہی کا مشورہ

ہردوئی مدرسہ کے ایک طالب علم حضرت مولانا ابرار الحق صاحبؒ کے شاگرد کسی غلطی کی بناء پر مدرسہ سے خارج کر دیئے گئے یا بغیر چھٹی کے آجانے کی وجہ سے ان کو مدرسہ میں نہ رکھنے کا فیصلہ کر لیا گیا اب وہ طالب علم پریشان تھے حضرت سے دعاء کی درخواست کی اور مشورہ طلب کیا حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

خط ملا، حضرت کو تم اپنی مجبوری لکھ کر معافی نامہ پیش کرو اور یہ تحریر کرو، جہاں حضرت کا

حکم ہوگا وہاں داخلہ لوں گا، مجھ سے جو غلطیاں ہوئیں معاف فرمائیں اور میرے لئے دعاء کریں،
حضرت انشاء اللہ معاف کردیں گے اسی وقت اگر حضرت کو لکھ دیتے کہ حضرت میں کہاں جاؤں
حضرت جو تحریر فرمائیں گے عمل کروں گا تو زیادہ بہتر تھا کسی دوسری جگہ داخلہ لینا چاہئے تھا، دعاء
کررہا ہوں۔

صدیق احمد

دیانت داری وخیر خواہی کا مشورہ

گجرات کے علاقہ سے ایک صاحب نے بڑے اشتیاق واصرار سے مدرسہ میں تعلیم
کے لئے داخلہ لینے کی اجازت چاہی اور لکھا کہ آپ ہی کے مدرسہ میں پڑھنا چاہتا ہوں، حضرت
نے ان کو جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہاں آکر آپ دیکھ لیں یہ جگہ بہت چھوٹی ہے اگر جی لگ جائے تو آپ یہاں رہ
جائیں ورنہ دوسری جگہ جہاں آپ پسند کریں گے داخلہ کرادیا جائے گا۔

صدیق احمد

داخلہ کے بعد دوسری جگہ جانا مناسب نہیں

ایک طالب علم نے ایک مدرسہ میں داخلہ لیا، تعلیم حاصل کرنے لگے لیکن وہاں کی آب
وہوا ان کے موافق نہ تھی جس کی وجہ سے پریشان تھے اور وہ مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں
داخل ہونا چاہتے تھے اور وہ مدرسہ چھوڑ کر دوسرے مدرسہ میں داخل ہونا چاہتے تھے اس سلسلہ میں
حضرت کے پاس بھی خط لکھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

اب داخلہ لینے کے بعد دوسری جگہ جانا مناسب نہیں سورہ فاتحہ اور معوذتین پڑھ کر پانی

پردم کر کے پی لیا کیجئے میں بھی دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

بیماری کی وجہ سے تعلیم چھوڑنے کے فیصلہ میں جلدی نہ کیجئے

بستی کے مدرسہ سے ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ عرصہ سے بیمار چل رہا ہوں گیس کی شکایت ہے علاج سے افاقہ بھی نہیں ہوا۔ اور زیادہ علاج کرا بھی نہیں سکتا، آمدنی کی کوئی اور شکل نہیں جی یہی چاہتا ہے کہ تعلیم ترک کر دوں اس سلسلہ میں حضرت اقدس سے مشورہ لینا چاہتا ہوں۔

دوسری بات یہ کہ میں ایک مرتبہ وضو کر لیتا ہوں گیس کی شکایت ہے وضو ٹوٹتا رہتا ہے اور میں جماعت میں شریک رہتا ہوں یہ درست ہے یا نہیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا۔ دعاء کر رہا ہوں، اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کیجئے کیا بیماری ہے اس میں کتنا خرچ ہوگا، مولانا باقر صاحب کے ذریعہ ڈاکٹر کو دکھایئے وہاں کی آب وہوا موافق نہ ہو تو دوسری جگہ انتظام کیا جا سکتا ہے، کوئی اچھا طبیب مل جائے تو اس کی طرف رجوع کریں، ابھی تعلیم چھوڑنے کا فیصلہ نہ کیجئے۔

مسئلہ تو وہاں کے علماء سے دریافت کر لیجئے، معذور کے حکم میں ہیں تب تو آپ کا یہ عمل مناسب ہے پوری کیفیت وہاں بتا دیجئے۔

صدیق احمد

شادی کے بعد تعلیم چھوڑنے کا مشورہ قبول نہ کیجئے

ایک طالب علم نے لکھا کہ میری شادی ہو گئی ہے میرے والد صاحب کہہ رہے ہیں کہ پڑھائی چھوڑ دو۔ گھر میں کوئی کام کرنے والا نہیں میرا بڑھاپا ہے، مجھ سے کام نہیں ہوتا، اور میرا ارادہ تعلیم پوری کرنے کا ہے، صرف دو تین سال تکمیل کے رہ گئے ہیں۔ حضرت کو ان کے حالات

سے فی الجملہ واقفیت تھی۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　　السلام علیکم

آپ تعلیم کے معاملہ میں کسی کی بات پر عمل نہ کیجئے یہ شیطانی خیالات ہیں آپ کو خرچ نہ ملے گا تو یہاں انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔ اگر تعلیم چھوڑ دی تو مجھ سے کوئی واسطہ نہ رہے گا۔

صدیق احمد

ایک اور خط تحریر فرمایا۔

عزیزم　　السلام علیکم

تم ارادہ میں پختہ ہو جاؤ تو گھر والے کچھ نہیں کر سکتے کم از کم ایک ہی سال تعلیم اور حاصل کرو، دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

اپنوں کو تنبیہ

ایک صاحب حضرت سے کافی عقیدتمندانہ تعلق کا اظہار کرتے ہیں دعوت تبلیغ سے لگے ہوئے ہیں ان کے کئی بیٹے مدرسہ میں زیر تعلیم ہیں ایک بیٹا عرصہ سے مدرسہ میں غیر حاضر ہے، حضرت نے ان کے ایک خط کے جواب میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خدا کرے خیریت ہو، ایک خط آپ حاجی صاحب کو میری معرفت بھیج دیجئے [1]

---

[1] دراصل ایک حاجی صاحب کی لڑکی ان صاحب کے لڑکے کو منسوب ہو رہی تھی یہ حضرات جلدی چاہتے تھے اور حاجی صاحب ایک سال مؤخر کرنا چاہتے تھے ان حضرات نے حضرت کو واسطہ بنایا کہ آپ حاجی صاحب کو تیار کر دیجئے حضرت نے اس کے متعلق فرمایا کہ میں خود اپنے اوپر بار کیوں لوں آپ حاجی صاحب کے نام بھی خط تحریر کیجئے پھر میں ان سے بات کر لوں گا۔ فیہ عبرة لاولی الالباب.

میں انشاء اللہ بات کروں گا۔

......ایک ماہ سے غائب ہیں کئی بار گھر جا چکے تعلیم کا بہت نقصان ہے امید تھی کہ ان کو علمی ذوق ہو جائے گا مگر بالکل نہیں آپ ان کو تنبیہ کریں تو شاید پڑھ لیں۔

صدیق احمد

تعلیم چھوڑ کر پڑھانے کا مشغلہ

ایک طالب علم جو حضرت ہی کے علاقہ کا تھا، سال چہارم میں پڑھتا تھا ذہین تھا مدرسہ سے بھاگ گیا اور بغیر اطلاع و مشورہ کے کسی مدرسہ میں جا کر پڑھانے لگا اس علاقہ میں حضرت کا سفر ہوا، حضرت نے کچھ تنبیہ فرمائی ہوگی اس پر اس طالب علم کا خط آیا جس میں اس نے لکھا کہ حضرت میں نے بہت بڑی غلطی کی کہ آپ سے مشورہ کئے بغیر میں مدرسہ سے چلا آیا اور پڑھانے لگا میرا قصور معاف کر دیجئے، اب انشاء اللہ آپ سے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہ کروں گا، آپ جیسا فرمائیں گے ویسا ہی کروں گا، میں پڑھاتا رہوں یا چھوڑ کر چلا آؤں تعلیم مکمل کرلوں؟ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

اب وہاں پڑھاؤ، کتابوں کا مطالعہ کرتے رہو، عمل کرتے رہو۔

صدیق احمد

ایک بڑے رئیس کے صاحبزادے حضرت کے مدرسہ میں کچھ دنوں کے لئے اپنی اصلاح و تربیت کے لئے بھیجے گئے ان کے والد صاحب حضرت سے کافی تعلق و محبت رکھتے تھے، بیٹے صاحب نے ایک مدرس سے دوستی کی ان مدرس کے پاس مدرسہ کی امانتیں رکھی تھیں وہ غائب ہو گئیں یقین سے تو نہیں کہا جا سکتا لیکن ظاہری حالات و قرائن کی وجہ سے سب ہی کا خیال ان کی طرف جاتا تھا حضرت نے مصلحتاً جلد از جلد ان کو مدرسہ سے گھر روانہ کیا، کسی طرح یہ خبر ان کے والد صاحب کو پہنچی ان کا برا حال ہوا، بیٹے پر سختی کی یہ دوڑے حضرت کی خدمت میں آئے اور اپنی

برأت کے لئے حضرت سے خط لکھوایا کہ میں چور نہیں ہوں، قرضہ میں نے سب کا ادا کردیا، حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

جناب...... السلام علیکم

سلمہ کے اوپر کچھ قرض تھا وہ سب ادا ہوگیا ہے، اب کسی کا مطالبہ باقی نہیں، ان کو آپ کام میں لگائیے، اور اپنی نگرانی میں کام کراتے رہئے، تاکہ یہ ہوشیار ہوجائیں ان کی شادی کی بھی فکر کیجئے، آپ سب کے لئے دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

متفرق خطوط

ایک طالب علم نے لکھا کہ استاد محترم کے سامنے کتابوں کی عبارت نہیں پڑھ پاتا ہوں بعض مرتبہ استاد سوال کرتے ہیں اس کا جواب زبان سے ادا نہیں ہوتا، بعض مرتبہ استاد کے سامنے تقریر وغیرہ کرنے میں بدن میں کپکپی طاری اور گھبراہٹ ہوجاتی ہے۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

غالبًا غایت احترام کو اس میں دخل ہے، یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔

صدیق احمد

جنوبی افریقہ کے ایک طالب علم نے ہتورا آنے کی درخواست کی اس پر حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

خط ملا۔ یہ چھوٹی جگہ ہے، یہاں کا معاشرہ بھی وہاں سے مختلف ہے، آپ کے لئے سہولت وہیں ہے، تعطیل میں آجایا کیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے مشورہ کیا کہ کس علم وفن میں داخلہ لوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

جس علم سے مناسبت ہو اس میں داخلہ لیجئے، دعاء کر رہا ہوں۔

صدیق احمد

زبان میں لکنت کے لئے

ایک صاحب نے خط میں زبان کی لکنت کی شکایت کی لکھا کہ لکنت کی وجہ سے پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں، سورہ فاتحہ کشمش کے سات دانوں پر سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھالیا کیجئے۔

صدیق احمد

قوت حافظہ کے لئے

ایک طالب علم نے لکھا کہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے جو یاد کرتا ہوں بھول جاتا ہوں کچھ تدبیر بتلایئے اور نصیحت بھی کیجئے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں، ہر نماز کے بعد اول آخر درود شریف کے ساتھ سر پر ہاتھ رکھ یا قوی گیارہ بار پڑھ لیا کریں۔

طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے علم پر عمل کرے۔ اساتذہ کا احترام کرے، کوشش کرے کہ اپنے سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

صدیق احمد

طلبہ کے لئے چند نصیحتیں

ایک صاحب نے بڑی عقیدت ومحبت کے ساتھ خط لکھا اور کچھ نصیحت کی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک آپ کو صحت عطاء فرمائے، آپ کا اکثر تذکرہ رہتا ہے۔
نماز باجماعت، قرآن پاک کی تلاوت کا ناغہ نہ ہو، وقت ضائع نہ ہو، ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کرتے رہئے۔

صدیق احمد

ایک طالب علم کو نصیحت

مکرمی السلام علیکم

حالات لکھتے رہئے، جواب انشاء اللہ تحریر کروں گا،

۱- وقت ضائع نہ ہو۔
۲- اپنے کام سے کام رکھیں۔
۳- بغیر ضرورت کے کسی کے پاس نہ بیٹھیں۔
۴- غیبت سے پرہیز کریں۔

صدیق احمد

طالب علم کے لئے نصیحت

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں سونے سے پہلے کچھ نوافل پڑھ لیا کیجئے، وظیفہ کیا پڑھتے ہیں، ابھی

اپنی کتابوں میں لگے رہیں، جماعت کا اہتمام کیجئے، تلاوت پابندی سے کیجئے، وقت ضائع نہ ہو اتنا کافی ہے۔

صدیق احمد

ہر طالب علم کے لئے جامع نصیحت

ایک طالب علم دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوئے تھے انہوں نے لکھا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمادیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کررہاہوں اللہ پاک مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے، جو پڑھا ہے اس پر عمل کیجئے، یہی جامع نصیحت ہے۔

صدیق احمد

ہر طالب علم کے لئے اصلاح نفس کا روحانی نسخہ

ایک طالب علم نے جو حضرت سے اصلاحی تعلق رکھنا چاہتے تھے اور اصلاح نفس کے لئے نسخہ چاہتے تھے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، اللہ پاک عمل کی توفیق عطاء فرمائے، آپ جو پڑھ رہے ہیں اس پر عمل کیجئے یہی روحانی نسخہ ہے، قرآن وحدیث سے بڑھ کر اور کون سا نسخہ ہوگا۔

صدیق احمد

علم میں ترقی کیسے ہو

ایک طالب علم نے ترقی کے لئے دعاء کی اور نصیحت کی درخواست کی۔ حضرت نے

جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، علم پر جتنا عمل ہوگا، اس کے اعتبار سے ترقی ہوتی ہے، نماز باجماعت، تلاوت کا اہتمام ہو، اعمال سیئہ سے اجتناب ہو، انشاء اللہ علم میں ترقی ہوگی۔

صدیق احمد

ہر طالب علم کے لئے حضرت کی نصیحت

ایک طالب علم نے خط میں حضرت سے نصیحت کی درخواست کی۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

(۱) اعتدال کے ساتھ محنت کیجئے۔

(۲) اساتذہ کا احترام ملحوظ رہے۔

(۳) فضول گوئی سے احتراز کریں۔

(۴) نماز باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کیجئے۔

(۵) اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی ترغیب دیتے رہئے۔

(۶) محنتی لڑکوں کا ساتھ کیجئے۔

صدیق احمد

متفرق طلبہ کو حضرت کی نصیحتیں

ایک طالب علم نے دعاء کی درخواست کی اور لکھا کہ کچھ نصیحت فرمادیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

دعاء کر رہا ہوں محنت سے پڑھئے، جماعت کا اہتمام کیجئے، وقت ضائع نہ کیجئے۔

صدیق احمد

ایک طالب علم نے لکھا کہ حضرت مجھے کچھ نصیحت کر دیجئے، اور دعاء کی درخواست کی اور ایک خواب بھی لکھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

برادرم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں،

(۱) محنت کے ساتھ پڑھئے۔

(۲) مطالعہ کی پابندی کیجئے۔

(۳) نماز باجماعت تلاوت کا اہتمام کیجئے۔

(۴) اساتذہ کا احترام کیجئے۔

خواب کی تعبیر مجھے نہیں آتی۔

صدیق احمد

ایک طالب علم نے خط لکھا کہ مجھے کچھ نصیحتیں فرمادیجئے تاکہ اس کے مطابق عمل کروں، اور کچھ اوراد وظائف پڑھنے کے لئے بتلادیں، اور اصلاح نفس کے لئے میری رہنمائی فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

خط ملا۔ دعاء کر رہا ہوں۔

(۱) نماز باجماعت اور قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام کیجئے۔

(۲) ابھی وظائف میں مشغول نہ ہوں۔

(۳) وہاں جس سے مناسبت ہو ان کی خدمت میں جایا کیجئے، اور اپنے معاملات میں مشورہ کرتے رہئے۔

(۴) درسی کتابوں کا مطالعہ تکرار اس وقت آپ کے لئے اہم ہے۔

(۵) کچھ وقت خالی ہو اس میں قرآن پاک کی تلاوت اور درود شریف پڑھا کیجئے۔
(۶) میں بیمار ہوں، دعاء کیجئے۔

صدیق احمد

چھوٹے مدرسوں سے نکل کر بڑے مدرسہ میں جانے والے طلباء کے لئے نصیحت

ایک نیک طالب علم نے جو پہلے یہاں مدرسہ میں زیر تعلیم تھے، چند سال رہ کر ایک بڑے مدرسے میں داخلہ لے لیا اور وہاں جا کر حضرت کی خدمت میں خط لکھا اور اظہار تعلق و محبت اور ھتورا سے آنے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا کہ یہاں تکرار و مطالعہ کا رواج بہت کم ہے، طلباء نہ تو تکرار کرتے ہیں نہ مطالعہ، خارجی کتابوں اور مضمون نگاری تقریر و تحریر میں مشغول رہتے ہیں۔

یہاں آ کر نوافل تک سب چھوٹ گئیں، آزادی کا ماحول ہے، حضرت والا سے درخواست ہے کہ رہنمائی فرمائیں۔ اور کچھ نصیحتیں فرمائیں ایسے ماحول میں کس طرح رہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم.........سلمہ

السلام علیکم

آپ اپنا ماحول بنالیں چند ہم خیال لڑکوں کو لے کر تکرار کیا کریں، اوابین کا اہتمام کریں، تکرار نودرہ میں کریں، وہاں کی برکات ہی کچھ اور ہیں۔

ہر شخص کو اپنے سے بہتر تصور کریں، تمام اساتذہ کا احترام کریں، جن سے مناسبت ہو ان کے پاس وقت نکال کر کچھ دیر کے لئے چلے جایا کریں۔ میرے لئے دعاء کرتے رہیں۔

صدیق احمد

ایک طالب علم کو نصیحت

ندوۃ العلماء سے ایک طالب علم نے خط لکھا جس میں بیعت اور نصیحت کی بھی درخواست کی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی آپ یکسوئی کے ساتھ تعلیم حاصل کریں، اساتذہ کی خدمت میں کچھ دیر کو جایا کیجئے، حضرت مولانا علی میاں صاحب دامت برکاتہم کا قیام جب ندوہ میں ہو تو ان کی خدمت میں جایا کیجئے، فراغت کے بعد پھر کسی سے بیعت ہو جایئے۔

احقر صدیق احمد

وطن واپس جانے والے فارغ طالب علم کو چند اہم نصیحتیں

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میں فارغ ہو گیا ہوں میرا تعلیمی سلسلہ ختم ہو گیا، اب وطن واپس جا رہا ہوں، حضرت والا سے گذارش ہے کہ کچھ نصیحتیں فرما دیں جن کو میں اپنی زندگی کے لئے لائحہ عمل بناؤں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) جو پڑھا ہے اس پر عمل کی کوشش کیجئے۔

(۲) نماز باجماعت تلاوت قرآن پاک کا اہتمام۔

(۳) تا زندگی دین کی اشاعت کا فیصلہ۔

(۴) مدرسہ کے ساتھ اطراف میں دین کی تبلیغ۔

(۵) سب کے ساتھ اکرام کا معاملہ۔

(۶) جس بزرگ سے مناسبت ہو ان سے اصلاحی تعلق۔

دعاء کررہا ہوں آپ سے دعاء کی درخواست ہے۔

احقر صدیق احمد

ہر طالب علم وعالم دین کو نصیحت

ایک مولوی صاحب جو حضرت کے شاگرد بھی تھے جماعت اسلامی کی طرف ان کا کچھ رجحان تھا تنقیدی اور آزادی کا مزاج تھا ان کے خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

آپ کے لئے دعاء کررہا ہوں، خوب محنت سے کام کیجئے، اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کیجئے، علاقہ کو چمکایئے، اپنے یہاں کے مدرسہ کا بھی خیال رکھئے، اگر کچھ لوگ مدد کردیں تو بہتر ہے جلد سلیپ پڑ جائے۔

صدیق احمد

طالب علم کو ماہانہ رسالہ یا دیواری پرچہ کا ایڈیٹر وذمہ دار بننا مناسب نہیں

ذہین ذی استعداد صالح طالب علم نے دار العلوم دیوبند سے لکھا کہ مجھے مجلس مناظرہ دار العلوم کی جانب سے ماہانہ شمارہ ''المناظرہ'' کا ایڈیٹر منتخب کردیا گیا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

پڑھنے کے علاوہ کسی اور چیز میں بالکل نہیں لگنا تم کسی طرح یہ عہدہ قبول نہ کرو، یہ طالب علم کے لئے زہر ہے، یہ پڑھنے کے بعد کی چیزیں ہیں۔

صدیق احمد

طالب علم کے لئے دوستی مناسب نہیں

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میرا ایک طالب علم سے تعلق تھا، دوستی تھی اور اس سے میرا علمی فائدہ بھی ہوتا تھا، اب دوستی ختم ہوگئی۔

بول چال بھی بند ہوگئی، حدیث پاک میں ہے تین دن سے زائد سلام کلام بند نہیں رکھنا چاہئے، میں آپ سے مشورہ لیتا ہوں کہ اب کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

طالب علمی کے زمانہ میں کسی سے اس طرح کا اختلاط نہ رکھئے، آپ ملاقات کے وقت سلام کرلیا کریں، یہ کافی ہے۔

صدیق احمد

کتابیں دیکھنے میں اور پڑھائی میں جی نہیں لگتا

ایک طالب علم نے خط لکھا کہ میری حالت یہ ہے کہ پڑھائی میں اور کتابوں کے دیکھنے میں میرا جی بالکل نہیں لگتا، حضرت والا سے دعاء کی درخواست ہے، حضرت والا تعلیم کے اندر منہمک ہونے کا طریقہ بتلائیں تاکہ تعلیم کے اندر اچھی طرح مشغول رہوں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

خط ملا۔ جو امور اختیاری ہیں ان کو تو بہر حال اختیار کرنا ہی پڑے گا، صرف دعاء کافی نہیں، آپ محنت کریں مطالعہ اور تکرار کی پابندی کریں، اسباق کا ناغہ نہ ہو انشاء اللہ طبیعت لگ جائے گی، نماز کے بعد یہ دعاء پڑھ لیا کریں۔

"اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ عَنْ غَیْرِکَ وَنَوِّرْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَداً"۔

صدیق احمد

پڑھنے میں جی نہیں لگتا سستی رہتی ہے

ایک مدرسہ کے طالب علم نے پوسٹ کارڈ میں تحریر کیا کہ پڑھنے میں جی نہیں لگتا، الجھن رہتی ہے طبیعت سست رہتی ہے، بعض عاملوں کو دکھایا وقتی فائدہ ہوا، پھر وہی حال آپ سے گذارش ہے کہ مفید مشوروں اور تعویذ سے نوازیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

سورہ فاتحہ معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کیجئے تعویذ اس میں کس طرح بھیجوں۔

صدیق احمد

سبق میں نیند نہ آنے کا علاج

ایک طالب علم نے شکایت کی جب میں سبق پڑھتا ہوں درجہ میں بہت نیند آتی ہے سبق سننے میں جی نہیں لگتا سوتا رہتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

توجہ سے سبق سنا کیجئے، نیند آنے لگے تو لونگ (یا سیاہ مرچ) کھالیا کیجئے، انشاء اللہ نیند دور ہو جائے گی۔

صدیق احمد

بدگمانی سے کیسے بچیں

ایک طالب علم نے لکھا کہ احقر ایک مہلک مرض میں مبتلا ہے وہ یہ کہ جب کسی طالب علم کو کسی عورت یا مرد سے بے تکلف بات کرتے دیکھتا ہوں تو اس کی طرف سے دل میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے، اور فوراً طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں، سوءظن حسن ظن پر غالب آجاتا ہے۔

اور لکھا کہ پہلے تو تہجد کی نماز پڑھا کرتا تھا لیکن اب حالت یہ ہے کہ بیدار تو ہو جاتا ہوں

پڑا رہتا ہوں لیکن تہجد نہیں پڑھتا، امید ہے کہ آپ میری رہنمائی فرمائیں گے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں، اللہ پاک کامیاب فرمائے۔

اپنے کام سے کام رکھیں، لوگوں سے تعرض نہ کریں، وہ کیا کہتے ہیں اس کی طرف التفات نہ کیجئے، ہمت سے کام لیجئے، وہ کام جو کرتا ہے وہ تو کرنے ہی سے ہوگا رفتہ رفتہ عادت ہو جائے گی۔

صدیق احمد

ایک طالب علم کے خط کا جواب

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ حضرت والا نے جو ہدایتیں کی تھیں الحمد للہ اس کے مطابق عمل کر رہا ہوں، مراقبہ کے لئے جو حضرت نے تحریر فرمایا تھا کہ تھوڑی دیر برزخ اور جنت و دوزخ کا مراقبہ کر لیا کرو تو مراقبہ کس وقت کیا کروں، میرے ذہن میں جنت و دوزخ اور برزخ کی آیات سے متعلق طرح طرح کے سوالات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں۔

آپ کی ہدایت کے مطابق تکرار و مذاکرہ تو کرتا ہوں لیکن مطالعہ نہیں کر پاتا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

مراقبہ کے لئے کوئی وقت نہیں، تھوڑا سا وقت نکال کر کر لیا کیجئے، کیا بات ذہن میں آتی ہے، آپ لکھیں تو اس کے بارے میں مشورہ دوں، تکرار کے لئے بھی مطالعہ ضروری ہے، میری صحت کے لئے دعاء کرتے رہئے۔

صدیق احمد

محنت کرتا ہوں لیکن کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں سال ششم میں پڑھتا ہوں کتابیں بالکل سمجھ میں نہیں

آتیں جس کی وجہ سے پڑھنے میں جی بالکل نہیں لگتا، گھر کے حالات بھی ٹھیک نہیں ہیں سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

محنت کیجئے، مطالعہ پابندی کے ساتھ کیجئے، تکرار کیجئے، اگر عبارت درست ہے اور مطالعہ کے بعد پڑھ لیتے ہیں صرف کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں تو زیادہ فکر کی بات نہیں ہے، انشاء اللہ سمجھ میں آجائیں گی، آپ اس وقت عبارت اور ترجمہ پر محنت کیجئے، ان کی مجلس میں شرکت کیا کیجئے، انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔

صدیق احمد

کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں

ایک طالب علم نے تحریر کیا احقر درجہ چہارم کا طالب علم ہے نسیان کا شکار ہے کتابیں کم سمجھ میں آتی ہیں، اور نیک کام کرنے کو طبیعت نہیں چاہتی، ہمہ وقت دل شکستہ رہتا ہے، دعاء فرمائیں اور کوئی عمل تجویز فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں، درود شریف کی کثرت کیجئے، انشاء اللہ یہ شکایات دور ہوجائیں گی۔

صدیق احمد

علم میں ترقی ہونے اور کتابیں سمجھ میں آنے کا نسخہ

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں سال پنجم کا طالب علم ہوں چہارم تک کی نحو فقہ کی کتابیں خوب سمجھ میں آتی تھیں لیکن اس سال نہ معلوم کیا ہوگیا کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں دعاء فرمائیں، اور کچھ نصیحتیں بھی فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے۔

استغفار کی کثرت رکھیں، ہر نماز کے بعد اول و آخر درود شریف کے ساتھ یَا فَتَّاحُ ۔ ۱۲۵/ بار پڑھ کر دعاء کرلیا کیجئے۔

صدیق احمد

تعلیم میں جی نہیں لگتا

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ حضرت میرا ہر کام میں جی لگتا ہے صرف پڑھائی میں کتاب دیکھنے میں جی نہیں لگتا، کوئی چیز دیکھتا ہوں ہر چیز یاد رہتی ہے لیکن سبق یاد نہیں رہتا، ذہن کمزور ہے۔ میرے لئے دعاء فرمائیں اور کچھ پڑھنے کو بتلائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

استغفار اور درود شریف کی کثرت کیجئے، نماز باجماعت اور تلاوت کا اہتمام کیجئے۔

صدیق احمد

پڑھنے کا اور درجہ میں جانے کا جی نہیں چاہتا

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میرا پڑھنے میں دل نہیں لگتا درجہ جانے کا جی نہیں چاہتا، اگر درجہ چلا جاؤں تو لگتا ہے کہ جلدی یہاں سے بھاگوں میرے لئے دعاء کیجئے، اور کوئی دعاء یا وظیفہ بتلایئے جس سے میرا پڑھنے میں جی لگے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک تمام مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے، یہ دعاء کسی نماز کے بعد سات بار پڑھ لیا کریں۔

"اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ عَنْ غَيْرِكَ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا"۔

صدیق احمد

ایک طالب علم نے لکھا کہ درسگاہ میں بیٹھ کر استاد کا سبق سنتا ہوں تو خوب سمجھ میں آتا ہے لیکن درسگاہ سے نکلتے ہی ساری باتیں ذہن سے نکل جاتی ہیں حضرت والا کوئی صورت بتائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

درود شریف زیادہ پڑھا کیجئے۔

صدیق احمد

ایک اور صاحب نے تحریر فرمایا کہ پڑھنے میں بالکل جی نہیں لگتا۔ جی چاہتا ہے کہ پڑھائی چھوڑ دوں برے برے خیالات ستاتے ہیں حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، درود شریف زیادہ پڑھا کیجئے۔ اسباق کی پابندی کیجئے، نماز باجماعت اور تلاوت کا اہتمام کیجئے۔

صدیق احمد

مطالعہ اور نماز میں کاہلی اور دیگر خیر کے کاموں میں کاہلی کا علاج

ایک طالب علم نے لکھا کہ نہ مطالعہ میں جی لگتا ہے نہ کسی نیک کام میں نماز میں بھی کاہلی سستی ہوتی ہے، نیک کام میں کوتاہی ہوتی ہے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

جس طرح اور کاموں میں جی لگاتے ہیں مطالعہ میں لگائیے، جس کام کی اہمیت نہیں ہوتی اس میں سستی ہوتی ہے، نماز میں جب سستی ہونے لگے تو اس کا تصور کیجئے کہ خدا کے پاس جانا ہے خدا کو منھ دکھانا ہے۔

صدیق احمد

ہر طالب علم کے لئے ضروری مضمون

ایک طالب علم نے لکھا کہ میرا پڑھنے میں دل نہیں لگتا اور لڑکوں میں آپس میں اس طرح باتیں ہو جاتی ہیں کہ دوران مطالعہ بہت سے گندے خیالات آنے لگتے ہیں اور مطالعہ نہیں ہو پاتا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　السلام علیکم

دل لگایئے، یہ تو اختیاری فعل ہے، آپ کے اختیار میں ہے، استغفار پڑھ لیا کریں۔
دعاء کر رہا ہوں۔　　　صدیق احمد

ذہن کمزور ہے پڑھنے میں جی نہیں لگتا

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میں شرح جامی پڑھتا ہوں ذہن بہت کمزور ہے، پڑھنے کو دل نہیں کرتا، مجھے کچھ پڑھنے کو تجویز فرمادیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم　السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں، روزانہ سو بار درود شریف پڑھ لیا کیجئے، نماز باجماعت اور تلاوت کا اہتمام کیجئے۔　　　صدیق احمد

پڑھنے میں اور کسی نیک کام میں دل نہیں لگتا

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ احقر کا پڑھائی میں دل نہیں لگتا، اور کسی نیک عمل میں توجہ نہیں ہوتی، احقر کو کوئی عمل تجویز فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　السلام علیکم

کثرت سے استغفار کیجئے، اور درود شریف پڑھا کیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے لکھا میرا دل کسی کام میں نہیں لگتا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ یا لطیف ۱۱۱ بار پڑھ کر دعاء کرلیا کریں۔

صدیق احمد

صرف ونحو میں مہارت کی ضرورت

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ مجھے منطق کم سمجھ میں آتی ہے، دعاء کی درخواست ہے کہ مجھے منطق خوب سمجھ میں آیا کرے۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

ہر فن میں کوشش کیجئے، صرف ونحو میں مہارت ہوجائے تو ہر فن کا سمجھنا آسان ہے، محنت کرتے رہیے، آئندہ انشاء اللہ سمجھ میں آجائے گی۔

صدیق احمد

اگر کتابیں سمجھ میں نہ آتی ہوں

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں کتابیں پڑھتا ہوں لیکن کتابیں میری سمجھ میں نہیں آتیں یاد نہیں ہوتیں یاد کرتا ہوں بھول جاتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا، آپ محنت کرتے رہیے، اسباق سمجھ میں آجائیں اور بعد میں یاد نہ رہے تو پریشانی کی بات نہیں، استعداد بنانے کی کوشش کیجئے کہ مطالعہ کے بعد اس کو سمجھا سکیں، آج کل عموماً سب ہی کا یہی حال ہے اللہ پاک مقاصد حسنہ میں کامیاب فرمائے۔

صدیق احمد

درسی کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں کیا کروں
کتابیں سمجھ میں آنے اور استعداد پیدا کرنے کا طریقہ

ایک طالب علم نے لکھا کہ میں مختصر المعانی شرح وقایہ وغیرہ پڑھتا ہوں لیکن کتابیں میری سمجھ میں نہیں آتیں، جو کچھ یاد کرتا ہوں بھول جاتا ہوں سمجھ میں نہیں آ رہا کیا کروں آپ کچھ نصیحتیں فرمائیں اس کے مطابق انشاء اللہ عمل کروں گا۔

برادرم السلام علیکم

۱- مطالعہ کیجئے۔

۲- اسباق کی پابندی کیجئے۔

۳- استاد کی تقریر پر توجہ۔

۴- بعد میں تکرار (مذاکرہ)

۵- ہر نماز کے بعد دعاء کرلیا کیجئے، یہی اسباب ہیں (کتابیں سمجھ میں آنے اور استعداد پختہ ہونے کے) ابھی اگر سمجھ میں نہ آئیں تو بعد میں انشاء اللہ پڑھاتے وقت سمجھ میں آجائیں گی، اللہ پاک کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتے۔

صدیق احمد

مطالعہ کرنے اور استعداد پیدا کرنے کا طریقہ

ایک طالب علم نے لکھا کہ میری استعداد نہیں، صحیح عبارت پڑھنا نہیں آتی، دوسرے طلبہ کو محنت کرتے اور پڑھتے دیکھتا ہوں، تو حسد ہونے لگتا ہے میرے اندر حسد کی بیماری ہے۔

آپ مجھے بھی مطالعہ کا طریقہ بتائیں، کس طرح مطالعہ کیا کروں، تاکہ میری استعداد پختہ ہوجائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا۔ یہ حسد نہیں رشک ہے، آپ وہم نہ کیجئے، عبارت میں صرف کی مشق کیجئے، کیا صیغہ ہے، کیا تعلیل ہوئی کس قاعدے سے ہوا، پھر نحو کے لحاظ سے غور کیجئے، کیا اعراب ہے، اس کا عامل کیا ہے، اعراب کے اعتبار سے کون سی قسم ہے اس کے بعد لغت کی مدد سے ترجمہ پر غور کیجئے اس کے بعد مطلب سمجھنے کی کوشش کیجئے، خط میں سب باتیں نہیں آسکتیں کبھی آیئے تو بتایا جائے، کیا طریقہ ہے۔

صدیق احمد

مطالعہ اور تکرار کے بعد بھول جانے سے کوئی نقصان نہیں

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ میں جو کچھ بھی پڑھتا ہوں، یا سمجھتا ہوں سب بھول جاتا ہوں میری صحت بھی ٹھیک نہیں رہتی، میری صحت کے لئے دعاء کیجئے۔

برادرم السلام علیکم

خط ملا۔ دعاء کر رہا ہوں، میں بھی بیمار ہوں، آپ دعاء کریں، میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے وہاں سب سے دعاء کرایئے۔

مطالعہ اور تکرار کے بعد اگر سبق بھول جائے تو اس میں پریشان نہ ہوں کس کو سب کچھ یاد رہتا ہے اتنی استعداد ہو جائے کہ مطالعہ سے کتاب ہو جائے یہ کافی ہے۔

صدیق احمد

کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں تو کیا تعلیم چھوڑ دوں

حیدر آباد سے ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ احقر سال سوم کا طالب علم ہے احقر کو کوئی کتاب سمجھ میں نہیں آتی سمجھ بھی لیتا ہوں تو وہ ذہن میں نہیں رہتا، احقر سوچتا ہے کہ تین سال اپنی زندگی برباد کی، احساس کمتری کا شکار ہوں، اب ارادہ کیا ہے کہ تعلیم چھوڑ دوں اگر یہ ارادہ صحیح ہے

تو ٹھیک ہے اور اگر غلط ہے تو اس کی تصحیح فرمادیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

اگر حفظ نہ کیا ہو تو حفظ کر لیجے، تعلیم کے سلسلہ میں وہاں کے علماء سے مشورہ کر لیجے۔

صدیق احمد

اگر درسی کتابیں سمجھ میں نہ آتی ہوں

ایک طالب علم نے لکھا کہ اس وقت میں سال پنجم میں شرح جامی وغیرہ پڑھتا ہوں محنت بھی کرتا ہوں، لیکن کتابیں سمجھ میں نہیں آتیں، میرا ارادہ یہ ہے کہ آپ کے مدرسہ میں داخلہ لے کر شروع سے تعلیم حاصل کروں، اب جیسا حضرت کا مشورہ ہو۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

اگر محنت کے باوجود کتابیں نہیں سمجھ میں آتیں تو پھر میرے خیال سے آپ کہیں تدریس (کسی مکتب میں پڑھانے) کا کام کریں، وہاں اساتذہ سے اپنے حالات بیان کر کے مشورہ کیجیے، اور ان کے مشورہ پر عمل کیجیے۔

صدیق احمد

ذہن حاضر نہیں رہتا جو یاد کرتا ہوں بھول جاتا ہوں

ایک طالب علم نے تحریر کیا کہ سبق میں میرا ذہن حاضر نہیں رہتا بہت کوشش کے بعد یاد بھی ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ اب بھولے گا نہیں لیکن پھر بھول جاتا ہوں، کیا کروں سمجھ میں نہیں آتا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں روزانہ سورۃ فاتحہ اور معوذتین پڑھ کر دم کر لیا کیجیے۔

صدیق احمد

نیند بہت آتی ہے

ایک بڑے میاں نے لکھا کہ عمر بھی کافی ہوگئی ہے۔ کتاب لے کر بیٹھوں تو نیند ستاتی ہے کیا کروں، تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

اس عمر میں ایسا ہوجاتا ہے کوئی چیز منھ میں ڈال لیا کیجئے، پوری توجہ کے ساتھ کتاب دیکھئے۔

صدیق احمد

ذہن کیسے کھلے

ایک محنتی طالب علم جو ہتورا میں زیر تعلیم تھے، بعد میں دارالعلوم دیوبند جاکر داخلہ لیا ان کو احساس تھا کہ شاید دارالعلوم میں داخلہ لینے سے حضرت ناراض ہوں گے، خط میں انہوں نے تحریر فرمایا کہ جب سے دارالعلوم آیا ہوں نہ معلوم کیا بات ہوگئی ہے تعلیم میں جی نہیں لگتا، جبر کرتا ہوں لیکن پڑھنے پر طبیعت آمادہ نہیں ہوتی شاید آپ مجھ سے ناراض ہیں، اگر آپ مجھ سے ناراض ہیں تو مجھے معاف فرمادیجئے، اور مجھے نصیحت کیجئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

میں ناراض نہیں ہوں دعاء کررہا ہوں، اتباع سنت کا اہتمام کیجئے، اس سے ذہن کھلے گا۔

صدیق احمد

مدرسہ چھوڑ کر شیخ کی خدمت میں آنا

حضرت کے ایک مرید خاص انہوں نے چند روز حضرت کی خدمت میں رہنے کی اجازت چاہی، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم　　السلام علیکم

اگر مدرسہ کا نقصان نہ ہو، رخصت مل جائے، تو تشریف لایئے۔

صدیق احمد

تعلیم کا نقصان کرکے استاد کی خدمت کرنا شیطانی چکر ہے

ایک طالب علم نے خط لکھا کہ احقر کا دل درسی کتابوں میں بالکل نہیں لگتا، ذرا بھی کتابیں کھول کر بیٹھتا ہوں، قلب میں الجھن سی پیدا ہو جاتی ہے، بس دل میں ہر وقت یہی داعیہ پیدا ہوتا ہے کہ بزرگوں اور استادوں کی خدمت میں لگا رہوں، حتی الامکان معاصی سے اجتناب کرتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم　　السلام علیکم

یہ شیطانی وسوسہ ہے جو مقصود سے ہٹانا چاہتا ہے، جی لگانا اختیاری چیز ہے اس سے کام لیجئے، جن چیزوں میں جی لگتا ہے وہ آپ کے لگانے سے لگتا ہے، خود بخود نہیں لگ جاتا اسی طرح پڑھنے میں لگایئے۔

صدیق احمد

مدارس کے باہمی اختلافات اوران کا حل

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ
بانی جامعہ عربیہ، ھتورا، ضلع باندہ، یوپی

جمع وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی
استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ۱

مدارس میں اختلاف کی مذمت اور اتحاد کی ضرورت اور اس کا طریقہ

ایک مدرسہ کے اختلافات اور حضرت کی صلح وصفائی کی کوشش

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

حضرت اقدس کو ایک مدرسہ کا ذمہ دار لوگوں نے بنایا تھا اور حضرت کی منشاء کے خلاف بہت سے کام بھی کرتے رہتے تھے کچھ دنوں کے بعد مدرسہ آپسی اختلاف کا بری طرح شکار ہو گیا مدرسہ اور شہر والوں میں میں کسی وجہ سے آپس میں اختلاف ہو گیا، بعض لوگوں نے حضرت کو ایک فریق شمار کر کے حضرت کی شان میں بڑی گستاخی وبدتہذیبی کا خط لکھا کہ آپ نے فلاں صاحب کی حمایت وتائید کیوں کی حضرت نے طعن وتشنیع کے جواب میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب بھائی سید........صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا تفصیلی خط مل گیا ہے میں اپنے قصور کی برابر معافی مانگتا رہا، اب بھی مانگ رہا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ یہ درخواست کرتا رہوں گا کہ مصالحت کی شکل نکالئے، اگر اختلاف سے دین ودنیا کا کچھ فائدہ ہو تو مجھے بتایئے، دنیا کی ہر چیز فانی ہے اس کا تصور کیجئے، دوسری بات یہ ہے کہ اپنا معاملہ خدا کے یہاں صاف ہو دوسرے نے کچھ کیا ہے تو وہ اس کا جوابدہ ہوگا، بڑی

بڑی باتیں ختم ہو جاتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا گیا، آخر آپ نے سب ہی کو معاف کر دیا، اور سب کچھ معاف کر دیا، ہم سب ہی کو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

صدیق احمد

اتحاد و اتفاق کی ترغیب

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

برادر مکرم جناب.......... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا لفافہ ملا مجھے بالکل فرصت نہیں ملی افریقہ سے آنے کے بعد یہاں کے پروگرام میں جاتا رہا، آج رات آکر دیکھا ہے۔

آپ کو تو خود اندازہ ہوگا کہ مولانا مرحوم سے میرے کیسے تعلقات تھے، پھر آپ کو میری طرف سے ایسی بدگمانی کیوں پیدا ہوگئی، اپنے کو غلطیوں سے پاک نہیں سمجھتا لیکن میں قصداً کوئی ایسی حرکت کروں جس سے مولانا کی روح کو تکلیف پہنچے ایسا نہیں ہے، اگر میری ذات سے آپ حضرات کو تکلیف پہنچی ہو تو سو بار معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں۔

میری خواہش یہ ہے کہ آپس کا اختلاف ختم ہو، بڑی بڑی باتیں ختم کی جاسکتی ہیں آپ اس کی کوشش کریں کہ سب ایک دل ہو جائیں اب تک جو باتیں ہوئیں سب بھول جائیں اس کے لئے ہر ایک کو دل وسیع کرنا پڑے گا، چند روزہ زندگی ہے یہاں سے اس حال میں انسان جائے کہ آپس کی کدورتوں سے سینہ خالی ہو، ادھر ادھر کے خیالات میں نہ جایئے سب باتیں ختم کرنی ہیں اور خاندان کو ایک کرنا ہے، عفو و درگذر سادات کا شیوہ ہے، سب کچھ برداشت کر کے ہر ایک کے لئے دعائیں دینا خاندان نبوت کا شعار ہے، آپ کا اللہ نے جس خاندان سے تعلق جوڑا ہے وہ ان تمام آلائشوں سے ہمیشہ پاک رہا ہے، آپ کو بھی انہیں اسلاف کے نقش قدم پر چلنا ہے، اور دنیا میں اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھنی ہے۔

صدیق احمد

۱۹ رجب ۱۴۱۷ھ

اتحاد واتفاق کی ضرورت

ایک مدرسہ والوں میں باہم اختلاف وکشیدگی تھی ان حضرات کے خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعا کررہا ہوں اللہ پاک مقاصد میں کامیاب فرمائے۔ ہر عمل کی جان اخلاص ہے سب لوگ اس کی کوشش کریں اور اتحاد واتفاق سے کام کریں، اختلاف سے اللہ کی رحمت دور ہو جاتی ہے، اللہ پاک ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائے۔

صدیق احمد

اختلاف کا نقصان

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

عزیزم مولوی.........

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ کے حالات کا علم ہوا، اختلاف کے ساتھ تو کسی کام میں اخلاص نہیں باقی رہتا، ایک دوسرے کی کاٹ میں لوگ لگے رہتے ہیں، اس لئے مناسب یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات مدرسہ سے خود علیحدہ ہو جائیں، کام کرنے والے کے لئے کام ہر جگہ مل جاتا ہے، یہ دوسری جگہ کام کریں اور سلطانپور کے مدرسہ کی کوئی مخالفت نہ کریں اور نہ ہی کسی قسم کا تذکرہ ہو۔

صدیق احمد غفرلہ

لڑائی جھگڑے کی نحوست

فرمایا، اِدھر اُدھر کے قضیوں، جھمیلوں، لڑائیوں، جھگڑوں میں پڑکر سکون غارت ہو جاتا ہے، ذہنی انتشار کا شکار ہو جاتا ہے، پھر آدمی کسی کام کا نہیں رہتا اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ خواہ مخواہ کے جھمیلوں اور جھگڑوں سے حتی الامکان دور رہے اسی میں عافیت ہے۔ (مجالس صدیق)

اتحاد و اتفاق سے کام میں برکت ہوتی ہے

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

احقر نے تحریر پڑھی تمام گاؤں والوں کی رائے بھی معلوم ہوئی مدرسہ میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہونا چاہئے، مدرسہ سب کا ہے، کسی کی جاگیر نہیں اتحاد اور اتفاق سے جو کام ہوتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے، آپ سب حضرات کوشش کریں کہ مدرسہ ترقی کرے، عمارت مکمل ہو جائے، دیہاتوں کے لڑکے داخل ہوں۔

احقر انشاء اللہ اس کا تعاون کرتا رہے گا، میری تو دلی تمنا ہے کہ پورے علاقہ میں دین پھیلے، جگہ جگہ مکاتب مدارس قائم ہوں، ہر ہر گھر دین پھیلے، اللہ پاک ہر طرح مدد فرمائے۔

صدیق احمد

۱۷ر رجب ۱۴۱۵ھ

اختلاف کے بعد خیر کی توقع نہیں

ایک صاحب جو ایک مدرسہ کے ذمہ دار تھے انہوں نے اپنے یہاں کے حالات لکھے کہ یہاں کافی انتشار ہے، اگرچہ بستی میں سب اپنے ہی خیال اور مسلک کے ہیں لیکن پھر بھی آپس میں نفسانی اغراض کی بنا پر شدید اختلاف ہے، مل جل کر کام کرنے کی کوئی صورت نہیں، دعوت و تبلیغ کے ذریعہ کام شروع کیا ہے، اتحاد و اتفاق کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کی کوئی

صورت تحریر فرمائیں اور ہم سب کے لئے دعاء فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں، علماء کے طبقہ میں آج کل یہ مرض بہت سرایت کر گیا ہے کہ ان کے مزاج میں اتحاد کے ساتھ کام کرنے کا جذبہ نہیں رہا، اغراض نفسانی کا شکار ہیں، ایسی حالت میں کوئی توقع نہیں۔ کوئی جگہ ایسی ہو جہاں اطمینان کے ساتھ کام کر سکیں وہاں جا کر اللہ پاک کے بھروسے پر بیٹھ جایئے۔

صدیق احمد

اختلاف جلد ختم کیجئے ورنہ پورے مدرسہ سے رحمت اٹھ جائے گی

ایک مدرسہ کے مدرّس نے اپنی اہلیہ کے خلاف کچھ نامناسب کلمات مدرسہ کی دیوار پر لکھے دیکھے، منتظمین کو سخت تشویش ہوئی، طے یہ ہوا کہ خفیہ طور پر تحقیق کی جائے جس شخص کو پکڑا جائے فوراً شہادت لی جائے اور سخت سزا دی جائے۔

لیکن ہوا یہ کہ مدرس صاحب نے بیان دیا کہ میں نے صدر مدرس صاحب کو خود لکھتے ہوئے دیکھا ہے، صدر مدرس صاحب حافظ عالم ہیں، اور دوسرے مدرس (صاحب معاملہ صرف حافظ ہیں) بڑا انتشار ہوا، صدر مدرس صاحب اور دیگر مدرسین حلفیہ بیان دے رہے ہیں، ایمان پر خاتمہ نہ ہونے تک کی قسم کھا رہے ہیں، اور حافظ صاحب بھی اپنی بات پر مصر ہیں، اہل مدرسہ نے حضرت اقدس کی خدمت میں پوری تفصیل لکھ کر بھیجی اور پوچھا کہ صدر مدرس صاحب پر الزام لگایا جا سکتا ہے یا نہیں، اور ایسی صورت میں ان کو مدرسہ سے سبکدوش کرنا درست ہے یا نہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تفصیلی تحریر پڑھی بہت رنج ہوا، مدارس میں جب اس قسم کی باتیں ہوں گی اور ان کی تشہیر ہوگی تو عوام پر کیا اثر پڑے گا، جن حضرات کا کام اختلاف دور کرنا ہو وہ خود اس کا شکار ہوں تو دین کا

کام کس طرح کریں گے، اس لئے جو کچھ ہوا ان سب باتوں کو ختم کریں اور ہر ایک دوسرے سے جو خلش ہے اس کو دور کرکے بھائی بھائی بن کر رہیں، اور اخلاص کے ساتھ دین کا کام کریں۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، ایسا نہ ہو کہ اختلاف کی نحوست سے اللہ پاک یہ نعمت چھین لے، خدا کے واسطے اختلاف جلد ہی ختم کیجئے ورنہ پورے مدرسے سے رحمت اٹھ جائے گی۔

احقر صدیق احمد

مدرسہ چھوڑ کر کاروبار کیجئے لیکن فتنہ نہ کیجئے

مدرسہ کے بعض طالب علم جو پڑھ کر فارغ ہو گئے تھے، حضرت نے ان کو ایک علاقہ میں پڑھانے کے لئے بھیج دیا، یہ حضرت وہاں پہنچے تو خلفشار شروع کر دیا، وہاں کے منتظمین کو دق کرنا شروع کر دیا اور شکایت لکھی کہ حضرت یہاں کھانا اچھا نہیں ملتا، حضرت ان لوگوں کے حالات و مزاج سے بخوبی واقف تھے دوبارہ ان حضرات کا خط آیا، اور لمبے چوڑے عمدہ خوابات کا تذکرہ کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

خواب اچھا ہے، تعبیر مجھے نہیں آتی، ....کا خط آیا ہے، اگر مدرسہ میں کھانا نہیں ملتا، تو واپس چلے آئیں یا کسی دوسرے مدرسہ میں چلے جائیں مدرسہ میں فتنہ نہ کریں جہاں گئے فتنہ برپا کیا، بہتر یہ ہے کہ بمبئی جا کر کچھ کام کریں، وہ مدرسہ میں کام نہیں کر سکیں گے، تمہارا ابھی جی نہ لگتا ہو تو مدرسہ چھوڑ دو، وہاں رہ کر کوئی فتنہ نہ کرنا میری بدنامی ہے۔

صدیق احمد

اختلاف سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کیجئے

ایک صاحب نے مدرسہ کے حالات لکھے کہ مدرسہ اختلاف کا شکار ہوتا جا رہا ہے، علماء خود اس میں شریک ہیں، دوسرے لوگ بھی دلچسپی لے رہے ہیں، دعا کی درخواست کی، حضرت

نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک فضل فرمائے، یہ وبا بڑھتی جارہی ہے، آپ تو اپنے کو بچایئے، بڑے بڑے ادارے اختلاف کی نظر ہورہے ہیں اس کی طرف جیسی توجہ ہونی چاہئے وہ نہیں ہورہی، دعاء کررہا ہوں۔

صدیق احمد

اختلاف اور فتنہ سے بچنے کی تدبیریں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا، مدرسہ اختلافات کا شکار تھا، اب غیبتوں کا بازار گرم ہے، بلاقصد غیبت سننا پڑجاتی ہے، توبہ کرلیتا ہوں، کچھ حسد بھی ہے اس لئے کام کے مواقع فی الحال کم ہیں مدرسہ و مدرسین و منتظمین سب کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

عزیزم السلام علیکم

خوشی ہوئی دعاء کررہا ہوں۔ ان سب چیزوں سے اپنے کو بچایئے، بلاضرورت کسی سے ملنا جلنا مناسب نہیں ہر وقت اپنے کام میں لگے رہیے، کتابوں کا مطالعہ، پڑھانا یا پھر کچھ لکھنا قرآن کی تلاوت اور نماز باجماعت کا اہتمام کرتے رہیے۔

صدیق احمد

حضرت کے ایک شاگرد ایک مدرسہ میں مدرس ہوکر گئے ان کے خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک اپنی مرضیات میں مشغول رکھے، اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی کوشش کیجئے۔ مدرسہ کے معاملات میں دخل نہ دیجئے۔ اپنے کام سے کام رکھئے۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ میں اختلافی حالات پیدا ہوگئے، ایک مدرس مدرسہ چھوڑ کر وہ دوسرے

مدرسہ میں مشورہ کے بعد چلے گئے، ان کے خط کے جواب میں حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک کامیاب فرمائے، مشورہ سے جو کام ہوتا ہے اس میں برکت ہوتی ہے، اخلاص کے ساتھ کام کیجئے، پہلے مدرسہ کے بارے میں کوئی بات کسی نہ کیجئے۔

صدیق احمد

ایک صاحب نے دینی مدارس کے اختلاف اور فتنوں کا ذکر کیا، اور لکھا کہ مدرسہ آج کل نام رہ گیا ہے دھوکہ بازی اور سیاست میں گھسنے اور اختلاف کرنے کا، اور مجھے یہ سب آتا نہیں، اس طرح کی باتیں لکھیں تھیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سہارنپور میں آپ سے بہت مختصر ملاقات رہی جس کا افسوس ہے مدارس کے لئے دعاء کی سخت ضرورت ہے، یہی اپنے بس میں ہے، فتنہ سے جتنا بچ سکیں بچتے رہیے، اپنے کام سے کام رکھئے، لوگوں سے اختلاط میں ہزاروں فتنے ہیں، میرے لئے بھی دعاء کرتے رہئے۔

حصول اولاد کے لئے دعاء زکریا علیہ السلام ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔

صدیق احمد

مدرسہ میں مخالفت کے ماحول اور سنگین حالات میں کیا کرنا چاہئے

ایک صاحب نے لکھا کہ مدرسہ کی مخالفت اس وقت بہت زیادہ ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کیا جائے، جیسے جیسے مدرسہ اور دین کے کام میں ترقی ہوتی ہے لوگوں کی نفرت اور مخالفت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، اس وقت حالات بہت سنگین ہیں، حضرت سے دعاء کی درخواست ہے اس قدر پریشان ہوں لگتا ہے کہ کہیں دماغی توازن نہ بگڑ جائے، حضرت سے بیعت کی درخواست کی تھی اب پھر درخواست کرتا ہوں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دین کا کام کرنے والے کے لئے پریشانیاں تو رہتی ہیں۔ حسن تدبیر سے ان کو دور کرنے کی کوشش کیجئے۔ مخالفین سے بھی اچھا معاملہ کیجئے۔

ہر نماز کے بعد اول وآخر درود شریف کے ساتھ یالطیف ۱۱۱ بار پڑھ کر دعاء کرلیا کیجئے،

بیعت کے لئے جب چاہئے آجایئے۔

صدیق احمد

کام کرنے والوں کو صبر وتحمل کی ترغیب

ایک صاحب جو دینی مدرسہ میں کام کررہے تھے کچھ لوگ ان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے اور خواہ مخواہ ان کو بدنام اور رسوا کرنے کی کوشش کررہے تھے، ان صاحب نے شادی کی اس میں جہیز ملا اس کو بھی بدنامی کا ذریعہ بنایا، ان صاحب نے بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے حالات تحریر کئے، حضرت نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، دنیا میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں، آج کل مفاد پرستی، خودغرضی کا اکثر لوگ شکار ہیں، مقصد کے خلاف کچھ کام ہوا بدنام کرنا شروع کردیا، حقیقت معلوم ہوجانے پر رسوائی ہوتی ہے۔

آپ صبر کریں سنتے رہیں، کچھ جواب نہ دیں، اللہ پاک رشتہ میں برکت عطا فرمائے۔

صدیق احمد

اسی طرح کا خط ایک اور صاحب نے لکھا ان کے حالات کی بنا پر حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم

دعاء کررہا ہوں۔ دنیا میں ہر شخص کو ان حالات سے سابقہ پڑتا ہے، صبر سے کام لیں،

اللہ پاک خیر کا فیصلہ فرمائیں گے، دعاء کرتے رہیں، صبر کا انجام بہتر ہوتا ہے، انشاء اللہ یہاں دعاء ہوتی رہے گی۔

صدیق احمد

صبر وتحمل ہماری جماعت کا شعار رہا ہے

ایک صاحب نے تحریر کیا کہ تقریباً ۹ رسال سے مدرسہ میں خدمت انجام دے رہا ہوں، اہل مدرسہ کا مسجد کے امام صاحب سے مدرسہ کا بورڈ لگانے کی وجہ سے جھگڑا ہوا، مسجد کے امام صاحب ۷۵٪ بریلویت کی طرف مائل ہیں، وہ اس ادارہ کو برداشت نہیں کر سکے، اختلاف بڑھتا چلا گیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ طلبہ ومدرسین علیحدہ جماعت کرنے لگے، تین ماہ بعد مصالحت ہوگئی، لیکن تاہنوز احقر نے ان کے پیچھے نماز پڑھنا شروع نہیں کی ہے اور امام صاحب کی وقتاً فوقتاً مدرسہ کے سلسلہ میں مخالفت جاری رہتی ہے، آپ جیسے بزرگوں سے مشورہ چاہتا ہوں کہ اس صورت میں کیا کروں، آپ کا مشورہ میرے لئے حکم ہوگا، انشاء اللہ اس کی تعمیل کروں گا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا صبر وتحمل ہماری جماعت کا شعار رہا ہے، اکابر کے حالات آپ کے سامنے ہیں، آپ بھی اس پر عمل کریں، اور نماز جماعت سے پڑھ لیا کریں، اگر طبیعت میں کراہت محسوس ہو تو اعادہ کرلیا کیجئے، مدرسہ میں سورہ یٰس کا خاتمہ کرائیے۔

صدیق احمد

مدرسہ کے اندرونی حالات اور مختلف پریشانیوں کی وجہ سے مدرسہ کی لائن چھوڑنا شیطان کا زبردست حملہ ہے

ایک صاحب مدرسہ کے اندرونی حالات سے بڑے دل برداشتہ ہو چکے تھے اور اس قدر ان کو بددلی ہو چکی تھی کہ مدرسوں کی چہار دیواری میں رہ کر کام ہی نہ کرنا چاہتے تھے، یعنی مدرسہ کی لائن چھوڑ کر دوسرا کوئی ذریعہ معاش اختیار کرنا چاہتے تھے اور وجہ اس کی یہی مدرسہ کے اندرونی حالات اور باہمی اختلافات اور مختلف قسم کی پریشانیاں تھیں۔ ان صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنے حالات اور ارادہ کا اظہار کیا حضرت نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

برادرم السلام علیکم

حالات کا علم ہوا اگر وہاں حالات بہتر نہیں ہیں تو دوسرے مدرسہ میں کام کیجئے، یہ فیصلہ کہ اب دین کا کام ہی نہ کریں گے یہ نفس کی شرارت ہے، شیطان تو ہمارا دشمن ہے وہ ہمیشہ آخرت کا نقصان کراتا ہے۔

دنیا میں کوئی کام ایسا نہیں ہے کہ جس میں کچھ دشواریاں نہ آتی ہوں، کوئی ایسا آدمی مجھے دکھائیے کہ ہمیشہ ہر کام اس کی مرضی کے مطابق ہوتا ہو، استقامت اور استقلال کے ساتھ کام کیجئے انشاء اللہ آخرت میں بہتر ذخیرہ ملے گا، کیا عجب کہ بے حساب جنت میں داخلہ ہو جائے۔

صدیق احمد

مدرسہ سے اختلاف ختم کرنے کی بنیادی باتیں

بدقسمتی سے ایک دینی مدرسہ اختلاف کا شکار ہو گیا، مدرسہ کے ناظم صاحب کی طرح طرح کی شکایتیں اور خیانت کا الزام لگایا گیا، اس کی وجہ سے ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈہ، غیبت بہتان تراشی کا دروازہ کھل گیا، کچھ لوگوں نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا کہ آپ جیسے

حضرات مدرسہ کو فتنہ سے بچا سکتے ہیں، صورتحال بہت نازک ہو چکی ہے، عوام مدرسہ سے بدظن ہو رہے ہیں، گذارش ہے کہ اس طرف توجہ فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

اس سے قبل بھی تحریر کر چکا ہوں کہ میں اختلافی چیزوں سے بہت گھبراتا ہوں اس قسم کے حالات سے مجھے اختلاج ہونے لگتا ہے، دل کمزور ہے۔

(۱) آپ حضرات دیانت داری کے ساتھ بیٹھ کر مصالحت کریں۔

(۲) ایک دوسرے کی عیب گوئی سے ہر شخص پرہیز کرے۔

(۳) ہر شخص قرآن وحدیث کی تعلیم پر عمل کرے۔

(۴) ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں، اختلاف ختم کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) ایک دوسرے پر الزام لگانے سے احتراز کریں۔

خدا کے یہاں جانا ہے ہر ایک کو حساب دینا ہے۔

صدیق احمد

اختلاف کی صورت میں حالات کی تحقیق کے بغیر کوئی رائے قائم نہیں کرنی چاہئے

ایک مکتب جو حضرت ہی کی جدوجہد سے قائم ہوا تھا بدقسمتی سے وہ آپسی اختلاف کا شکار ہو گیا، اس سلسلہ میں حضرت اقدس نے ایک مقامی شخص کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب بھائی.........صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسین پور سے کچھ لوگ آئے تھے مدرسہ کے سلسلہ میں بات کرنا چاہتے تھے، یہ بھی کہا کہ تم وہاں چلو میں نے ان سے کوئی بات اس لئے نہیں کی کہ پورے طور پر حالات معلوم نہ تھے،

جب تک صحیح حالات معلوم نہ ہوں آدمی کیا رائے دے سکتا ہے۔آپ کے پاس یہ پرچہ لکھ رہا ہوں اس کا علم آپ ابھی کسی کو نہ کریں، مجھے آپ لوگ یہ بتائیں کہ مدرسہ میں اس وقت جو لوگ کام کررہے ہیں ان کا رہنا مناسب ہے یا نہیں اگر ان کا رہنا مناسب نہ ہو تو کسی تدبیر سے ان کو وہاں سے علیحدہ کردیا جائے ،اس کے بعد آپ۔الخ۔

صدیق احمد

یہ خط بڑا تفصیلی تھا افسوس کہ جو قاصد صاحب پرچے لے کر جارہے تھے انہوں نے دومنٹ کا موقع نہ دیا کہ میں اس کو نقل کرلیتا اور وہ میرے ہاتھ سے چھین کرلے کر چلے گئے۔فالی اللہ المشتکی.

مدرسہ میں اختلاف اور دو فریق ہوجانے کی صورت میں کس فریق کے ساتھ رہوں

ایک مدرسہ بدقسمتی سے اختلافات فسادات کا شکار ہوگیا، دو جماعتیں بن گئیں اور مدرسہ دو حصوں میں منقسم ہوگیا۔

ایک نیک صالح مدرس نے حضرت کی خدمت میں خط لکھ کر معلوم کیا کہ ایسے حالات میں کس طرف رخ کروں یعنی کس فریق کے ساتھ رہوں۔

فریقین میں سے ہر ایک اپنی طرف بلانے کی کوشش کرتا ہے،اس سلسلہ میں آپ میری رہنمائی فرمائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

........آپ نے اپنے بارے میں مشورہ کیا ہے، اس میں آپ استخارہ کرلیں،جیسا

رجحان ہو اس پر عمل کریں علماء کے اختلاف سے جو رسوائی ہو رہی ہے کیا اس کا کوئی حل نہیں ہے، علماء کا معاملہ خدا کے دشمنوں کی عدالت میں جائے کتنے رنج کی بات ہے۔

احقر صدیق احمد

اتحاد و اتفاق کی کوشش حدود شرع میں رہ کر ہونی چاہئے

ایک مدرسہ میں اختلاف ہوا کچھ لوگوں نے مصالحت کی کوشش کی اس سلسلہ میں حضرت کو خط لکھا وہ خط نہیں مل سکا، اس خط کے جواب میں حضرت نے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کی محنت کا علم ہوا، اللہ پاک اس کا بہتر اجر عطا فرمائے، عمر میں برکت عطا فرمائے، شریعت کی حدود کے اندر رہ کر یہ سب کام ہونے چاہیے، ورنہ دنیا و آخرت میں رسوائی ہوتی ہے، آپ اس کا اہتمام کریں۔

بہت سے مقامات سے ایسے خطوط آئے ہیں جس میں ایسی چیزیں ہو رہی ہیں جس سے علماء کا طبقہ بدنام ہوا۔

صدیق احمد

باب۲

حضرتؒ کے مدرسہ میں اسٹرائک اور حضرتؒ کا طرزِ عمل

حضرت کے مدرسہ میں اسٹرائک کی سی ایک صورت اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب

مدرسہ کے بعض شرپسند طلبہ نے ایک مرتبہ آپس میں اختلاف وانتشار کی صورت پیدا کرلی، معاملہ آگے بڑھا گروہ بندیاں ہوگئیں، اور کئی واقعات بھی پیش آئے، جس کی وجہ سے مدرسہ میں اسٹرائک کی نوبت آجانے کا خطرہ تھا، کچھ طلباء نے باہر کے لوگوں کو اپنے ساتھ شریک کرلیا اور صورتحال یہ ہوگئی کہ بعض طلباء ہر وقت اسی فکر میں رہنے لگے کہ کس طرح انتقام لیا جائے، رات میں مدرسہ سے باہر باہری لوگوں کے ساتھ ٹھہرتے اور دن بھر مدرسہ میں سازشیں کرتے حضرت کو یہ سب اطلاعات پہونچ رہی تھیں اور حضرت بڑے متفکر تھے، ایک طویل سفر کا پروگرام بھی حضرت کا طے تھا، اور وہ لوگ موقع کی تلاش اور انتظار ہی میں تھے کہ کب حضرت کا سفر ہو اور اپنا کام شروع کریں، حضرت دامت برکاتہم نے مصلحتاً سفر ملتوی فرمادیا اور محض اسی خطرہ واندیشہ کی وجہ سے مدرسہ ہی میں مستقل قیام فرمایا۔

اب ان حضرات کی ساری اسکیم فیل ہوگئی اور حضرت کی خدمت میں شرپسند طلبہ نے ایک تحریر ارسال کی کہ ہم لوگ بالکل بے قصور ہیں ہماری طرف سے آپ کو غلط خبریں اور شکایتیں پہونچائی گئی ہیں، آپ ہماری طرف سے اطمینان رکھیں، ہم لوگ ایسے نہیں ہیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مولوی......صاحب

السلام علیکم

میں اتنے دن سے مدرسہ چلا رہا ہوں کچھ سمجھ بوجھ رکھتا ہوں، یہ تو آپ لوگ جانتے ہوں گے کہ کچھ کیا ہے یا نہیں کیا، جو جیسا کرتا ہے خدا سے اس کا معاملہ ہے، میں انتقامی جذبہ رکھتا ہی نہیں اور نہ کسی سے ایسا ارادہ رکھتا ہوں آپ لوگ پہلے سے پہلے پیش بندی خواہ مخواہ کر رہے ہیں، میری بد اعمالیوں کی وجہ سے اگر میری مقدر میں ذلت ہے تو اس کو کوئی نہیں بچا سکتا خدا ہی کے قبضہ میں سب کچھ ہے جو کچھ ہو رہا ہے وہ میری بداعمالی ہے، میں اس میں دوسرے کو کیوں قصوروار قرار دوں۔

صدیق احمد

طلبہ میں ہیجان اور سنگین حالات میں مدرسین کو تنبیہ

بعض حالات کی بنا پر چند شرپسند طلبہ نے مدرسہ میں اسٹرائک کی سی کیفیت پیدا کر دی، رفتہ رفتہ ماحول ایسا بن گیا کہ طلبہ نے درجوں میں جانا بند کر دیا، مدرسین کو اس کی خبر بھی نہیں، مدرس درجہ جاتا بجز چند لڑکوں کے طلبہ کو نہ دیکھ کر حیرت میں پڑ جاتا رفتہ رفتہ حقیقت واضح ہوئی کہ یہ سوچی سمجھی اسکیم ہے، کچھ طلباء کے مطالبات اور کچھ شکایات تھیں، حضرت اقدس نے اپنے مزاج کے مطابق بزرگانہ شفقت سے افہام وتفہیم سے کام لیا، بجائے سختی کے نرمی اختیار فرمائی، حالات کا تقاضا ایسا ہی تھا، طلبہ میں ہیجانی کیفیت ختم ہوئی حضرت کی بزرگانہ وشفقانہ ڈانٹ اور بددعا کے ڈر سے سب خاموش ہوگئے، حضرت کے زاروقطار رونے طلبہ کو سمجھانے اور ڈانٹنے کے وقت حضرت کی کیفیت عجیب غریب تھی، ایک حال سا طاری تھا، روتے جاتے تھے چیختے جاتے تھے، نرمی کے ساتھ گرمی تھی، ڈانٹ کے ساتھ شفقت بھی تھی اس قدر زاروقطار روتے تھے کہ آواز بھی صاف سمجھ میں نہ آتی تھی، طلبہ کے مجمع میں حضرت کے اس انداز سے ڈانٹنے اور رونے اور بیزار ہوکر واپس ہوجانے اور بے قراری کی یہ کیفیت حضرت کے محبین ومتعلقین سے نہ دیکھی گئی، سب کے دلوں پر بہت اثر تھا، دوسرے روز سے طلبہ نے پڑھنے جانا شروع کر دیا، لیکن اب مدرسین

نے طے کیا کہ اس قسم کے متعین شر پسند طلبہ کو تنبیہ کرنی چاہئے اور یہ طے کیا کہ جو طلباء فتنہ وفساد برپا کر رہے تھے ایسے طلبہ کو نہ پڑھایا جائے، اور درجہ سے ایسے لڑکوں کو اٹھا دیا جائے تاوقتیکہ ایسے طلبہ صدق دل سے معافی نہ مانگ لیں ورنہ ایسے طلبہ کا مدرسہ میں نہ رہنا ہی مناسب ہے، مدرسین نے باہم یہ مشورہ کیا اور دوسرے روز اس کے مطابق عمل بھی ہوا، بعض مدرسین نے سخت ڈانٹ اور تنبیہ کے بعد ایسے طلبہ کو درجہ سے اٹھا دیا کہ آخر تم لوگ بلا عذر کل پرسوں پڑھنے کیوں نہیں آئے تھے، فتنہ پھیلا رہے تھے تم لوگ اپنے پیروں پر کلہاڑی مارتے ہو، اپنی آنے والی نسلوں کا نقصان کرتے ہو کہ ایسے طلبہ کا مدرسہ میں داخلہ بند کر دیا جائے۔

طلبہ درجہ سے اٹھ کر سیدھے حضرت کے کمرے پہنچے اور وہاں جا کر شکایت کی، گویا پھر ھنگامہ کی سی کیفیت ہو رہی تھی، حضرت سمجھتے تھے کہ اسٹرائک یا کثیر تعداد میں طلبہ کو مدرسہ سے خارج کرنے میں کس قدر مفاسد ہوں گے، بدنامی کے ساتھ کس قدر غیروں کو ہنسنے کا موقع ملے گا، اس لئے حضرت اقدس بجائے سختی کے نرمی اور حکمت عملی سے مسئلہ کو حل کرنا چاہتے تھے، چنانچہ ایسے سنگین حالات میں فوری طور پر تو حضرت نے تمام مدرسین کے لئے مندرجہ ذیل پیغام لکھا، اور ایک مدرس کو شخصی طور پر پرچہ لکھا اور بعد عشاء تمام طلبہ ومدرسین کے سامنے صلح وصفائی کرا کر مسئلہ کو حل فرمایا جس کی تفصیل ملفوظات میں ملے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ (موقع کی مناسبت سے وہ تفصیل یہاں بھی درج کی جاتی ہے)

مدرسین کے نام اس وقت جو تحریر ارسال فرمائی وہ یہ ہے۔

مدرسین کے نام ایک ضروری پیغام

تمام مدرسین سے گذارش ہے کہ آپ حضرات ایسا کام نہ کریں جس سے فتنہ پیدا ہو، خدا کے واسطے رحم کیجئے۔

کسی طالب علم کو کچھ نہ کہئے، سب کو پڑھایئے، زبان سے بھی ایسی بات نہ ہو جس سے فتنہ پیدا ہو، میری گذارش قبول کر لیجئے، مجھے بڑی مصیبت میں نہ ڈالئے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ھتورا میں اسٹرائک کی صورت اور حضرت اقدسؒ کا طرز عمل

حضرت اقدسؒ مختلف پریشانیوں میں مبتلا تھے، ایک طرف تو مدرسہ سے طباخ (باورچیوں) کے چلے جانے سے حضرت فکرمند تھے، دوسرے حضرت کی بہو اس وقت سخت علیل تھیں، زچہ بچہ دونوں کی حالت نازک تھی، اسپتال میں زیر علاج تھے، حضرت کا پورا گھرانہ اسپتال ہی میں مقیم تھا، اور خود حضرت اقدس بھی کثرت سے اسپتال آتے جاتے تھے، تیسرے اسی دن حضرت کے خاندان کا ایک فرد ایسے مسئلہ میں قتل کر دیا گیا جس کی پنچائت اور فیصلہ حضرت کی زیر نگرانی ہوا تھا، مزید برآں اس کے نتیجہ میں پولیس آئی اور حضرت ہی کے خاندان کے بعض ایسے افراد کو جو بالکل بے قصور تھے گرفتار کر کے لے گئی جن میں بعض مدرسہ کے پڑھے ہوئے حضرت کے شاگرد اور باندہ مرکز مسجد کے امام تھے، ان سب حالات کی وجہ سے حضرت سخت پریشان تھے، بسا اوقات فرماتے تھے کہ یہ سال بہت پریشانی کا گذر رہا ہے ایسی پریشانی کبھی نہیں آئی، لیکن لیکن ان سب کے باوجود معمولات میں کوئی کمی نہ تھی آنے والے مہمانوں سے ملاقات اور ان کے کام بھی کرتے تھے، طلباء کو اسباق پابندی سے مطالعہ کے بعد پڑھاتے تھے لیکن سخت ذہنی الجھن اور پریشانیوں میں مبتلا تھے، یہی پریشانیاں کیا کچھ کم تھیں، ان پریشانیوں کے ساتھ حضرت کے عزیز طلباء نے کچھ اور گل کھلائے جس سے ایسی پریشانی حضرت کو لاحق ہوئی جو سب پریشانیوں سے بڑھ کر تھی اور اس کی وجہ سے حضرت تمام پریشانیاں گویا بھول گئے، جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

مدرسہ کے نل کے پاس بعض طلباء کپڑے دھو رہے تھے ان میں ایک طالب علم حضرت کا قریبی عزیز سالی کا لڑکا تھا وہ بھی کپڑے دھو رہا تھا، اٹھ کر کپڑے پھیلانے چلا گیا، اس کی جگہ پر دوسرے علاقہ کے لڑکے نے قبضہ جمالیا، اس نے آکر اپنی جگہ سے اس کو اٹھانا چاہا بس اس میں

تکرار شروع ہوگئی اور بات اتنی آگے بڑھی کہ اس شخص نے حضرتؒ کے قریبی عزیز کو اٹھا کر پٹک دیا اور ڈنڈے سے مارا بھی۔

اب اندیشہ تھا کہ اس کی جوابی کارروائی میں برولی باندہ اور اطراف کے طلباء اس لڑکے سے انتقام لیں اور جھگڑا آگے بڑھے، اس قسم کے حالات اور خطرات پیدا ہو چکے تھے، اس قضیہ کی اطلاع حضرت اقدس کو ہوئی حضرت نے اپنے قریبی عزیز اور متعلقین کو بلایا پوری تفصیل سنی رنجیدہ ہوئے احقر کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ عجیب حال ہے کہ ان کو جو چاہے کہے جو چاہے مارے ہم کچھ بول نہیں سکتے کچھ کر نہیں کرسکتے اس لئے کہ ہمارا رشتہ دار ہے، خاندان کا ہے، اگر کچھ بولتے ہیں تو یہی کہا جائے گا کہ رشتہ دار ہے خاندان کا ہے اس لئے حمایت اور طرف داری کررہے ہیں،[1] حضرت نے اپنے متعلقین اور خاندانی طلباء سے فرمایا کہ جو ہوا ختم کرو، صبر کرو، اللہ کے حوالہ کرو، کسی سے کچھ بھی نہ کہنا نہ کسی سے تذکرہ کرنا، دیکھو انتقام بالکل نہ لینا، میری بدنامی ہوگی اپنوں ہی کو دبایا جاتا ہے حضرت نے اس طرح سمجھا کر جیب سے پندرہ روپئے نکال کر دیئے اور فرمایا کہ لو اس کا دودھ پی لینا، لڑکے چلے گئے، مسئلہ ختم ہوگیا، دو دن گذر گئے۔

دو دن گذرنے کے بعد کچھ ایسے حالات بنے کہ خواہ مخواہ ان مارنے والے طلبہ کو شبہ ہوگیا اور وہ اس وہم میں مبتلا ہوگئے کہ اب ہم بچ نہیں سکتے اب تو ہم پیٹ دیئے جائیں گے کیوں کہ ان طلباء نے حرکت ہی ایسی کی تھی جس کی وجہ سے وہ سہمے اور خائف تھے، اس وجہ سے آپس ہی میں وہ لوگ مشورے کرنے لگے کمیٹیاں ہونے لگیں جب کہ ادھر کسی قسم کی ایسی کوئی بات نہ تھی، حضرت کے منع فرمادینے کی بناء پر سب خاموش ہوگئے تھے اور مسئلہ ختم ہوگیا تھا۔ حضرت کے گھر کے لوگ باندہ زیر علاج تھے گھر خالی تھا اس لئے حضرت کے یہ عزیز طلباء حضرت کے گھر سونے گئے تھے مدرسہ میں موجود بھی نہ تھے، لیکن ان سب کے باوجود ان لوگوں کو بلا وجہ

---

[1] یہ حضرت کا طبعی مزاج تھا، بارہا ایسا ہوا کہ حضرت نے اپنی ذات اور اپنوں کے لئے انتقام نہیں لیا بلکہ اپنوں کو دبایا، اور دوسروں کے ساتھ عفو و کرم کا معاملہ فرمایا۔

خوف طاری تھا کہ نہ معلوم ہم پر رات میں کیا بیتے، مدرسہ کے بعض اساتذہ کے پاس یہ طلباء گئے اور جا کر کہا کہ ہم سخت خطرہ میں ہیں، مارے جانے کا اندیشہ ہے استادوں نے ہر طرح سے اطمینان دلایا لیکن ان کی تسلی نہ ہوئی اور اپنے طور پر رات بھر جاگ کر طرح طرح کے مشورے کرتے رہے اور خود ہی تیاری بھی کر لی کہ اگر ہم لوگوں کو کوئی مارنے آئے گا تو ہم بھی مقابلہ کریں گے اس غرض سے ڈنڈے وغیرہ رکھ رکھے تھے جب کہ اس طرح کسی قسم کی کوئی بات نہ تھی نہ کسی کو مارنے کا ارادہ اور نہ انتقامی کارروائی کی فکر تھی بلکہ سب کو حضرت کی فکر تھی کہ حضرت پریشانی میں مبتلا ہوں گے حضرت کو سخت تکلیف ہوگی، اس لئے سب خاموش ہو گئے تھے اور مسئلہ ختم کر دیا تھا، لیکن ان طلباء کو ایسی دہشت سوار ہوئی کہ راتو رات ان لوگوں نے دو صوبوں کا مسئلہ بنا کر کھڑا کر دیا اور بعض طلباء نے کمرہ کمرہ جا کر اپنے علاقہ کے ہر ہر لڑکے سے جا کر کہا اور اس کی تحریک چلائی کہ کل کوئی درجہ مت پڑھنے جانا، چنانچہ سوچی سمجھی اس سازش اور تحریک کے نتیجہ میں دوسرے روز اس علاقہ کا کوئی لڑکا کسی درجہ میں پڑھنے نہیں گیا سوائے چند خوش نصیب طلباء کے جو ان نادانوں کے چکر میں نہ آئے اور درجہ پڑھنے گئے تھے لیکن اکثر طلباء درجہ نہیں گئے اور اسٹرائک کی صورت پیدا ہو گئی، حضرت اقدسؒ مریضوں کی وجہ سے باندہ تشریف لے گئے تھے سبق پڑھانے کے لئے باندہ سے تشریف لائے اور سبق پڑھانے کا اعلان کر دیا گیا لیکن اس علاقہ کا کوئی لڑکا پڑھنے نہیں آیا، حضرت اقدس کو اس صورتحال کا کچھ علم نہ تھا، احقر راقم الحروف حضرت کے ساتھ تھا احقر کو بھی یہ تفصیل نہ معلوم تھی، لیکن حضرت کے سبق سے فراغت کے بعد دیکھا کہ حضرت کے کمرے میں ساٹھ ستر لڑکوں کا جھنڈ امنڈتا ہوا چلا آ رہا ہے، سینہ تانے ہوئے گویا حضرت پر چڑھائی کرنے آ رہا ہے، حضرت اقدس اشراق کی نماز ادا کرنے جا رہے تھے، ایک شخص آگے بڑھا اور حضرت سے جا کر کچھ شکایتیں کیں، ظلم اور ناانصافی کا بھی شکوہ کیا حضرت نے فرمایا اچھا تم لوگ چلو میں آتا ہوں مجھ کو نماز تو پڑھ لینے دو، (اللہ اللہ ایسے وقت میں حضرت کی نماز اور دعاء کس خشوع وخضوع کے ساتھ رہی ہوگی) نماز کے بعد حضرت اقدس نے احقر راقم الحروف کو ایک قلم کاغذ دیا اور فرمایا کہ جن لوگوں کو شکایتیں ہیں ان کے نام لکھ لو، احقر ان طلباء کے

پاس گیا اور جوان میں پیش پیش تھا گویا سب کا سرغنہ تھا، احقر نے حضرت کی بات ان سے کہہ دی، شاگرد صاحب نے کہا کہ کس کس کے نام لکھاؤں سارے ہی لڑکے اس میں شریک ہیں ون ٹو آل ہمارے علاقہ کے تمام لڑکے ہیں رجسٹر بھر جائے گا، احقر نے کہا کہ بہت سے طلباء میرے علم میں ہیں جو شریک نہیں ہیں تو فرماتے ہیں للاکثر حکم الکل، (اکثر کل کے حکم میں ہوتا ہے) احقر نے عرض کیا کہ یہ قاعدہ مجھے بھی معلوم ہے حضرت نے نام لکھنے کے لئے فرمایا ہے تو شاگرد صاحب فرماتے ہیں کبھی بھول بھی ہو جاتی ہے یاد دہانی کے طور پر بتلا رہا ہوں۔

طلباء کی پوری فوج سامنے کھڑی تھی جن میں بکثرت احقر کے شاگرد بھی تھے احقر نے ان سے کہا کہ آخر کیا بات ہے کہ تم لوگ اس طرح جھنڈ بنا کر حضرت کے پاس آئے ہو، سرغنہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ سے حضرت نے جو کہا ہے وہ کیجئے آپ اپنی طرف سے پوچھ رہے ہیں یا مولانا نے کہا ہے، اگر آپ پوچھتے ہیں تو مجھے اختیار ہے میں بتلاؤں یا نہیں، احقر راقم الحروف نے پوری تفصیل اور یہ صورتحال حضرت سے جا کر عرض کر دی۔

ان میں سے بعض طلباء حضرت کے پاس کمرے پہنچے حضرت نے سب کو ڈانٹا اور فرمایا ''چلو پڑھنے جاؤ، چلو یہاں سے بھاگو، میں سب کو بلاؤں گا اور فیصلہ کروں گا تم لوگ پڑھنے کیوں نہیں جاتے''، اس کے باوجود لڑکے وہاں سے نہیں ٹلے، حضرت نے سخت غصہ اور غم میں با آواز بلند شدت سے ڈانٹ کر فرمایا پڑھنے جاؤ میں سب کچھ کروں گا نہ کروں تو کہنا، اس وقت حضرت کی ناراضگی اور ڈانٹ سے طلبہ چلے گئے لیکن حضرت کو سخت تکلیف ہوئی غم کا گویا حضرت پر پہاڑ ٹوٹ پڑا، اور ٹھیک یہی وقت تھا جب کہ باندہ شہر میں حضرت کے مقرر کئے ہوئے ایک امام و مدرس کو پولیس پکڑ کر لے گئی اور کرنٹ لگانے کی اطلاع حضرت کو ملی، اس اطلاع سے حضرت کا غم اور بڑھ گیا اور ''غماً بعد غمٍ'' کا مصداق بن گیا لیکن حضرت اس وقت صبر و استقلال اور استقامت کے پہاڑ بنے ہوئے تھے، خاموش تھے غور و فکر کے ساتھ دعاء و ابتہال میں لگے ہوئے تھے، حضرت کمرے پہنچے دیکھا کہ ان ہی لڑکوں کا جھنڈ کا جھنڈ حضرت کے کمرے میں پھر چڑھائی کرتا ہوا چلا آ رہا ہے، ان کے لیڈر اور ایک دو لڑکے حضرت کے پاس اندر پہنچے اور کہا کہ حضرت

لڑکے کہہ رہے ہیں کہ جب تک فیصلہ نہ ہوگا ہم پڑھنے نہیں جائیں گے، یہ جملہ حضرت کا سننا تھا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، حضرت پر اس قدر صدمہ طاری ہوا کہ بالکل خاموش اور سکتے میں آ گئے، سخت غصہ اور صدمہ کے عالم میں صبر وتحمل کے ساتھ ڈانٹ کر فرمایا کہ آخر تم لوگ پڑھنے کیوں نہیں جاتے تم کو میری بات پر اعتبار نہیں میں فیصلہ نہیں کروں گا، حضرت کی سخت ناراضگی اور غصہ کی وجہ سے وہ لڑکے وہاں سے ٹلے لیکن ساتھ ہی یہ جملے کہتے ہوئے گئے۔ ''ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے، کبھی فیصلہ نہیں ہوتا، بعض بدبختوں نے یہ جملے زبان سے نکالے کہ چلو سب لوگ گھر چلو'' یہ جملے سن کر حضرت پر کیا بیتی اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، بہر حال حضرت کے ڈانٹنے کے بعد بمشکل لڑکے وہاں سے اکڑتے ہوئے سینہ تانے ہوئے آوازے کستے ہوئے واپس ہو گئے اور جا کر سب مسجد میں اکٹھا ہو گئے، حضرت اقدس نے فوراً صدر مدرس حضرت مولانا نفیس اکبر صاحب مدظلہ العالی نیز نہایت مدبر ودور اندیش ذہین استاذ مولانا شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا، دفتر تشریف لے گئے، مشورہ فرمایا، اُس علاقہ کے ایک استاد تھے حضرت نے مشورہ میں ان کو بھی بلایا، حضرت نے فرمایا کہ اتنی معمولی سی بات کو ان لوگوں نے اس قدر بڑھا دیا، مسئلہ کو صوبائی مسئلہ بنا دیا، لڑکے اس وقت مسجد میں بیٹھے کمیٹی کے طور پر جمع تھے، حضرت نے صدر مدرس ودیگر اساتذہ سے فرمایا مسجد جایئے ان سب کو سمجھایئے، چنانچہ یہ حضرات مسجد تشریف لے گئے لیکن حضرت کی طبیعت پر اس قدر اثر تھا کہ برداشت نہیں ہوا، پیچھے پیچھے حضرت بھی تشریف لے گئے۔

انتہائی رنج وغصہ میں زمین کو ہلا دینے والے حضرت کے چند جملے

مسجد آ کر ان طلبہ کے مجمع میں حضرت کھڑے ہو گئے اور بے قابو ہو کر بے ساختہ بے تحاشہ دھاڑ دھاڑ کر چیخ چیخ کر حضرت رونے لگے اور روتے روتے کہتے جاتے کہ ''اُن لڑکوں سے تم کو کیا شکایت ہے؟ وہ لڑکے تو رات میرے گھر پر سو رہے تھے پھر کس کو کس سے شکایت ہے۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں پیر جوڑتا ہوں سو بار معافی مانگتا ہوں، میں تم کو اپنا بیٹا سمجھتا ہوں، میری زندگی تمہارے سامنے ہے، اب تک تم کو میرا مزاج نہیں معلوم ہوا، میں تو تم لوگوں کے

پیچھے خون، پسینہ ایک کرتا ہوں، مدرسہ میں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا جیسا آج ہو رہا ہے، میری زندگی میں کبھی ایسا نہیں ہوا''، حضرت یہ سب باتیں کہتے جاتے تھے اور بار بار فرماتے جاتے تھے ''مجھے معاف کردو، مجھے معاف کردو''، حضرت کی زبان سے رونے کی وجہ سے آواز صاف نہ نکلتی تھی، حضرت کے اس طرح کہنے اور رونے کی وجہ سے سارے لڑکے بھی زار وقطار رونے لگے اور کہنے لگے حضرت ہم کو معاف کردیجئے ہم پڑھنے جارہے ہیں، پوری مسجد میں رونے ہی کی آواز آرہی تھی، مسئلہ اس وقت ٹھنڈا ہوگیا، طلبہ پڑھنے چلے گئے، حضرت کمرے تشریف لے آئے، لیکن کچھ بدنصیبوں نے اب بھی سکون نہیں لیا، اور خاموشی سے سازش میں لگے رہے ان کی خاموش کمیٹیاں اور مشورے برابر جاری رہے، حضرت نے اپنے خاندان اور علاقہ کے لوگوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ کچھ بھی ہو جائے میری بات مان لو، میں جو کہوں اس پر تیار ہو جانا معافی مانگنے کو کہا جائے معافی مانگ لینا، ان لڑکوں نے کہا حضرت ہم ہر طرح راضی ہیں آپ جو کہیں گے ہم وہ کریں گے، اگر وہ ماریں گے تو ہم مار بھی کھالیں گے، حضرت نے متعدد مجلسوں میں رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے لوگوں سے فرمایا کہ ''ان لوگوں نے سخت تکلیف پہنچائی، میں صبر کرتا ہوں اللہ کے حوالہ کرتا ہوں، اللہ ان کو سمجھے، خود ہی مارا، خود ہی زیادتی کی اور بعد میں سازش کر کے اپنا مظلوم ہونا جتلاتے ہیں، میرا اور میرے خاندان کا مسئلہ ہے میں کیا بولوں، بولنا تو مجھے چاہئے تھا الٹا وہی لوگ کہہ رہے ہیں کہ فیصلہ ہونا چاہئے، حضرت نے ایک موقع پر احقر سے یہ بھی ظاہر فرمایا کہ فلاں فتین ہے، فلاں بھی فتنہ پرور ہے، فلاں میں فتنہ انگیزی ہے، اور فلاں کا فتنہ اس انداز کا ہے، اور فلاں کا فتنہ اس نوعیت کا ہے''، ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضرت ان سب چھوٹوں بڑوں کی رگ رگ سے واقف ہیں لیکن بڑے صابر و متحمل، بردبار اور خاموش مزاج ہیں، سمجھتے سب ہیں۔

حضرت نے اپنے علاقہ اور خاندان کے لوگوں سے فرمایا کہ میں جب تم کو بلاؤں تو آجانا، اس وقت حالات سنگین ہو چکے تھے حضرت نے عشاء کے بعد اعلان فرمایا کہ تمام طلباء واساتذہ ٹھہر جائیں، چنانچہ سب ٹھہر گئے، اس وقت مدرسہ کے تمام طلباء چھوٹے بڑے اور اساتذہ سب موجود اور منتظر تھے کہ دیکھئے حضرت اب کیا فیصلہ فرماتے ہیں، حضرت نے دیر تک

دعا فرمائی اور کرسی رکھنے کے لئے فرمایا کرسی پر بیٹھے اور ایک تقریر فرمائی یہ تقریر بھی الہامی تقریر تھی دعاء کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب میں جو القاء فرمایا آپ نے تقریر میں وہی فرمایا، تقریر کا خلاصہ درج ذیل ہے:

حضرت کا خطبہ اور رقت آمیز تقریر

حضرت اقدس کرسی میں بیٹھے اور خطبہ مسنونہ سے پہلے حضرت اقدس نے کچھ آیتیں اور دعائیں پڑھیں اور سب لوگوں کو بھی پڑھنے کی تلقین فرمائی، چنانچہ سب نے پڑھیں، وہ آیتیں اور دعائیں یہ ہیں:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ، رَبِّ اِنِّي اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ، رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ."

الحمد لله كفى وسلام على عباده الذين اصطفى: اما بعد!

قال النبي صلى الله عليه وسلم كُلُّكُمْ خَطَّاؤُوْنَ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.

(ترجمہ) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سب کے سب خطاوار ہو، اور بہترین خطاوار وہ ہیں جو خطا کے بعد توبہ کرنے والے ہوں۔

ہم سب خطاوار ہیں ہر ایک سے غلطی ہوسکتی ہے

حضرت نے ارشاد فرمایا اس وقت سب ہی قسم کے لوگ یہاں موجود ہیں، اساتذہ بھی ہیں، طلباء بھی ہیں، سب ہی لوگوں کو یہ سوچ کر بیٹھنا اور سننا ہے کہ حضور پاک کے فرمان کے مطابق ہر ایک خطاوار ہے اور ہر ایک سے غلطی ہوسکتی ہے، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

کُلُّکُمْ فرمایا ہے، کہ تم سب خطاوار ہو سب غلطی کے مرتکب ہو سکتے ہو، آپ کا یہ خطاب کسی زمانے کے ساتھ خاص نہیں تھا، ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے اور ہر قسم کے لوگوں کے لئے آپؐ نے فرمایا تھا، آپ کے اولین مخاطب صحابہ کرام تھے، جب صحابہ جیسے پاکباز لوگوں کو اس کا مخاطب بنایا جاسکتا ہے تو اس کے بعد پھر اولیاء، غوث قطب ابدال اور بزرگان دین، مدارس کے منتظمین مدرسین ملازمین طلبہ علم ہم سب اس کے بدرجہ اولی مخاطب ہوں گے۔

بسا اوقات تکوینی طور پر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں، آپس میں کشیدگی ہو جاتی ہے، اختلاف ہو جاتا ہے، لیکن اس وقت کرنا کیا چاہئے، عقلمندی اور دانش مندی کا تقاضا تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر ہوش مندی سے کام لے، دانش مندی کی بات تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر حضور پاک کے اس فرمان سے فائدہ اٹھایا جائے۔ چوک بڑوں بڑوں سے ہو جاتی ہے لیکن ایسے موقع پر اگر ہوش مندی سے کام نہ لیا جائے تو پھر یہ چوک بڑی محرومی کا ذریعہ بنتی ہے، بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ہمیشہ کے لئے فیض کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہم سب کے لئے نمونہ ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی آپ کا قول وعمل ہمارے لئے نمونہ ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہو سکتی جس کے متعلق آپ کی زندگی سے ہمیں اس میں رہنمائی نہ ملتی ہو، اگر قرآن وحدیث اور سیرت پاک میں ہم کو رہنمائی نہیں ملتی تو پھر آخر کہاں ملے گی، نبی دنیا میں آتے ہی لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے ان کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی پیروی کرنے میں کامیابی ہے اور جو ان کی تعلیمات اور حدود سے آگے بڑھے گا وہ شیطان کے چنگل میں پھنس جائے گا، جو قرآن وحدیث کو اپنا امام نہ بنائے تو شیطان اس کا امام ہوگا، اگر ہم قرآن وحدیث کو اپنا امام نہیں بناتے تو پھر ہماری ہلاکت میں کوئی شبہ نہیں ہم ہلاکت کے گڑھے میں گریں گے، دلدل میں پھنسیں گے، قرآن وحدیث کی تعلیم یہ ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہم کو بتلاتی ہے کہ جب کبھی بھی کوئی بات پیش آئے فوراً اپنے اوپر نظر ڈالے کہ ہم کوئی غلطی تو نہیں کر رہے

ہیں اور ہر وقت یہ بات پیش نظر رکھیں کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے، میری ہر بات کو سن رہا ہے میری ہر نقل و حرکت کو دیکھ رہا ہے، ہم سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ، صحیح کر رہے ہیں یا غلط، اللہ میری ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اس کے سامنے جانا ہے جواب دینا ہے، اس استحضار کے بعد سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہئے کہ ان حالات میں ایسے موقع پر مجھے کیا کرنا چاہئے، اگر اس عمل کو اللہ کے سامنے لے کر جاؤں گا تو کیا منھ دکھاؤں گا۔

شیطانی ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت

لیکن شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے، وہ انسان کو ہلاک و برباد کرنے کی فکر میں رہتا ہے پھوٹ ڈلوانا اس کا کام ہے، وہ انسان کو بہکانے والا، جال میں پھنسانے والا ہے وہ ہر طرح کے ہتھکنڈے جانتا ہے، وہ ایسے موقع پر قرآن وحدیث سب کو بھلا دیتا ہے، پھر ایسے وقت میں کس کو یاد رہتا ہے قرآن وحدیث، شیطان نے تو نفس کو بادشاہ اور امام بنا رکھا سب سے بڑی خرابی یہی ہے، ایسے وقت میں بھی آدمی کو قرآن وحدیث کو امام بنانا چاہئے، نفس اور شیطان کو امام نہ بنانا چاہئے، اگر یہ بات ہو تو آدمی کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔

میرے بھائیو! چندون کی زندگی ہے خدا کے یہاں جانا کیا لے کر جاتا ہے، طالب علم کی زندگی تو بہت مشغول ہوتی ہے اس کے علمی مشاغل ایسے ہوتے ہیں کہ بات کرنے اور کھانا کھانے تک کی اس کو فرصت نہیں ملتی، لیکن جب شیطان کے چنگل میں پھنستا ہے، تو اپنے کو بھول جاتا ہے اور تمام خیر سے محروم ہو جاتا ہے، تم لوگ ذرا اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھو کہ جب سے اس میں پڑے ہو کتنی طاعات کی توفیق ہو رہی ہے، کتنی تلاوت کی، کتنے لوگوں نے کتنے مرتبہ استغفار کیا، کتنی کتابوں کا مطالعہ کیا، اور کتنے معاصی کے مرتکب ہوئے، کتنی غیبتیں کیں کتنی چغلیاں کیں، کتنے لوگوں نے یہ سمجھا کہ ہم سب خطا وار ہیں قصوروار ہیں، ہم سے بھی غلطی ہوسکتی ہے، کتنے لوگوں نے اس موقع پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کو دیکھا، کتنے لوگوں نے یہ سمجھا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے، ہم کو استغفار کرنا چاہئے، اپنی فکر کرنی چاہئے، کتنوں نے سوچا کہ ہم کو خدا کے یہاں جانا ہے، اللہ کو منھ دکھانا ہے، کیا ہم انہیں حرکتوں کو لے کر جائیں

گے، کیا یہ غلطیاں غلطیاں نہیں ہیں، یہ بیماری بیماری نہیں ہے۔

اگر آج ہمارا گھر گر جائے تو رونے کی بات ہوتی ہے، کینسر ہو جائے تو رونے کی بات ہوتی ہے، سر میں درد ہو تو علاج کی فکر ہوتی ہے، لیکن ہم اتنی بداعمالیوں اور اتنی بیماریوں میں مبتلا ہیں کیا اس پر بھی ہم کو رونا آیا اور ان کو بھی دور کرنے کی ہم کو فکر ہوئی، یہ حرکتیں اللہ سے قرب پیدا کرنے والی ہیں یا دوری، یہ باتیں جنت میں لے جانے والی ہیں یا دوزخ میں لے جانے والی، اللہ تعالیٰ دل کی باتوں کو جاننے والا ہے، ہم نہیں جانتے وہ جانتا ہے، ذرا اپنے دل کو ٹٹولو تو کہ یہ اعمال اللہ کو خوش کرنے والے ہیں یا ناراض کرنے والے، آدمی سے غلطی ہو جاتی ہے، لیکن یہ عقلمندی نہیں کہ غلطی میں پڑا رہے، کیچڑ اور دلدل ہے اس میں قدم رکھنے اور اس میں گھسنے کی ضرورت ہے یا اس سے دور بھاگنے کی ضرورت ہے، اگر کیچڑ میں پیر پڑ گیا غلطی سے دلدل میں پھنس گیا تو اس میں گھسے رہنے اور پھنسنے کی ضرورت ہے، یا اس سے نکلنے کی فکر کی ضرورت ہے، اگر کسی جگہ آگ لگ گئی تو لگی ہوئی آگ کو بجھانے کی ضرورت ہے یا اس کو بھڑکانے کی، کیا تمہارے یہ اعمال خدا کے سامنے پیش نہیں ہوں گے۔

مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ میں اپنے طور پر اتنی دیانت داری اور انصاف پسندی سے کام لیتا ہوں، ہر وقت اللہ سے ڈرتا ہوں، میں ڈکٹیر شپ نہیں چلاتا، میری زندگی تمہارے سامنے ہے، میں سب کا غلام اور سب کا خادم بن کر رہتا ہوں، اب تک تم لوگوں نے مجھ کو پہچانا نہیں، معمولی سی بات کو اتنا طول دے دیا اور میرے متعلق ایسی رائے قائم کی ایسی بدگمانی کی میں بھی دل رکھتا ہوں کمرے کے سامنے اکڑتے ہوئے کیا کہتے ہوئے واپس ہوئے تھے کہ میں انصاف نہیں کرتا، مجھے تو خدا کو منھ دکھانا ہے اپنی عاقبت برباد نہیں کرنا ہے، نہ دوسرے کی برباد کرنا ہے میں نے اسی وقت معاف کر دیا تھا۔

اللہ کے رسول نے ہر موقع پر خیر کی دعاء فرمائی ہے، آپ خیر کے طالب تھے، اللہ تعالیٰ خیر کے دروازے کھولنے اور شر کے دروازے بند کرنے کو پسند کرتا ہے، خیر کے دروازے کھولنا نبی کا کام ہے، شر کے دروازے کھولنا شیطان کا کام ہے، آپ لوگ چاہتے ہیں خیر کے دروازے بند

کرکے شر کے دروازے کھول دیں، بڑی بات کو بھی گھٹانا اور ختم کرنا چاہئے نہ یہ کہ معمولی سی بات کو بھی بڑھا دینا چاہئے۔

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

حق تعالیٰ فرماتا ہے "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ" کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اگر آپس میں اختلاف ہو جائے تو صلح کرا دو، اس آیت میں حق تعالیٰ نے ہمارا آپس کا رشتہ بتلایا ہے کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں، آج ہم اللہ کے اس بتائے ہوئے رشتہ کو بھولے ہوئے ہیں، دوسرے رشتوں کا ہم کتنا لحاظ کرتے ہیں اور ان کو کتنا یاد رکھتے ہیں۔ یہ ہمارے باپ کے فلاں ہیں، فلاں ہمارے دادا ہیں، فلاں رشتہ میں یہ لگتے ہیں اور سارے رشتوں کا ہم لحاظ بھی رکھتے ہیں، اللہ نے ایک رشتہ ہمارے درمیان بتلایا ہے اس کا بھی تو ہم کو لحاظ رکھنا چاہئے وہ یہ کہ ہم سب مسلمان ہیں بھائی بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان اخوت قائم فرما کر ہم کو عزت دی ہے، زینت بخشی ہے اور زینت کا ایسا ہار پہنایا ہے جس کی بدولت ہم جنت میں جائیں گے، ہم اس ہار کا اتار پھینکنا چاہتے ہیں، باپ دادا کے رشتہ کا اتنا لحاظ کیا جاتا ہے اور اللہ کے قائم کردہ رشتہ کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا جائے، اسلام نے آکر تفریق کو مٹایا ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے جاہلیت کے زمانہ کی باتیں کی، عصبیت کی بناء پر تفریق کا نعرہ لگایا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ایسا شخص دوزخ کا مستحق ہے، علاقہ اور صوبہ کی بناء پر اختلاف اور فرقہ بندی کرنا زمانہ جاہلیت کی باتیں ہیں۔

اختلاف کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم

ایسے موقع پر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ جب ایسے حالات پیدا ہوں تو پہلے اپنے کو دیکھو اپنی غلطی سمجھو، کلکم خطاء کا یہی مقتضی ہے، اگر ہر شخص اپنی غلطی پر نظر ڈالے

تو فتنہ ختم ہو جائے گا، لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں کی غلطی ہے فلاں نے ایسا کیا ہماری غلطی کچھ نہیں، ارے فتنہ کو ختم کرنے اور مسئلہ کو دبانے کے لئے اگر اپنی غلطی مان بھی لی جائے تو کیا نقصان ہے، کپڑا دھلا ہوا ہے صاف شفاف ہے، اگر دھلے ہوئے کپڑے میں ایک بار اور صابن لگا کر دھولیا تو کیا حرج ہے، اور اگر سفید کپڑا گندہ ہو اس میں دھبے لگے ہوں ہم اس کو دور کرنے کی کوشش نہ کریں اس میں بھی صابن نہ لگائیں اس میں میل چپکا رہے تو کیا کپڑا صاف ہو جائے گا، اور اس کا میل اور دھبہ دور ہو جائے گا؟۔

کیا حرج ہے اگر صحت مند آدمی اور طاقت ور آدمی طاقت کی ایک گولی اور کھالے حدیث پاک میں ایسے شخص کی بڑی فضیلت آئی ہے جو غلطی پر نہ ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ختم کرنے اور فتنہ دبانے کے لئے اپنی غلطی مان لے، ایسے شخص کو قیامت میں جنت کے ہر دروازے سے پکارا جائے گا۔

اور اگر اللہ کے حکموں پر ہم عمل نہیں کرتے تو سمجھ لو اللہ کے یہاں کسی چیز کی دیر نہیں خدا کی نافرمانی کی صورت میں اس کا قہر نازل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کردے گا کہ ہم اسی میں الجھے رہیں گے، ذلیل و رسوا ہوں گے۔

ایسے موقع پر تو ہمارے اسلاف کی زندگی اور ان کا نمونہ ہمارے سامنے ہونا چاہئے، یہاں ہار جیت اور اونچ نیچ کا مسئلہ نہیں ہے، یہاں تو نفس کی اصلاح کا مسئلہ ہے، دنیا کا نہیں آخرت کا معاملہ ہے، جنت حاصل کرنے، اللہ کو راضی اور خوش کرنے کا مسئلہ ہے، ہر شخص اپنے بارے میں خود ہی رائے قائم کرلے اور اپنے لئے خود ہی راہ متعین کرلے۔

مجھے عمارتوں سے دلچسپی نہیں ناظم بننے کا شوق نہیں

میں نے تو یہ طے کرلیا ہے کہ اگر تم لوگوں کو میری بات نہیں ماننا، اور مسئلہ ختم نہیں کرنا، اپنے حال پر رہنا ہے تو میں کچھ نہیں کہوں گا، میں بھی اپنا بوریا بستر باندھ لوں گا، کہیں چلا جاؤں گا،

مجھے ان عمارتوں سے دلچسپی نہیں، میں ان دیواروں کو لے کر چاٹوں گا نہیں، میں مدرسہ کا ناظم ہوں مجھے ذرا بھی اس کا خیال نہیں، مجھے ناظم بننے کا شوق نہیں، جس دن خدا کا فیصلہ ہوا اسی دن چلا جاؤں گا، کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا، میرا معاملہ خدا سے معاملہ ہے، میں اپنے اللہ سے معاملہ صاف رکھوں گا، اپنے اللہ سے کہوں گا۔

اور اگر تم کو مسئلہ ختم کرنا ہے تو پھر میں آگے بات کروں، میں آگے بات اسی وقت کروں گا جب آپ لوگ طے کرلیں کہ مسئلہ ختم کرنا ہے، ورنہ میں ابھی مدرسہ سے جاتا ہوں، مجھے دین کا کام کرنا ہے، کوئی بھی کام کروں گا، میں کسی کا پاخانہ صاف کروں گا مجھے ثواب ملے گا، مقصود دین کا کام کرنا ہے، دین کے کام کرنے کی بہت سی صورتیں ہیں۔

میں کسی رشتہ دار کی ایسی حمایت نہ کروں گا جس سے فتنہ پیدا ہو

میرا کوئی بھی رشتہ دار ہو سن لو میں کبھی کسی رشتہ دار کی حمایت نہ کروں گا اگر چہ وہ حق پر ہی ہو، میں اپنے رشتہ دار ہی کو قصوروار ٹھہراؤں گا اگرچہ اس کا قصور نہ ہو اور وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو، میں کبھی ان کی حمایت نہ کروں گا، کیوں کہ حمایت کرنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے، میں ایسے حق کی ہر گز حمایت نہ کروں گا جس سے فتنہ ہو۔

معاملہ کی تحقیق اور مسئلہ کا تصفیہ

حضرت اپنی تقریر ختم کر چکے حضرت نے فرمایا اب اگر مسئلہ کو ختم کرنا ہے تو پہلے یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ مسئلہ کیا تھا، بات کہاں سے شروع ہوئی، سارے طلباء خاموش بیٹھے تھے، جب تفصیل معلوم کی گئی تو اس کی حقیقت کچھ بھی نہ نکلی خواہ مخواہ کی بدگمانیاں لوگوں نے ذہنوں میں بٹھالیں تھیں، درجہ حفظ کے بجلی کے راڈ خراب ہوگئے تھے، بعض لڑکوں نے اس کو اتار کر دوسرے لگائے، اس پر بعض لڑکوں کو شبہ ہوگیا کہ ہو نہ ہو یہ ہم کو مارنے کا انتظام کیا جارہا ہے، اس ڈر اور خوف کی وجہ سے کمیٹیاں اور مشورے ہونے لگے، جبکہ دوسرے کے خواب وخیال میں بھی کوئی

بات نہ تھی، لیکن خواہ مخواہ کے ڈر اور وہم کی بناء پر ان لوگوں نے بھی تیاریاں شروع کر دیں، جس کی نوبت یہاں تک پہنچی۔

اخوت وہمدردی کا مظاہرہ اور باہمی سلام ومصافحہ اور معانقہ

حضرت نے فرمایا اب تو مسئلہ کی حقیقت سامنے آگئی اپنے دل صاف کرلو، اس کے بعد حضرت نے ایک دوسرے سے معافی مانگنے کی ترغیب فرمائی، ایک دوسرے کا ہاتھ ملوایا، چنانچہ سب نے ایک دوسرے سے معافی مانگی اور سلام ومصافحہ اور معانقہ ہوا۔

حضرت نے فرمایا جس کے ذہن میں جو بات اور جو اعتراض ہو اسی وقت ابھی ظاہر کر دے اور اپنا دل صاف کر لے، بعد میں کچھ نہ کہے، ایک طالب علم کھڑا ہوا اور احقر راقم الحروف کے متعلق کہا کہ فلاں مولوی صاحب نے درجہ میں طلباء کے سامنے کہا تھا کہ فلاں لڑکا سید ہے حضرت کے خاندان کا ہے، ان کی نسبت اونچی ہے، اگر واقعی بھی غلطی ہوتی تو چشم پوشی سے کام لینا چاہئے تھا نہ یہ کہ مسئلہ کھڑا کر دیتے، وغیرہ وغیرہ..... اس پر اس طالب علم نے کہا کہ مولوی صاحب کو اس طرح نہ کہنا چاہئے تھا بلکہ انصاف کرنا چاہئے تھا اور انصاف کی بات کہنا چاہئے تھا، احقر حضرت کا خادم بھی تھا اور وہ طلبہ احقر کے شاگرد تھے حضرت والا کو احقر پر اعتماد تھا حضرت نے برجستہ بے تکلف فرمایا چلو زید اٹھو معافی مانگو چنانچہ احقر مجمع میں طلباء کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ میں نے طلبہ کے سامنے درجہ میں سادات کے فضائل وحقوق اور حضرت کے خاندان کا لحاظ کرنے اور جھگڑے کو ختم کرنے کے متعلق بیان کیا تھا جن کو برا لگا ہو میں معافی چاہتا ہوں معاف کر دیں، اس کے بعد مسئلہ ختم ہو گیا مجلس برخاست ہو گئی، حضرت بہت خوش ہوئے۔

بعد میں بعض اساتذہ نے احقر سے افسوس سے کہا کہ طلباء سے معافی مانگ لی اور اس پر احقر کو ملامت کی، احقر نے عرض کیا کہ مجھے تو فخر اور خوشی ہے کہ سادات اور حضرت کے خاندان کے فضائل بیان کئے اور انہیں کے کہنے سے معافی بھی مانگ لی، الحمدللہ مجھے خوشی ہے۔

دوران تقریر حضرت نے ایک بات اور فرمائی تھی کہ میں تو اپنے کو قصوروار سمجھتا ہوں،

مجھ ہی سے کوئی غلطی ہوگئی ہے، جس کی مجھے یہ سزا ملی ہے، میرا بارہا کا تجربہ ہے کہ مجھ سے کوئی چوک ہوئی اور اللہ کی طرف سے تنبیہ کی گئی، میں تو سمجھتا ہوں کہ میرا ہی کوئی قصور ہے اور واقعی مجھ سے چوک ہوئی میرے معمولات چھوٹ گئے اس ناغہ کی مجھے سزا ملی۔

ایک مدرسہ کی اسٹرائک پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب

ایک مدرسہ میں دو صوبوں کے طلباء کے درمیان اختلاف ہوا، نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک صوبہ کے لڑکوں نے اسٹرائک کرکے مدرسہ سے جانا شروع کردیا، حالات کافی کشیدہ ہوگئے، مدرسہ کے ذمہ داروں نے وقتی طور پر ۱۵ روز کے لئے تعطیل کردی، اور دوسرے روز ذمہ داران مدرسہ نے ہنگامی شوریٰ منعقد کی، شوریٰ کے اہم ارکین ہمارے حضرت اقدس بھی تھے، اس لئے حضرت کی خدمت میں بعض حضرات حضرت کو لینے کے لئے آئے حضرت اس وقت اپنے بیٹے کی علالت کی وجہ سے بہت پریشان تھے، اس لئے نہ جاسکے اور مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کررہا ہوں اللہ پاک ہر طرح فضل فرمائے، آج مجھے حسیب کو لے کر دہلی جانا ہے وہاں سے علی گڑھ بھی جاکر دکھانا ہے، سب لوگ دعاء میں لگیں، اس واقعہ میں بہت نرمی سے کام لیا جائے۔

طلبہ کو سمجھایا جائے، اور نرم لہجہ میں سمجھایا جائے کہ تم لوگ خود غور کرو اس قسم کی حرکتوں سے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے یا ناراض؟ تم ہمارا خیال نہ کرو لیکن اپنی آخرت کا تو خیال کرو، اس قسم کی باتیں کی جائیں، اللہ پاک ہدایت دے۔

صدیق احمد

باب ۳

مظاہر علوم سہارنپور کے باہمی اختلافات سے متعلق حضرت کی تحریرات

ایک بڑے مدرسہ کا اختلاف اور حضرت کا جواب

ایک بڑے دینی ادارہ میں آپسی اختلافات کی بنا پر شدید انتشار پیدا ہوگیا، مدرسہ کا نظام مختل بلکہ معطل اور درہم برہم ہوگیا، نوبت یہاں تک آئی کہ مدرسہ میں تالا پڑ گیا.......... ایک صاحب جو فریقین میں سے ایک کے حامی تھے حضرت کی خدمت میں اس سلسلہ میں چند باتیں لکھیں اور ایک طویل خواب حضرت ہی کی طرف منسوب کر کے لکھا اور وہ خواب ایسا تھا جس سے ایک فریق کے حق پر ہونے کی تائید ہوتی تھی، ان صاحب کے نزدیک اس خواب کی بڑی اہمیت تھی اور وہ خواب کو معیار حق کی حیثیت دے رہے تھے حضرت دامت برکاتہم نے ان کے تفصیلی خط کا مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

لفافہ ملا میں نے خواب نہیں دیکھا۔

حالات معلوم ہوئے بہت افسوس ہے، کہیں وہم وگمان نہ تھا کہ اس ادارے میں یہ فضا پیدا ہو جائے گی، دونوں طرف اکابر ہیں اکابر کی اولاد ہیں بہت سنجیدگی کے ساتھ اس پر غور کریں، اور وہ راستہ اختیار کیا جائے جس میں بجائے نفرت کے محبت پیدا ہو، اور جلد ہی اس کا حل نکالا جائے، یہاں روزانہ دعاء ہورہی ہے، احباب پرسان حال کی خدمت میں سلام عرض کریں اور

مولانا وقار علی صاحب مفتی صاحب سے بعد سلام عرض کریں کہ اکابر کے سامنے یہ سارے مسائل رکھے جائیں اور جلد ہی اختلاف ختم کرنے کی کوشش کریں۔

احقر صدیق احمد

ایک بڑے مدرسہ کا اختلاف اور اس کا ردِّ عمل

ایک بڑا دینی ادارہ بدقسمتی سے باہمی اختلاف کا شکار ہوگیا مدرسہ کے افراد دو حصوں میں منقسم ہوگئے ادارہ کے بھی دو ٹکڑے ہوگئے، ہر فریق ایک ایک حصہ پر قابض اور ایک کا دوسرے حصہ میں داخلہ گویا ممنوع تھا۔ ادارہ کے بڑے درجہ کے استاد شیخ الحدیث کی جملہ قیمتی کتابیں تصنیفات تالیفات اور دیگر ضروری سامان حجرہ میں مقفل تھا، لیکن اس کے لینے اور نکالنے کی کوئی صورت نہ تھی، بعض ذرائع سے معلوم ہوا کہ اب کمرہ میں سامان وکتابیں کچھ بھی نہیں رہا،[1] حجرہ خالی پڑا ہے اس کی وجہ سے ان استاد صاحب کو بڑی تشویش اور فکر لاحق تھی، اسی پس منظر میں ان صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط ارسال کیا جس میں انہوں نے سخت رنج وغم کا اظہار کیا اور یہ بھی لکھا کہ جب سے خبر ملی ہے مصیبت کے پہاڑ ٹوٹ گئے، غم کو الفاظ سے ادا کرنا میرے لئے ناممکن ہے، میری ساری پونجی لٹ گئی، یہی میری کمائی اور آخرت کا سامان اور علمی ترقیات کا ذریعہ تھی بس آپ اپنی دعاؤں سے جو مدد فرما سکتے ہوں ضرور فرمائیں۔ حضرت اقدس نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج گرامی نامہ ملا۔ بہت رنج ہے اللہ پاک سب کو ہدایت عطا فرمائے، اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور آخرت کا یقین نصیب ہو، امت میں اختلاف تو رہا ہے اور رہوتا ہے لیکن ایسا اختلاف جس میں دین ودیانت بالکل باقی نہ رہے، یہ بڑی حیرت کی بات ہے، تعجب

---

[1] بعد میں یہ خبر غلط ثابت ہوئی اور پورا سامان مل گیا۔

بالائے تعجب ہے کہ یہ کام ان لوگوں نے کیا جن سے اگر استفتاء کیا جائے تو ناجائز ہونے کا فتویٰ دیں گے، آپ صبر سے کام لیں، دعاء کریں، اللہ پاک نعم البدل عطا فرمائے۔

احقر صدیق احمد

دار العلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے قضیہ کے سلسلہ میں ایک خط

دار العلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے باہمی اختلافات کافی طول پکڑ گئے تھے مختلف حضرات نے اس سلسلہ میں حضرت اقدس کی خدمت میں خطوط لکھے کہ حضرت والا دخیل ہو کر قضیہ کو حل فرمادیں۔ خود حضرت کو بھی اس کی فکر تھی اس سلسلہ میں حضرت اقدس نے بعض اکابر کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

حضرت مولانا ابرار الحق صاحب کے نام مکتوب گرامی

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مخدومی حضرت اقدس دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اب الحمد للہ طبیعت پہلے سے اچھی ہے، دل کا درد کم ہے، کمر اور اس کے نیچے حصہ میں زیادہ درد رہتا ہے، دعاء فرمادیں۔

بیماری کے زمانہ میں کانپور زیادہ قیام ہو گیا، وہاں مظاہر علوم کے بارے میں ہر قسم کی لوگ باتیں کرتے رہے، یہ بھی کہا گیا کہ آپ لوگ چاہتے ہیں کہ یہ دونوں بڑے ادارے دار العلوم اور مظاہر علوم ختم ہو جائیں، وہاں اس قدر اختلاف بڑھتا جا رہا ہے اور آپ لوگ خاموش ہیں، چند اکابر کا نام لیا، حضرت والا کا خاص طور پر نام لیتے رہے کہ اگر یہ حضرات وہاں جا کر کچھ دن قیام

کریں اور طے کرلیں کہ اختلاف ختم کرانا ہے تو ہم کو امید ہے کہ معاملہ طے ہوجائے گا۔

اگر فریقین کسی بات پر متفق نہ ہوں تو دونوں کو علیحدہ کردیں اور خود انتظام کریں، اس قسم کا مضمون دوسرے مقامات کے لوگوں نے بھی لکھا ہے، کانپور کے کچھ حضرات نے اصرار کیا کہ پہلے تم جا کر وہاں کے حالات کا اندازہ کرو، احقر اس کی ہمت تو نہ کرسکا، ایک تحریر لکھی، ارادہ تھا کہ اس کو بھیج دیا جائے لیکن طبیعت اس پر بھی آمادہ نہ ہوئی، دونوں فریق میں سے کسی سے ایسے تعلقات نہیں ہیں، جس سے وہ اثر لے سکیں۔ نیز اکابر کی موجودگی میں یہ پیش قدمی مناسب بھی نہیں ہے۔ فکر تو بہت ہے مگر اس کا کوئی حل سمجھ میں نہیں آتا۔ (وہ تحریر آگے درج ہے)

صدیق احمد

ملفوظ

آج کل کے اختلافات کا اثر

فرمایا آج کل کے اختلافات سے اللہ بچائے نام بھی احترام سے نہیں لیا جاتا، ذرا سی کوئی بات ہوتی ہے کسی نہ کسی بہانے سے کوئی جملہ کس دیا جاتا ہے، تعریض کردی جاتی ہے، اشارہ کنایہ میں تنقید کردی جاتی ہے، نہ کسی کا ادب نہ احترام۔ انسان ہونے کی حیثیت سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حقوق بتلائے ہیں ان کا بھی لحاظ نہیں ہوتا، آخر انسانیت کی بنا پر بھی تو احترام ہوتا ہے، اس سے آگے بڑھ کر مسلمان ہونے کی حیثیت سے اور حقوق بڑھ جاتے ہیں اس کے آگے اہل علم ہونے کی حیثیت سے اور بھی حقوق میں اضافہ ہوجاتا ہے اس طرح درجہ بدرجہ حقوق بڑھتے رہتے ہیں لیکن ان اختلافات کی بدولت کیا ان حقوق کا کوئی لحاظ کرتا ہے، اگر کوئی بیمار ہوجائے تو کیا ان کی عیادت کی جاتی ہے؟ آخر یہ سب اعمال اور حقوق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے لئے بتائے ہیں اور کون لوگ اس پر عمل کریں گے، ارے اختلافات اپنی جگہ پر لیکن ان احکام پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا، سارے حقوق پامال کرکے ایک دوسرے کو بدنام کرنے ذلیل کرنے اور نیچا دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اہل علم ومشائخ اور بڑوں میں اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیے

بعض بڑے مدارس کے باہمی اختلافات کا تذکرہ چل رہا تھا درمیان میں یہ گفتگو ہوئی، حضرت نے ارشاد فرمایا خیر وہ لوگ تو جیسے تیسے ہیں کر رہے ہیں اور جو کر رہے ہیں بھگت رہے ہیں لیکن دوسروں کو اور دور رہنے والوں کو کیا پڑی ہے کہ بلا وجہ خواہ مخواہ دوسروں پر نقد وتبصرہ کر کے کسی پر کیچڑ اچھالیں، کسی کی تذلیل وتحقیر کر کے اپنی عاقبت برباد کریں، عجیب مزاج بنا ہوا ہے، بیٹھے بٹھائے کچھ نہیں تو اسی میں مباحثہ ہو رہا ہے کہ کون حق پر ہے اور کون ناحق پر ہے کوئی اس طرف ہو جاتا ہے کوئی دوسری طرف ہو جاتا ہے، ایک دوسرے کو لعن طعن اور ملامت کرتے ہیں پھر آپس میں جھگڑا کرتے ہیں۔

اگر کوئی بات پیش آجائے اور کسی وجہ سے آپسی اختلاف ہو جائے تو دوسروں کو لعن طعن نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنی فکر کرنی چاہئے، اپنے کو دیکھنا چاہئے۔

ارے وہ تو جیسے سہی پھر بھی اہل علم ہیں، مشائخ ہیں بزرگوں کی اولاد ہیں کتنوں کی دعائیں ان کے ساتھ ہیں، پتہ نہیں کون سی نیکی اللہ کو پسند آجائے اور کب کس کا دل پھیر دے۔ اور ہم تو کچھ نہیں نہ علم نہ عمل نہ بزرگوں کی اولاد پتہ نہیں کون سی غلطی اور زبان درازی اللہ تعالی کو ناگوار ہو اور اس کی وجہ سے ہمارا بیڑا غرق ہو جائے، اس لئے بڑوں کے اختلاف میں کبھی طعن وتشنیع نہیں کرنی چاہئے، ان کی فکر میں نہ پڑے بلکہ اپنی فکر کرنی چاہئے لیکن عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ جب کوئی اختلافی معاملہ پیش آتا ہے تو کوئی ادھر ہو جاتا ہے اور کوئی ادھر، کوئی ان کی برائی کر رہا ہے، کوئی ان کی، ارے ہونا تو یہ چاہئے کہ یہ بھی ہمارے ہیں اور وہ بھی ہمارے ہیں، ہم ان کی بھی جوتی سیدھی کریں گے، اور ان کی بھی، ہم نہ ان کے مخالف نہ ان کے مخالف، ہم ان کے لئے بھی دعاء کریں گے اور ان کے لئے بھی دعاء کریں گے، ہم ان سے بھی ملیں گے اور ان سے بھی ملیں گے۔

ابھی کچھ دن قبل میں سہارنپور گیا ہوا تھا (اور بدقسمتی سے مظاہر علوم سہارنپور باہمی اختلاف کا بری طرح شکار ہو چکا تھا جس کے نتیجہ میں مظاہر علوم دو حصوں میں منقسم ہو گیا اسی موقع پر حضرت سہارنپور تشریف لے گئے تھے، حضرت نے فرمایا) میں نے ...... سے بھی ملاقات کی

اور مولانا.........سے بھی ملنے گیا، بلکہ ہر ایک کو بتلا بھی دیا.........سے کہا کہ مولانا.........
سے ملنے جاتا ہے اور مولانا.........کے پاس گیا ان سے عرض کیا کہ آپ کے پاس کئی مرتبہ حاضر ہوا، لیکن آپ آرام فرمارہے تھے.........سے ملاقات کے لئے چلا گیا، مولانا یونس صاحب سے میں نے بیان کیا کہ میں نے ایسا کیا ہے، بہت خوش ہوئے اور فرمایا بہت اچھا لگا، ارے ہم کو تو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ بھی ہمارے بڑے ہیں وہ بھی ہمارے بڑے ہیں، یہ ہمارے استاد اور شیخ زادے ہیں اور وہ بھی استاد زادے ہیں کس کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ مظاہر علوم سہارنپور کے اختلاف موقع پر ایک مختصر تحریر بھی ہم نے لکھی تھی لیکن بھیجی نہیں اندیشہ ہوا کہ اس سے کہیں اور نقصان نہ ہو جائے اور جس نفع کے ساتھ نقصان کا بھی خطرہ ہو اس سے بچنا چاہئے، دوسرے یہ بھی احساس تھا کہ لوگ کہیں گے کہ میاں حضرت کب سے مصلح بن گئے وہ تحریر رکھی ہے، بس دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ دونوں میں کوئی مصالحت کی صورت پیدا کردے، (وہ تحریر آگے صفحہ میں ملاحظہ فرمائیے)

اخیر میں حضرت نے فرمایا اتنی دیر غیبت چغلی ہوئی ہم کو تو اپنی فکر کرنی چاہئے دوسروں کی فکر میں ہم کیوں پڑیں، ہمارے حضرت ناظم صاحب (حضرت کے پیر و مرشد مولانا اسعد اللہ صاحب) اس قسم کے تذکروں سے بھی بہت بچتے تھے، ان کی مجالس میں ایسی گفتگو نہ ہوتی تھی کیوں کہ جہاں گفتگو شروع ہوئی کسی نہ کسی کی غیبت اور برائی کے ساتھ ذکر ضرور آ جاتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ اس قسم کے تذکرے ہوا ہی نہ کریں۔

اختلافات ختم کرنے کے لئے دو مخدوم زادوں کے نام حضرت کی تحریر

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

بصد ادب واحترام اپنے دو مخدوم زادوں کی خدمت میں چند معروضات

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ میں ایسی گمنام جگہ پر رہتا ہوں جہاں رسل ورسائل اور

اخبار کا گذر نہیں، اگر کچھ ہے بھی تو میری مشغولی ان چیزوں سے باخبر نہیں ہونے دیتی، کسی سے کوئی بات کبھی کبھی سننے میں آجاتی ہے۔

مظاہر علوم کے حالات سے بالکل بے خبر تو نہیں رہتا لیکن جو سنگین حالات ہوتے جارہے ہیں ان سے پورے طور پر واقفیت نہ تھی، اپنی بیماری کے زمانے میں کانپور میں قیام کچھ طویل ہوگیا، اسپتال کی زندگی کو اگر خود فراموشی سے تعبیر کروں تو بے جا نہ ہوگا، وہاں سے نکلنے کے بعد کچھ دن جاکر مدرسہ میں قیام رہا لیکن ڈاکٹروں کی سخت ہدایات کی بنا پر مجھے اپنے گھر اور اپنے عزیزوں کے حوادث سے بے خبر رکھا گیا، دوبارہ کانپور واپسی ہوئی، اب بجائے اسپتال کے ایک مخلص کرم فرما کے گھر پر قیام ہے، بیماری میں افاقہ ہے، لوگوں سے ملاقات کی اجازت بھی مل گئی ہے، لیکن یہ اجازت میرے لئے نہایت اضطراب کا باعث بنی، ہر طرح کے لوگ آنے لگے، جن میں کچھ لوگ مظاہر کے قضیے سے دلچسپی لیتے رہتے ہیں ان کی زبانوں سے ایسے دل سوز اور غمناک جملے سننے میں آئے جن سے دل لرز گیا مثلاً اب تو اتحاد کی کوئی گنجائش نہیں، دلوں میں بہت بعد ہوگیا، معلوم نہیں کس وقت کیا ہو جائے، ایک دوسرے کی جان خطرہ میں ہے، حفاظتی دستہ ہر وقت رہتا وغیرہ وغیرہ۔

احقر آپ کے در کا بھکاری ہے، اس در کی گداگری ہی سے کچھ کرنے کی توفیق ہوئی، آپ اندازہ لگائیے کہ اس در کے گدا کو جب اپنے شاہوں کا یہ حال معلوم ہوگا تو اس پر کیا گذرتی ہوگی، ان حالات کو سن کر جو حالت ہے اور آنکھوں اور دل کی جو کیفیت ہے اس کی ترجمانی یہ تحریر کسی طرح نہیں کرسکتی۔

یہ ناکارہ اپنے ہر طرح لائق احترام بزرگ زادوں سے اس لئے چند معروضات پیش کرنے کی جرأت کررہا ہے کہ آپ حضرات کی زندگی اس ننگ اسلاف ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے رہنما ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا کہ آپ حضرات جو کچھ کررہے ہیں وہ حق سمجھ کر رہے ہیں، لیکن اردگرد جمع ہونے والوں کی کرم فرمائیاں اگر اسی طرح شامل رہیں اور ایک دوسرے کو قریب کرنے کے بجائے بعید سے بعید تر کرنے کی یہی مجاہدانہ کوشش رہی تو بڑا

خطرہ ہے کہ یہ حق کوشی حق کشی کی صورت نہ اختیار کرلے، یہ سن کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ہمارے اسلاف جن پر ہم سب کو ناز ہے ان کی زندگی کو داغ دار ثابت کرنے کی ناروا کوشش ہورہی ہے، اور یہ باور کرایا جارہا ہے کہ ان اکابر کی زندگی میں بھی یہ نبرد آزمائی ہوتی رہی ہے، اور نعوذ باللہ ان حضرات نے ایک دوسرے کا حریف بن کر زندگی گذاری ہے، اسی طریق پر بعد والے چل رہے ہیں، کیا ایسے لوگوں کے سامنے ان حضرات کی پاکیزہ زندگی نہیں، ان کے آپس کے روابط اور اتحاد و اتفاق کی آج کوئی نظیر پیش کرسکتا ہے؟

یہ بہت ہی مختصر گذارش ہے، بات اتنی ہی نہیں بلکہ بہت آگے بڑھتی جارہی ہے اور اس کی ہر جگہ کوشش کی جارہی ہے کہ عوام کو اس کا یقین ہوجائے کہ ان کے بزرگ جن کی یہ ستائش کرتے ہیں اور ان کو اپنا رہنما مانتے ہیں، گویا وہ اپنے متوسلین اور منتسبین کو یہ وصیت کرگئے ہیں کہ ہمیشہ ایک دوسرے کے فریق بن کر رہیں، اور تازندگی تخریب اور تعصب کے ساتھ رہیں، اس میں فریقین کے پوسٹر، پمفلٹ بہت ہی معین ثابت ہورہے ہیں۔

خدا شاہد ہے کہ اس تحریر کا مقصد صرف یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ حضرات کو عالم کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، آپ اساطین امت ہیں، جو قصے ہوچکے ان کو سب دل سے بھلا کر آئندہ زندگی کو خوش گوار سے خوش گوار تر بنانے کی کوشش کی جائے اور لوگوں کو دکھایا جائے کہ ہم اگر حق کے لئے لڑنا جانتے ہیں تو حق ہی کے لئے ایثار و قربانی کا جذبہ اور ہمدرد دل بھی رکھتے ہیں۔ ہمارا ہر فعل اللہ تعالی کے لئے ہوتا ہے، ہم زندگی کے ہر ہر جز میں اپنے پیغمبر کی اتباع کرتے ہیں، ہمارا نفس ہم سے بازی نہیں لے سکتا۔

والسلام صدیق احمد

اتحاد و اتفاق کرانے کے سلسلہ میں ایک خط اور اس کا جواب

ایک صاحب نے مدارس کے باہمی اختلافات دیکھ کر بڑے خیر خواہانہ انداز سے حضرت کی خدمت میں ایک تحریر لکھی تھی جس میں اتحاد و اتفاق کے لئے کوشش کرنے کے متعلق

حضرت کو ترغیب دی تھی، اور اس سلسلہ میں کچھ تجاویز عرض کی تھیں، حضرت اقدس نے اس کا مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کے جذبات کی قدر ہے لیکن آپ کے اخلاص کی قدر کون کرے گا، بدگمانیاں ہر طرف سے ہیں، آپ کو بھی اسی نگاہ سے دیکھا جائے گا، اس لئے بہتر یہ ہے کہ کسی اور کو واسطہ بنا کر گفتگو کیجئے اور آئندہ آنے والے خطرات سے آگاہ کیجئے، موجودہ حالات میں جو رسوائی ہورہی ہے، اس کا ان حضرات کو اندازہ نہیں ہے، میرے لئے دعاء کیجئے کئی بیماریاں لاحق ہیں۔

صدیق احمد

باب۴

دارالعلوم دیوبند کا اختلاف اور حضرت اقدسؒ کی اہم تجاویز

حضرت اقدس دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کے رکن تھے، بدقسمتی سے دارالعلوم دیوبند میں آپسی اختلاف وانتشار کی وجہ سے حالات کافی سنگین ہوگئے تھے، جس کے نتیجہ میں بہت سے طلبہ کا دارالعلوم سے اخراج کردیا گیا تھا لیکن اس کے بعد حالات بے قابو ہوگئے اور اسی وقت ہنگامی شوریٰ بلائی گئی اس موقع پر حضرت نے مندرجہ ذیل تجاویز مرتب فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''محترم حضرات مجھے اس وقت اپنے ان اکابر کے سامنے جسارت کرنی پڑ رہی ہے جو میرے نزدیک نہایت ہی قابل احترام ہیں، جن کی نظر عنایت میرے لئے سرمایہ حیات اور باعث نجات ہے، لیکن دارالعلوم کے موجودہ حالات کی بنا پر ان کو پیش نہ کرنا بڑی خیانت اور دارالعلوم کے ساتھ ایک قسم کا ظلم ہوگا، اس لئے چند معروضات گوش گذار ہیں۔

(۱) دفتر دارالعلوم کا فیصلہ جو طلبہ کے بارے میں نافذ ہوا ہے بچند وجوہ سمجھ میں نہیں آرہا۔

(الف) دفتر کے ذمہ دار خود ایک فریق ہیں، طلبہ کو انہیں سے شکایت تھی، ایسی صورت میں خود ان کو فیصلہ کرنے کا حق نہیں پہنچتا، اس کے لئے تو چند مخلصین حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل ہوتی جو واقعات کی پوری تحقیق کے بعد اپنی رپورٹ مجلس شوریٰ میں پیش کرتی، اس کے بعد مجلس شوریٰ اس کا خود فیصلہ کرتی یا کسی کو حَکَم مقرر کرکے اس سے فیصلہ کراتی۔

(ب) قطع نظر اس سے کہ دفتر کے حضرات اس قسم کے فیصلے کے مجاز نہیں یہ فیصلہ ہی حق پر مبنی نہیں ہے اس میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا ہے، خود ان حضرات کا ضمیر اس میں ان کا ساتھ نہ دے

رہا ہوگا، اس لئے کہ جو ہنگامہ پیش آیا، اس کی قیادت دارالعلوم کے کچھ اساتذہ ہی کررہے تھے، جیسا کہ ارباب دفتر کے بیانات اوران کے پمفلٹ اس کے شاہد ہیں، حقیقی علم اللہ ہی کو ہے، تو پھر حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ جن طلبہ کو آلہ بنایا گیا ہے ان کا تو اخراج کیا جائے، اور جن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ان کو باقی رکھا جائے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ دفتر کے حضرات یہ چاہتے ہیں کہ دارالعلوم میں اس قسم کے ہنگامے برابر ہوتے رہیں اور دارالعلوم فساد کا اکھاڑہ بنا رہے، اس واسطے کہ جن کی وجہ سے یہ فساد ہوا وہ عنصر دارالعلوم میں باقی ہے، اگر ان حضرات کے نزدیک واقعی طلبہ ایسے ہی مجرم ہیں کہ ان کا دائمی اخراج کردیا جائے اور وہ دارالعلوم کے احاطہ میں قدم نہ رکھ سکیں تو پھر وہ اساتذہ جو اس کے بانی اور محرک ہیں وہ کس قانون سے رعایت کے مستحق ہیں۔

احقر کے نزدیک فساد کے انسداد کا اس وقت یہ حل ہرگز نہیں ہوسکتا، بلکہ یہ اس سے زیادہ فساد کا باعث ہوسکتا ہے، جن طلبہ کا اخراج کیا گیا ہے ان میں اکثریت ایسی ہے جن کے والدین اور سرپرست بلکہ ان کا پورا خاندان دارالعلوم پر اپنی جان ومال ہروقت قربان کرنے کے لئے تیار رہے، قدیم وجدید اکابر دارالعلوم کی حمایت اور مدافعت میں ان کی بڑی بڑی قربانیاں ہیں جب دارالعلوم کا یہ فیصلہ وہ سنیں گے، اس وقت ان کے دل پر کیا بیتے گی، اور وہ کیا اثر لیں گے، وہ بھی انسانی دل رکھتے ہیں، ان کے دل پتھر کے سل نہیں ہیں۔

اگر دارالعلوم کی فضا میں تربیت پانے والے، مشائخ کرام سے تعلق رکھنے والے، بحر علوم میں غوطہ لگانے والے، قال اللہ وقال الرسول کی صدا میں زندگی گذارنے والے، دوسروں کو تحمل اور صبر اور عفو، نرمی کی تعلیم دینے والے اپنی ذات کے بارے میں ایک حرف سننے کے لئے تیار نہیں، مرضی کے خلاف کوئی بات برداشت کرنے کے روادار نہیں، ہروقت انتقامی جذبہ میں غرق ہیں اور اس کے لئے طرح طرح کی اسکیمیں بنانے میں ہر جائز اور ناجائز حربہ استعمال کرنے کے لئے ہروقت آمادہ رہتے ہیں تو پھر عوام جن کے پاس اس قسم کا کوئی سرمایہ نہیں جب وہ دارالعلوم کی طرف سے اپنے لخت جگر کے بارے میں یہ حتمی اور قطعی فیصلہ سنیں گے جس میں کسی قسم کی چارہ جوئی کی گنجائش نہیں، جگر تھام کے سوچئے کہ ان کا کیا حال ہوگا ان بیچاروں نے بہت

کچھ امیدوں کے ساتھ دارالعلوم میں ان کو داخل کیا تھا، دارالعلوم کے ارباب حل وعقد پر پورا اطمینان کیا تھا، ان کو اعتماد کلی تھا کہ وہاں جا کر ہمارے لڑکے ہمارے لئے اور قوم کے لئے بہترین سرمایہ ثابت ہوں گے، لیکن واحسرتا کہ ان کے شجرامید کو اس طرح جڑ سے صاف کرنے کی کوشش کی گئی جس کا نام ونشان بھی باقی نہ رہے۔

میرے محترم بزرگو! کون شخص اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا کہ جن دو فریق میں اختلاف ہوا ہے، ان میں سے ایک سو فیصد مجرم اور قصوروار ہے، اور دوسرا فریق بالکل بری ہے، اس سے کوئی بات حق کے خلاف نہیں ہوئی، جب کہ اس کے خلاف ہر قسم کی شہادت موجود ہے۔

(ج) جن طلبہ کا آئین دارالعلوم کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں اخراج کیا گیا ہے ان میں دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس قسم کے طلبہ کے لئے جو امور آئین کے خلاف ورزی کا باعث ہوئے ہیں کیا وہ سب آئین دارالعلوم کے عین مطابق ہیں؟ اور اس کی حمایت کرنے والے اور ساتھ دینے والے، پشت پناہی کرنے والے سب آئین کے مطابق عمل کر رہے ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے اور یقیناً نہیں تو پھر آخر یہ بھی کسی سزا کے مستحق ہوں گے یا نہیں؟ ان کے لئے کیا سزا تجویز کی گئی؟

ان معروضات کے بعد گذارش ہے کہ اس وقت کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے دائمی اخراج کسی طرح مناسب نہیں، تنبیہاً ان کا اخراج کیا جائے، اور مشروط داخلہ کی گنجائش دی جائے جو طلبہ معافی نامہ داخل کر کے آئندہ کے لئے عہد کریں کہ اس قسم کی مداخلت نہ کریں گے، ان کا داخلہ کر لیا جائے، خدانخواستہ پھر اگر وہ اس قسم کی حرکات کا ارتکاب کریں اس وقت ان کا دائمی اخراج کیا جائے، بڑی مشکل سے مدارس میں اس قسم کے طلبہ تیار کئے جاتے ہیں جو طلبہ دارالعلوم کے قائل ہوتے ہیں، اور جو دارالعلوم سے نکل کر قوم کے لئے اور خصوصاً دارالعلوم کے لئے باعث افتخار ہوتے ہیں، اس طرح اگر ان کو اپنے جذبات سے متاثر ہو کر نکالا جاتا رہا تو اس کا جو کچھ انجام ہوگا وہ ظاہر ہے۔

طلبہ کے ساتھ وہی معاملہ کرنا چاہئے جو اپنی اولاد کے ساتھ کیا جاتا ہے، کیا ارباب

دار العلوم کی سب اولاد مطیع وفرمابردار ہے؟ اگر ایسا نہیں تو کیا ان کو گھر سے ہمیشہ کے لئے نکال دیا گیا ہے؟ کیا ہمارے لڑکے لڑکیاں سو فیصد شرع پر عامل ہیں؟ کیا ان سے اللہ ورسول کی نافرمانیاں نہیں ہورہی ہیں، کس قدر حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ خدا رسول کی خلاف ورزی کرنے والا چونکہ ہمارا لڑکا ہے اس وجہ سے وہ ہر طرح رحم وشفقت کا مستحق ہے، اور آئین دار العلوم کی خلاف ورزی کرنے والا پردیسی ہے، اور صورۃ ہی سہی مہمان رسول ہے، اس وجہ سے اس کے لئے رحم کی کوئی گنجائش نہیں، آخرت کو پیش نظر رکھ کر غور کیا جائے کیا خدا کے دربار میں آئین دار العلوم کا حیلہ چھٹکارا کرادے گا۔

ممکن ہے فیصلہ کرنے والوں کے سامنے ملک کے حالات نہ ہوں، اس ہنگامہ نے ملک میں جو فضا گندی کی ہے، اور دار العلوم کے حامیوں کی عزت جس قدر خاک میں ملی ہے اس کی تلافی شاید ہی دار العلوم کے ذمہ دار کرسکیں، اس کے بعد بھی اپنی ہی ضد اور ہٹ پر اگر عمل کیا گیا، تو اس کا جو حشر ہوگا اور اس سے دار العلوم کا جو نا قابل تلافی نقصان ہوگا کیا وہ آئین دار العلوم کے مطابق ہوگا؟

کیا بانی دار العلوم کے ایسے ہی اخلاق تھے؟ کیا دار العلوم کے سابقین اولین نے طلبہ کے سامنے اسی قسم کے نمونے پیش کیے ہیں؟ برخلاف اس کے کیا ایسا نہیں ہوا کہ طالب علم کی معمولی پریشانی ان کی نیند کو ختم کردیتی تھی، ان کے دکھ سکھ کو اپنی اولاد کے دکھ سکھ سے کم تصور نہیں کرتے تھے۔ کیا یہ اخلاق اور شفقت کے نمونے آئین بنانے کے لائق نہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ وغیرہ وغیرہ، اور آپ کے اعمال اور مخالفین کے ساتھ آپ کا حسن سلوک، کیا یہ اصول اپنانے کے لائق نہیں؟

تجربہ شاہد ہے کہ نرمی اور شفقت سے بڑے فساد کو ختم کیا جاسکتا ہے، اس پہلو پر عمل کر کے دیکھا جائے اور اس کے بہترین ثمرات کا مشاہدہ کیا جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کے بعد فساد باقی نہیں رہ سکتا، اور اس کے خلاف کرنے پر فساد کبھی بند نہیں

ہو سکتا۔

(۲) طلبہ کے داخلہ کے وقت جہاں ان کی تعلیم کا امتحان ہو وہاں ان کی صورت وشکل، وضع وقطع بھی دیکھی جائے، اور تمام طلبہ کو صلحاء کی صورت اور سیرت کا پابند کیا جائے۔

(۳) ہر ہر حلقہ کے ذمہ دار حضرات کو پابند کیا جائے کہ ہر ہفتہ اپنے حلقہ کے مقیم طلبہ کے حالات پوری دیانت کے ساتھ اہتمام میں پیش کیا کریں، اس ذمہ داری کا پورا احساس ہو، اگر کوئی ذمہ دار اس ذمہ داری کو پورا نہ کرے تو فوراً بغیر کسی رعایت کے اس کو اس منصب سے علیحدہ کر کے دوسرے کو مقرر کیا جائے۔

(۴) طلبہ کو اس کا پابند کیا جائے کہ دار العلوم کے نظم ونسق میں کسی قسم کا دخل نہ دیں۔ کوئی بات پیش کرنی ہو تو ادب واحترام کے ساتھ اس کی درخواست پیش کریں، اہتمام کے ذمہ دار اگر مناسب سمجھیں گے تو اس پر عمل کریں گے، اگر کسی طالب علم کو دار العلوم کا نظم پسند نہ ہو تو ملک میں بہت سے مدارس ہیں دوسرے مدرسہ میں جا کر تعلیم حاصل کریں، ہنگامہ نہ کھڑا کریں، اس کی خلاف ورزی پر اس کو دار العلوم سے علیحدہ کر دیا جائے۔

(۵) اساتذہ کرام اسباق کی پورے طور پر تیاری کر کے اوقات کی پابندی کے ساتھ اسباق پڑھائیں، یہ طریقہ بہت غلط ہے کہ شروع سال میں اس کا لحاظ نہ کیا جائے اور اخیر سال میں محض نام کے واسطے کتاب کو سرسری پڑھا کر ختم کر دیا جائے، سہ ماہی، ششماہی، سالانہ کے حساب سے ہر کتاب کی مقدار متعین کی جائے، اور اس کتاب کے پڑھانے والے کو وہ نصاب حوالہ کر کے وقت کی تعیین کر دی جائے کہ اس کا لحاظ کرتے ہوئے اسباق پڑھائے جائیں، اسباق کے درمیان ادھر ادھر کے قصے اور حکایات جن کا مضمون کتاب سے تعلق نہ ہو ان کو سنا کر وقت ضائع نہ کیا جائے۔

ہر استاد کو ہدایت کی جائے کہ کتاب خواہ کسی فن کی ہو لیکن طلبہ کی تربیت سے متعلق اس قسم کا کوئی واقعہ ضرور بیان کیا کریں جس سے طلبہ کی اخلاقی حالت درست ہو۔

اسباق کے دوران نیز اس کے علاوہ اپنی نجی مجالس میں دوسرے اساتذہ اور اہتمام پر

کسی قسم کی تنقید نہ کی جائے۔

(۶) اہتمام کے ذمہ دار اساتذہ کرام سے تنہائی میں ادب کے ساتھ گذارش کرتے رہیں کہ وہ خود بھی شریعت کی پابندی کریں اس کا طلبہ پر بہت اثر پڑتا ہے، اساتذہ کی معمولی کوتاہی طلبہ کے لئے بڑی گمراہی کا باعث ہوتی ہے، مثلاً اگر اساتذہ جماعت کے پابند نہیں تو طلباء نماز ہی فوت کریں گے، اساتذہ میں اگر تنعم اور عیش پرستی کا جذبہ ہوگا تو طلبہ اس سے زیادہ کا منصوبہ بنائیں گے، اساتذہ کی وضع قطع صالحین کے طریقہ کے خلاف ہوگی تو طلبہ کے لئے بری نظیر ہوگی۔ تمت

صدیق احمد

ارکان شوریٰ کے نام حضرتؒ کی خاص تحریر

(دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کو منصب اہتمام سے معزول کئے جانے کی بات بعض ارکان شوریٰ کی طرف سے اٹھائی گئی تھی، حضرت اقدس کی رائے اس سے بالکل مختلف تھی، اس موقع پر حضرت اقدس نے جملہ ارکان شوریٰ کے نام درج ذیل تحریر مرتب فرمائی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جمیع ارکان شوریٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دارالعلوم کے قضیے نے تمام وابستگان کو جتنا رسوا اور ذلیل کیا ہے، اس کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی ایسی ذلت نہیں ہوئی، اس سلسلہ میں طرفین سے اشتہار بازی کا جو سلسلہ چلا اس نے تو ہر طبقہ کی نظر سے پوری جماعت کو گرادیا، ہر فریق نے اپنے مد مقابل کو قصور وار ٹھہرایا، اس میں کذب بیانی اور افتراء پردازی جیسی گھناؤنی حرکتیں بھی اختیار کی گئیں، اس میں مسائل سمجھنے کے بجائے الجھتے چلے گئے، حالانکہ معمولی عقل رکھنے والا بھی اس کو اچھی طرح سمجھتا ہے کہ اس قسم کی حرکتوں سے اختلاف بڑھتا ہے گھٹتا نہیں، جو کچھ ہوا اب اس کا رونا رونے سے مسئلہ کا حل نہ ہوگا، ضرورت ہے کہ سنجیدگی اور پوری دیانت کے ساتھ ارباب فکر بیٹھ کر اس کا حل نکالیں، اور اس کے عواقب پر گہری نظر کے بعد کوئی اقدام کریں۔

اس وقت حضرت مہتمم صاحب کے بارے میں شوریٰ کا جو نظریہ ہے اس میں یہ خدشات ہیں۔

(۱) یہ فیصلہ صرف کاغذ ہی پر رہے گا، اس کا نفاذ ہرگز نہ ہو سکے گا، تعجب نہیں کہ اس میں خون ریزی تک نوبت پہنچ جائے، اس لئے کہ حضرت مہتمم صاحب کے ماننے اور ان پر جان نثار کرنے والوں کا حلقہ ملک میں پھیلا ہوا ہے، جب وہ دیکھیں گے کہ ہمارے مقتدا اور مرشد کی توہین ہو رہی ہے تو وہ خاموش نہیں رہ سکتے، وہ تو ہر اس شخص کے پیچھے لگ جائیں گے جس کو اپنے پیر و مرشد کا مخالف سمجھیں گے، ان کے اندر اس قسم کا جذبہ پیدا کرنے والے اس کی کوشش کریں گے، آدمی اپنے جذبات کے سامنے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا، آج کل تو اس کی بھی ضرورت نہیں اس قسم کے کام کرنے والے ملک میں بہت ہیں کہ دو چار ہزار روپیہ لے کر وہ بڑے سے بڑے کی جان لے لیتے ہیں، کرانے والے علیحدہ رہتے ہیں، کرنے والوں کو کوئی پہچانتا نہیں، ملک میں اس قسم کے واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں۔

(۲) بالفرض اگر یہ صورت نہ ہوئی اور خدا کرے نہ ہو تو کم از کم مقدمہ بازی تو ضرور ہوگی، جس کا سلسلہ بیسوں برس چل سکتا ہے، مقدمہ کے دوران میں جو دغا بازیاں فریب کاریاں ہوں گی، اس کا اثر امت پر بہت برا ہوگا، اس کے علاوہ مقدمہ بازی کا یہ بھی انجام ہو سکتا ہے کہ دارالعلوم ہاتھ سے نکل جائے۔

(۳) حضرت مہتمم صاحب کی علیحدگی کا فیصلہ بغیر ان پر جرم عائد کئے ہوئے نہیں ہو سکتا، اس صورت میں مہتمم صاحب کی توہین کے علاوہ پوری جماعت کی بھی رسوائی ہے اس واسطہ کہ دارالعلوم کا مہتمم صرف ایک ادارہ کا ذمہ دار نہیں سمجھا جاتا بلکہ پوری جماعت کا قائد ہے، جب قائد کی مجرمانہ زندگی لوگوں کے سامنے آئے گی تو جماعت کے بارے میں ان کا کیا تصور ہوگا۔

(۴) حضرت مہتمم صاحب کے بارے میں تقریباً سب ہی کا اتفاق ہے کہ بذات خود ان کی زندگی بہت پاکیزہ ہے، دوسروں کے دباؤ سے ایسا ہو رہا ہے، اگر واقعی یہی بات ہے تو ایسی صورت میں ان کو علیحدہ کرنے کا فیصلہ دینا کہاں تک جائز ہوگا، اور کیا ان کی علیحدگی سے دارالعلوم کا یہ فساد ختم ہو جائے گا، جو عنصر یہ سب کچھ کر رہا ہے، یہ ممکن نہیں کہ اس کے سارے افراد

بھی نکال دیئے جائیں، جب یہ نہیں ہوسکتا تو پھر ایسا اقدام جس میں بجائے اصلاح کے نئے نئے فتنوں کا دروازہ کھل جائے، کسی طرح مناسب نہیں۔

ارکان شوریٰ کا فریضہ

ایسے نازک حالات میں سب سے پہلے تو اس کی کوشش کرنی چاہئے کہ اس وقت فوری طور پر ایسی کوئی شکل نکالی جائے کہ جس سے دارالعلوم کھل جائے، اس کے بعد دو گروپ جو آستین چڑھا کر میدان میں اتر آئے ہیں، اور اپنی تمام تر صلاحتیں اس میں برباد کررہے ہیں، جس سے پوری جماعت کی عزت خاک میں مل رہی ہے، ان میں مصالحت ہو جائے، جب تک ان کے اذہان صاف نہ ہوں وقتی طور پر کوئی بھی تدبیر کی جائے وہ دیرپا نہ ہوگی، جیسا کہ برابر اس کا تجربہ ہورہا ہے، جانبین میں چونکہ صلح کا رجحان نہیں ہے، اس لئے کچھ وقت ضرور ہوگی لیکن اخلاص اور فکر کے ساتھ جب یہ طے کرلیا جائے گا کہ اس کو کرنا ہے تو انشاء اللہ اللہ پاک کی تائید حاصل ہوگی، دونوں طرف ایسے حضرات ہیں جو اپنے اپنے حلقہ میں مقتدا سمجھے جاتے ہیں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ ہتورا باندہ

دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ سے استعفیٰ

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام خط۔

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرم بندہ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ خیریت سے ہوں، احقر کے ذاتی اور مقامی حالات ایسے ہیں جن کی وجہ سے شوریٰ کی رکنیت کو برقرار رکھنا مشکل ہے، اس لئے گزارش ہے کہ احقر کو اس سے سبکدوش

فرمادیں، جس میں دارالعلوم کے نظام اور شوریٰ سے کسی قسم کے اختلاف کو ہرگز دخل نہیں۔

دارالعلوم کی ہر خدمت اپنے لئے سرمایہ نجات ہے، انشاء اللہ ہمیشہ اس کے لئے احقر تیار رہے گا جب بھی ضرورت ہو مطلع فرمادیا کریں، اپنے حالات کی تفصیل اپنے بعض اکابر کے سامنے پیش کردی ہے جو شوریٰ کے اہم ارکان میں سے ہیں۔

احقر صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا باندہ

۵رجب ۱۴۰۵ھ

دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ سے استعفیٰ کے بعد

حضرت اقدس دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن تھے، بعض مجبوریوں کی وجہ سے حضرت نے مجلس شوریٰ سے استعفیٰ دے دیا، ایک بڑے عالم نے حضرت کی خدمت میں خط لکھا جس میں مجلس شوریٰ سے مستعفی ہونے کو موضوع بحث بنایا، نیز یہ بھی تحریر فرمایا کہ شامی چھپوانا ہے، اس کے لئے سرمایہ کی ضرورت ہے، آپ کے متعلقین میں سے بہت لوگ ایسے ہوں گے جن کی نصرت سے یہ کام آسانی سے ہوسکتا ہے، حضرت والا نے اس کے جواب میں مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لفافہ ملا، دارالعلوم دیوبند تمام مسلمانوں کا سرمایہ ہے، وہاں کا ادنیٰ خادم بھی قابل احترام ہے، اور حضرت مولانا معراج الحق صاحب سے تو مجھے زمانہ طالب علمی ہی سے عقیدت ہے، میرے لئے کچھ ایسی مجبوری تھی جس کی وجہ سے علیحدہ ہونا پڑا، شوریٰ کے اہم ارکان سے میں نے حالات عرض کردیئے تھے، انہیں حضرات کے مشورہ سے علیحدگی ہوئی ہے، دارالعلوم دیوبند کی خدمت جو بھی سپرد کی جاتی ہے، اس کو میں اب بھی انجام دیتا ہوں اور احباب کو متوجہ کرتا رہتا ہوں۔

جناب نے شامی کے سلسلہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ جناب کا حسن ظن ہے، میرے تعلقات اس قسم کے لوگوں سے نہیں ہیں لیکن اس کے لئے کوئی ذریعہ انشاء اللہ ضرور نکالوں گا۔

حضرت استاذی مفتی الحاج محمود حسن صاحب دامت برکاتہم کے بارے میں اس سے پہلے بھی خبر معلوم ہوئی تھی آپ کے خط سے اس کی توثیق ہوئی اللہ پاک حضرت کے فیض کو عام اور تام فرمائے۔ ایک عرصہ تک اس سے قبل حضرت کا قیام دارالعلوم میں رہا لیکن اس وقت وہاں کے حضرات نے جیسی قدر کرنی چاہئے نہیں کی۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا، باندہ

درس قرآن کا اقتباس

فیصلہ کے مقابلہ میں صلح کرانا زیادہ بہتر ہے

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ :- حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام کا قصہ معروف و مشہور ہے، پورا واقعہ قرآن پاک میں مذکور ہے، جس قضیہ کی بابت حضرت سلیمان اور داؤد علیہما السلام میں آپس میں اختلاف ہوا تھا وہ درحقیقت اختلاف نہیں تھا، ایسا نہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے فیصلے کے مقابلہ میں داؤد علیہ السلام کا فیصلہ غلط تھا، بلکہ اصل بات یہ تھی کہ داؤد علیہ السلام نے شرعی فیصلہ فرمایا تھا، جو حق تھا اور سلیمان علیہ السلام نے بجائے فیصلہ کے صلح کی صورت اختیار فرمائی تھی، اور باہمی اتحاد و مصالحت کی راہ بتلائی تھی، یہ فتویٰ اور فیصلہ نہیں تھا، اس لئے داؤد و سلیمان علیہما السلام دونوں ہی کا فرمان صحیح تھا، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارے میں فرمایا "فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ" یعنی ہم نے سلیمان کو فہم نصیب فرمایا جنہوں نے بجائے فیصلہ کے صلح کی صورت اختیار فرمائی تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ فیصلہ کے مقابلہ میں صلح کرانا زیادہ بہتر ہے، قرآن پاک میں بھی

اس کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔ "فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا" یعنی باہم صلح کرادیا کرو، اور ایک جگہ ارشاد ہے، "وَالصُّلْحُ خَيْرٌ" یعنی صلح کرانا بہتر ہے، اگر چہ یہ خاص موقع کے لئے ارشاد فرمایا گیا ہے، لیکن قاعدہ ہے کہ اَلْعِبْرَةُ لِعُمُوْمِ الْاَلْفَاظِ لَا لِخُصُوْصِ الْمَوَارِدِ کہ خاص موقع کا اعتبار نہیں بلکہ عموم الفاظ کا اعتبار کیا جاتا ہے، اس لئے اصولی بات یہی ہے کہ صلح کرانا زیادہ بہتر ہے، حتی الامکان صلح کرانے کی کوشش کرنا چاہئے، جب صلح کی صورت نہ ہو سکے تو فیصلہ کرنا چاہئے، الحمد للہ میں ہمیشہ ایسا ہی کرتا ہوں۔

باہمی صلح کے فوائد

وجہ اس کی یہ ہے کہ فیصلہ کرنے میں عموماً فریقین کے دل بگڑ جاتے ہیں کیوں کہ فیصلہ کسی کے تو موافق ہوگا اور کسی کے مخالف جس کے مخالف ہوگا اس کا منھ بگڑے گا، لامحالہ جھگڑا پیدا ہوگا، ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہوگی، نقصان ہوگا، دشمنی قائم ہوگی، طرح طرح کے فتنے کھڑے ہوں گے، اس سے جھگڑا ختم نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات اور جھگڑا بڑھ جاتا ہے۔

اور صلح کرانے میں جھگڑا ختم ہو جاتا ہے، کیوں کہ صلح میں فریقین کی باہمی رضامندی سے ایک بات طے کی جاتی ہے، اس کو بھی راضی کیا جاتا ہے، اس کو بھی راضی کیا جاتا ہے، اور دونوں ہی کو تھوڑا تھوڑا دبایا جاتا ہے، اس سے جھگڑا ختم ہو جاتا ہے، اور صلح ہو جاتی ہے، اس لئے حتی الامکان بجائے فیصلہ کے صلح کرانے ہی کی کوشش کرنا چاہئے۔

درس قرآن کا اقتباس

مصالحت کی کوشش برابر کرتے رہنا چاہئے

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ وَّاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ :- فرمایا قرآن پاک میں دوسرے لوگوں کے درمیان جن میں اختلاف ہو جائے صلح کرانے کا حکم دیا گیا اور اس کی کوئی حد نہیں بیان

کی گئی ہے، کسی مدت کی تعیین نہیں کی گئی ہے، اس لئے برابر صلح کی کوشش کرتے رہنا چاہئے، اور ہمیشہ اس کی فکر رہنا چاہئے، یہ نہیں کہ ایک دو بار کہہ دیا اور مطمئن ہو کر بیٹھ گئے کہ کیا کریں یہ لوگ مانتے نہیں، ایک بار کوشش کرلی حجت پوری ہوگئی، اب صلح نہیں ہوتی تو کیا کیا جائے، حجت پوری کرنا مقصود نہیں ہے، مقصود تو صلح کرانا ہے وہ ایک بار میں ہو تو ایک بار میں ورنہ جتنے بار میں صلح ہو اتنے بار کوشش کرنا چاہئے، محض ایک دو بار کہہ دینے سے کام نہ چلے گا کوشش کرتے رہنا چاہئے، کوئی مانے یا نہ مانے ہم کو اجر ملے گا۔ [1]

دینی مدارس کے سرپرست واہل شوریٰ اور بڑوں کی ذمہ داری

اگر کسی مدرسہ میں اختلاف ہوجائے تو مدرسہ کے سرپرست واہل شوریٰ کی ذمہ داری ہے کہ ان کے درمیان مصالحت کی کوشش کریں، اگر جیسی کوشش ہونی چاہئے اخلاص کے ساتھ اگر کی جائے تو کامیابی ہوتی ہے مگر ہم ایسا نہیں کرتے کسی فریق کے ہمنوا بن جاتے ہیں اس لئے صلح نہیں ہو پاتی۔ [1]

صلح کرانے کا طریقہ

وَاتَّقُوا اللّٰہَ :- یعنی صلح کراتے ہوئے اللہ سے ڈرتے رہو، اس میں صلح کا طریقہ بتلایا گیا ہے، کہ صلح کے وقت اللہ کا ڈر بھی ہو یعنی کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ اور اس کی حمایت وطرفداری نہ ہو، بلکہ اعتدال وانصاف سے اللہ سے ڈرتے ہوئے صلح کی کوشش کرو ورنہ ظاہر میں تو صلح ہوگی اور باطن میں فساد ہوگا۔

---

[1] خط کشیدہ عبارت حضرت اقدس نے نظر ثانی وتصحیح کے وقت اپنے دست مبارک سے اضافہ فرمائی۔

صلح ہوجانے کا بڑا فائدہ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ :- اس میں صلح کا فائدہ اور ثمرہ بتلایا گیا ہے کہ جب صلح ہوجائے گی تو اللہ کی طرف سے تم پر رحم کیا جائے گا، تم پر اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور جب اختلاف وانتشار ہوگا تو اللہ کی رحمت اٹھ جائے گی، بے برکتی ہوگی فتنوں کا نزول ہوگا، آج سارا رونا اور ساری مصیبت اسی کی ہے کہ ہم اس کی کوشش نہیں کرتے۔

اپنے چھوٹوں کی بات تسلیم کرنے میں عار نہ ہونا چاہئے

حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے واقعہ سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ اگر اپنا چھوٹا بھی کوئی صحیح بات کہے تو اس کو تسلیم کرلینا چاہئے، اس کے تسلیم کرنے میں عار نہ ہونا چاہئے جیسے اس واقعہ میں حضرت داؤد علیہ السلام نے سلیمان علیہ السلام کی بات تسلیم کرلی حالانکہ داؤد علیہ السلام بڑے تھے، استاد کو چاہئے کہ اگر شاگرد کوئی صحیح بات کہہ رہا ہے تو اس کو تسلیم کرلے، اس میں کوئی شرم اور ہیٹی کی بات نہیں، بلکہ چھوٹوں کو اور زیادہ اعتماد ہوجاتا ہے کہ ہمارے استاد جو بات کہتے ہیں بالکل صحیح کہتے ہیں غلط نہیں بتلاتے اگر غلطی ہوجائے فوراً رجوع کرلیتے ہیں اس میں عزت گھٹتی نہیں، بلکہ اور عزت بڑھ جاتی ہے۔

ملفوظ

شوریٰ والوں کو فیصلہ کرنے میں مدرسہ کی مصلحت پیش نظر رکھنا چاہئے

فرمایا شوریٰ والے سفر خرچ اور چائے پان کا خرچ تو بہت شوق سے وصول کرتے ہیں مدرسہ کی خیر خواہی بھی تو پیش نظر رکھنی چاہئے آنکھیں بند کرکے فیصلے کئے جاتے ہیں، انجام پر نگاہ نہیں رکھتے اور بعد میں اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔

ابھی حال میں دیکھئے........کو مدرسہ سے برطرف کیا گیا ھنگامہ کھڑا ہوگیا، ارے یہ فیصلہ نہ کرتے تو کیا حرج تھا انجام کو سوچتے نہیں، اب پی، اے، سی پڑی ہے، یہ اچھا معلوم ہو رہا ہے، ارے جیسے گاڑی چل رہی تھی چلتی رہتی سب کے ساتھ وہ بھی چلتے رہتے یہ فتنہ تو نہ ہوتا۔

ہر شخص یہی چاہتا ہے کہ میری بات اونچی ہو جائے، مدرسہ کے مفاد پر نظر نہیں رکھی جاتی جو بولتا ہے یہی دیکھا جاتا ہے کہ کس کی طرف سے بول رہا ہے، کس کی حمایت یا کس کی مخالفت میں بول رہا ہے، اخلاص کا نام نشان نہیں۔ میں نے کئی تحریریں لکھ کر دیں جس میں مصالحت کی صورتیں لکھی تھیں، تحریریں لے تو لی گئیں لیکن پڑھی نہیں گئیں، انہیں سب وجوہات کی بنا پر تو میں نے استعفیٰ دے دیا۔

اختلاف کے بعد علیحدہ دوسرا مدرسہ قائم کرنے کا طریقہ

حضرت اقدس دامت برکاتہم نے اپنے مدرسہ کے چند قدیم طلبہ کی بابت دریافت فرمایا کہ فلاں فلاں طالب علم نہیں آئے کسی نے عرض کیا کہ دیوبند سہارنپور چلے گئے وہیں داخلہ لے لیا، حضرت نے فرمایا کہ ہاں اب تو بڑی آسانی ہوگئی ہے دونوں جگہ آسانی سے داخلہ ہو جاتا ہے یہاں نہیں تو وہاں۔

احقر نے عرض کیا کہ حضرت مدرسہ کے باہمی اختلافات سے یہ تو فائدہ ہوا کہ پہلے ایک مدرسہ تھا اب دو ہوگئے اور دونوں ہی جگہ لڑکے زائد ہیں پہلے کی بہ نسبت علم دین کی اشاعت زیادہ ہونے لگی، حضرت نے فرمایا ہاں ظاہر میں تو بات یہی ہے کہ لیکن اگر اس کی صورت بدل جاتی تو زیادہ بہتر ہوتا، دوسرا مدرسہ کہیں دور دوسری جگہ ہوتا مقابلہ کی شکل نہ ہوتی تو زیادہ فائدہ ہوتا لوگ بھی ہاتھوں ہاتھ لیتے اس صورت میں واقعی ترقی زیادہ ہوتی۔

اس سے پہلے حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور علامہ شبیر احمد صاحب عثمانیؒ کا انتظامیہ سے اختلاف ہوا تھا، اس وقت بھی سنگین حالات تھے کچھ لوگوں نے حضرت شاہ صاحب سے

عرض کیا کہ حضرت آپ تو علم کے دریا اور پہاڑ ہیں جہاں بیٹھ جائیں وہیں دار العلوم بن جائے گا، آپ علیحدہ دار العلوم قائم کر لیجئے، حضرت نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ میں دار العلوم کو نقصان پہنچاؤں گا؟ ہم کو دار العلوم سے اختلاف نہیں ہم کو تو انتظامیہ کے طرز عمل سے اختلاف ہے دار العلوم آج بھی ہماری نگاہ میں اسی طرح عزیز ہے ہم اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، دار العلوم تو ہمارا ہے، اس میں ہم آنچ نہیں آنے دیں گے، کوئی بات ہوگی خود نکل جائیں گے، چنانچہ انتظامیہ کے طرز عمل سے اختلاف کی وجہ سے خود علیحدہ ہو گئے، اور ہزاروں میل کی دوری پر گجرات کا انتخاب کیا اور وہاں مدرسہ کی بنیاد ڈالی، اگر چاہتے تو اسی مقام میں کیا دوسرا دار العلوم نہ بن سکتا تھا؟ وسائل تھے شہرت تھی، بہت آسانی سے بن سکتا تھا لیکن ایسا نہ کر کے اتنی دور گجرات کا انتخاب کیا، گجرات میں مولانا موسیٰ صاحب نے آپ کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور آپ کے ذریعہ پورے گجرات میں علم دین کی نشر و اشاعت ہوئی، اس سے قبل گجرات میں دینی مدارس مکاتب کا نام ونشان نہ تھا، ہمارے علاقہ کی طرح وہاں بھی جہالت تھی لیکن ان حضرات کے پہنچنے کے بعد پورے علاقہ میں دینی مدارس کا ایک جال پھیل گیا، اور آج تک سلسلہ جاری ہے، یہ سب ان ہی حضرات کا فیض تھا، جس کام میں بھی اخلاص ہوتا ہے اس کا یہی اثر ہوتا ہے اگر اختلاف میں بھی اخلاص ہوگا یعنی اللہ واسطے اعتدال کے ساتھ حدود شرع میں اختلاف ہوگا تو انشاء اللہ اس سے بھی نقصان نہیں ہوگا۔

اگر آج بھی اس طرح ہو اور لوگ اکابر کے نقش قدم پر چل کر وہی روش اختیار کریں تو لوگ ان کو بھی ہاتھوں ہاتھ لیں گے، عزت ورفعت اس سے زائد ہوگی، دین کی اشاعت بھی اس صورت میں زیادہ ہوگی، یہ نہیں اس سے بڑا دار العلوم بن سکتا ہے اس سے زائد اس میں خیر وبرکت آسکتی ہے، خیر وبرکت دار العلوم کے در و دیوار کے ساتھ چپکی ہوئی نہیں، خیر وبرکت تو اعمال سے ہوتی ہے جہاں بھی خیر کے اعمال ہوں گے برکت ہوگی، یہی دو چیزیں انسان کو آگے بڑھاتی ہیں اور ان ہی سے ترقی ہوتی ہے ایک اخلاص دوسرے ایثار، انہیں دو چیزوں سے خیر وبرکت کا تعلق ہے، جہاں اور جس کے اندر اخلاص و ایثار ہوگا وہیں خیر وبرکت ہوگی لیکن آج کل

اسی کی کمی ہے ہر ایک کے دل میں یہ نیت ہے کہ ہم ہی ہم ہوں دوسرا کوئی نہ آنے پائے جو جہاں جس حال میں ہے سمجھتا ہے کہ بس میں رہوں کوئی دوسرا نہ آئے اس سے بڑا نقصان ہوا۔

دوسرا مدرسہ قائم ضرور ہوا لیکن اگر کہیں دور دوسری جگہ کا انتخاب ہوتا تو زیادہ فیض ہوتا ہے اور اچھی نظیر قائم ہوتی، اب بری نظیر قائم ہوگئی، جس مدرسہ میں بھی اختلاف ہوا فوراً اس کے مقابلہ میں دوسرا مدرسہ کھول دیا، بٹوارہ کرلیا، مدرسہ کے دو ٹکڑے ہوگئے، بہت بری نظیر قائم ہوگئی، اور لوگوں نے اسی کو اختیار کرلیا، برائی کو لوگ جلدی قبول کرتے ہیں اچھائی کی طرف ذہن نہیں جاتا اس کو لوگ دیر میں قبول کرتے ہیں۔

باہمی اختلاف کا نقصان اور حدودِ اختلاف

اختلاف کے بعد تو اللہ ہی بچائے، نوبت بہت دور تک پہنچ جاتی ہے انسانی احترام بھی دل میں باقی نہیں رہتا، شریعت نے انسانیت کی بنا پر جو حقوق مقرر کیے ہیں، وہ کیا کچھ کم ہیں، اخوت انسانی بہت بڑی چیز ہے، انسانیت کی بنا پر جو احترام ہونا چاہئے اختلاف کے بعد وہ بھی باقی نہیں رہتا، اس سے آگے بڑھ کر اخوت اسلامی اور مسلمان ہونے کے ناطے کچھ حقوق واجب ہوتے ہیں وہ کیا کچھ کم ہیں، سلام کرنا، سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، بیمار ہو تو عیادت کرنا، تعزیت کرنا، یہ حقوق بھی معمولی نہیں، پھر اہل علم اور بڑا ہونے کی وجہ سے یا قرابت اور رشتہ کی وجہ سے کچھ حقوق اور بڑھ جاتے ہیں، درجہ بدرجہ حقوق بڑھتے چلے جاتے ہیں، اختلاف کے بعد کیا ان حقوق کا کچھ لحاظ کیا جاتا ہے؟ بیمار ہو تو عیادت کی جاتی ہے؟ ارے اختلاف اپنی جگہ پر حقوق واجبہ کی ادائیگی میں کمی نہیں آنی چاہیے اسی سے اندازہ لگالینا چاہیے کہ ہمارا اختلاف نفسانی ہے یا شیطانی محمود ہے یا مذموم۔

شوریٰ اور مدرسہ کے باہمی اختلاف سے طلبہ کا ذہن گندہ نہ کیجئے

مدرسہ کی شوریٰ اور اہل شوریٰ کی باہمی گفتگو کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تو صورت حال یہ ہے کہ موقع پاتے ہی ایک دوسرے کی تردید کرنے لگتے ہیں، آگے سلسلہ بڑھے تو اشتہار بازی تک نوبت آتی ہے، سبق پڑھاتے ہوئے کوئی بات آجاتی ہے اور موقع مل جاتا ہے تو فوراً اپنی تائید اور دوسرے کی تردید کرنے لگتے ہیں، اپنے نظریہ کی تائید اور دوسرے کی مخالفت میں تقریریں کی جاتی ہیں۔

طلبہ پر کتنا برا اثر پڑتا ہے، یہ تھوڑی کہ وہ سمجھتے نہ ہوں سب سمجھتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر طالب علم یا تو اِس کی طرف مائل ہوتا یا اُس کی طرف کوئی اس کی حمایت میں کوئی اس کی مخالفت میں، پھر کمروں میں بیٹھ کر طلبہ آپس میں بحثیں کرتے ہیں کہ کون حق پر ہے، کوئی ان کو حق پر کہتا ہے، دوسرا کہتا ہے نہیں وہ حق پر ہیں دن رات یہی مشغلہ اور یہی تذکرے رہتے ہیں، بتاؤ ایسے میں کیا تعلیم ہوگی اور طلبہ کیا پڑھیں گے۔

"اساتذہ کو چاہئے کہ مدرسہ کے نظم اور اس کے مہتمم وارکین اور دوسرے اساتذہ کی خرابیاں طلبہ کے سامنے نہ بیان کریں، اگر وہ چیزیں واقعی قابل اصلاح ہیں تو ذمہ دار حضرت کو دیانتداری اور خیر خواہی کے ساتھ مشورہ دے دیا کریں تاکہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی اصلاح کردیں، طلبہ کے سامنے اس قسم کی چیزیں لانے ہی کا نتیجہ ہے جو اسٹرائک کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، تجربہ تو یہی بتاتا ہے کہ طلبہ کے ذریعہ جو فساد مدارس میں رونما ہوتا ہے اس کی پشت پناہی کرنے والا مدرسہ کا کوئی مدرس ہوتا ہے"۔

(آداب المعلمین والمتعلمین)

فرمایا: میری تو اب رائے یہ ہے کہ مدرسہ چھوٹا ہونا چاہئے تھوڑے طالب علم رکھے جن پر قابو پانا آسان ہو تھوڑے ہوں لیکن کام کے ایک کام کا بہتر ہے سو کی بھیڑ سے۔

باب ۵

جامع العلوم پٹکاپور کانپور کے کشیدہ حالات اور حضرت کی مخلصانہ تحریرات

ایک مدرسہ سے حضرت کا خاص تعلق ہے حضرت دامت برکاتہم نے وہاں تعلیم بھی حاصل کی ہے اور اب اس مدرسہ کے خاص رکن اور سرپرست ہیں، حضرت ہی کے توسط سے بعض جید اساتذہ بھی مدرسہ کو دستیاب ہوئے، مگر بدقسمتی سے مدرسہ میں طرح طرح کی باتیں پیدا ہوئیں جس کی وجہ سے مدرسہ اختلاف کا شکار ہوگیا اور چند ہی سال کے عرصہ میں معتدبہ مقدار میں جید علماء اور مفتیان کرام کا نصب وعزل وجود میں آیا۔

حالات اور پس منظر اور جناب مفتی صاحب کا ایک خط

مدرسہ کی اور مدرسین کے عزل ونصب کی یہ حالت دیکھ کر اس مدرسہ کے ذمہ دار اور بڑے مفتی صاحب نے حضرت کی خدمت میں تفصیلی خط تحریر فرمایا، جس میں انہوں نے یہ مضمون لکھا کہ ”......درجہ قراءت کے استاد قاری......صاحب کو حضرت مولانا صدیق احمد صاحب کے ذریعہ نوٹس دیا گیا، مفتی صاحب درس وتدریس اور افتاء کی بہترین صلاحیت کے مالک تھے، طلبہ کے خیر خواہ تھے، لیکن ذاتی اور وقتی اختلاف کی بنا پر ان کی عزت کے ساتھ کھیل کھیلا گیا، آخر ایسے ادارہ میں بے عزتی کرانے کون آئے گا، ایسا ادارہ بالآخر خوشامدیوں کی آماجگاہ بن کر تباہی کے غار میں چلا جائے گا۔

چونکہ مدرسہ کے ساتھ مجھے قلبی لگاؤ ہے اور اس کا بے حد ممنون ہوں، اور حسب توفیق اس کے لئے قربانیاں بھی دی ہیں، اس لئے مدرسین کے اس طرح علیحدہ کیے جانے اور اس کے

نتیجہ میں تعلیمی بربادی سے قلبی صدمہ ہے اور دل بے قرار ہے، ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہئے یہ طے کرنا مشکل ہو رہا ہے، خدا کرے آپ حضرات کے جوابات میرے لئے تسلی بخش ہوں، اس خط کی ایک کاپی سرپرست دوم حضرت مولانا صدیق احمد صاحب کو ارسال کر رہا ہوں۔ فقط۔

۲۰ رشوال ۱۴۰۸ھ

یہ تحریر مدرسہ کے مفتی صاحب نے مدرسہ کے تمام اراکین کی خدمت میں نیز حضرت کی خدمت میں بھی بھیجی تھی، حضرت دامت برکاتہم نے اس کا مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا

جواب از حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ

مدارس میں ہونے والے اختلافات کو حل کرنے کا طریقہ

مکرم بندہ زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، مدرسین کی علیحدگی کے سلسلہ میں جو تحریر فرمایا ہے کہ مولانا صدیق احمد صاحب کے ذریعہ علیحدہ کرایا گیا ہے، ایسی بات نہیں، میں کسی مدرسہ کے مدرس کو علیحدہ کرنے کا کس طرح مجاز ہو سکتا ہوں، مولوی.......... سلمہ یہاں بچپن سے رہے اور کئی سال رہے اس لئے ان کے لئے اپنے ذاتی تعلق کی بنا پر ایسی جگہ رہنا مناسب نہیں سمجھا جہاں ان کی وجہ سے انتشار کا اندیشہ ہو، یہی میں نے لکھا تھا کہ میں انشاء اللہ دوسری جگہ آپ کا انتظام کر دوں گا، اس کے بعد ان کے وطن ایک جلسہ میں حاضری ہوئی وہاں سے ان کا گھر قریب ہے، معلوم ہوا کہ ابھی وہ نہیں آئے ورنہ ان سے زبانی بات کرتا۔

قاری صاحب کے بارے میں مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے ان کو خط لکھا ہو، رمضان میں ملاقات ہوئی تھی انہوں نے خود ہی کہا کہ میں دہلی رہنا چاہتا ہوں وہاں آمدنی زیادہ ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ بہت پہلے مکان کے لئے زمین خرید چکے تھے، اچھا ہوتا کہ اس تحریر کو دوسروں تک

(اراکین مدرسہ کو) بھیجنے سے پہلے آپ مجھ سے اس کی تحقیق کر لیتے سب سے بہتر صورت تو یہ ہوتی کہ سب مدرسین اخلاص کے ساتھ بیٹھ کر مدرسہ میں جو خامیاں ہیں ان پر ٹھنڈے دل سے غور کیا کریں، اور جو بات آپس کے مشورہ سے طے ہو اس پر سب لوگ عمل کریں۔

میری جو غلطی ہو آپ یا کوئی صاحب بھی آگاہ کر دیا کریں انشاء اللہ اس سے پرہیز کروں گا۔

ایسی صورت اختیار کی جائے کہ آپس میں انتشار نہ ہو سب مل جل کر کام کریں، یہ ہمارا سب کا سرمایہ ہے اسی لالچ سے مدارس کی زندگی اختیار کی جاتی ہے، اس کے لئے جو بھی قربانی ہو سکے اس کے لئے دریغ نہ کیا جائے۔

مدارس کی حفاظت سب کا فرض ہے، آج کل جو حالات چل رہے ہیں آپ کے سامنے ہیں، نفس جب سامنے آتا ہے تو شیطان اس کی مدد کرتا ہے آدمی اس کا شکار ہو جاتا ہے، اللہ پاک سب کی حفاظت فرمائے۔

احقر صدیق احمد

مفتی صاحب مذکور کا دوسرا خط

حضرت اقدس دامت برکاتہم کے مرسلہ خط کے جواب میں مفتی صاحب مذکور کا دوسرا خط آیا جو مندرجہ ذیل ہے۔

محترم ومکرم بندہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی نامہ نے مشرف فرمایا، حضرت! میں نے گذشتہ اوراق میں کوئی وکیلانہ یا مناظرانہ بحث نہیں کی تھی، کہ الفاظ کو مدار قرار دے کر لفظی گرفت کی جائے، بلکہ مدرسہ کے تعلیمی انحطاط اور اس کے اسباب کو غیر مرتب انداز میں پیش کر دیا تھا، وہ بھی صرف مدرسہ کے سرپرستوں کی خدمت میں۔ مقصود تو مدرسین کے عزل ونصب میں غلط طرز عمل کی اصلاح تھی نہ کہ

فتنہ انگیزی، یہی وجہ ہے کہ کسی ممبر کو بھی اب تک کوئی تحریر نہیں بھیجی، فلاں صاحب اور مولوی ....صاحب کے درمیان اختلاف پیدا ہوگیا اور چونکہ وہ تو چنیں وچناں ہیں ان کو تو علیحدہ کیا نہیں جاسکتا لہذا........صاحب کو الگ کردیا جائے........کے اختلاف کی نوعیت کیا تھی اور قصور کس کا زیادہ تھا کیا اس کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی؟ کیا شکایت کرنے والے نفس سے پاک وصاف ہوچکے ہیں، پھر بڑے تو مصالحت ومفاہمت بھی کراسکتے تھے، قصوروار کو تنبیہ کرسکتے تھے تاکہ آئندہ کسی کو کسی مدرس کے خلاف ذاتی اور نفسانی اغراض کی بنا پر شکایت کرنے کی جرأت نہ ہو، آخر کہاں سے فرشتہ خصلت مدرس لایا جائے گا؟

مدرسہ کے حالات کے سلسلہ میں یہ میرا آخری عریضہ ہے اطمینان رکھیں۔

فقط والسلام

حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

حضرت دامت برکاتہم نے مندرجہ بالا خط کا جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب مولانا........صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قاری........صاحب سے کوئی گفتگو مجھ سے اگر پہلے ہوئی ہو تو مجھے خیال نہیں، جھانسی والی گفتگو البتہ یاد ہے۔

مولوی........صاحب کے بارے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ وہ یہاں رہے اور بچپن سے رہ کر یہاں پڑھا، خط تو بعد میں آیا واقعہ کا علم مجھے پہلے ہوگیا تھا، اس وقت میں نے طے کرلیا تھا کہ ان کو وہاں ایسی حالت میں نہیں رہنا۔

جہاں اختلاف ہو وہاں نہ رہنا ہی مناسب ہے، جہاں سکون کے ساتھ کام ہو وہاں رہنا مفید ہے، ان کے لئے میں نے جگہ کا انتخاب بھی کرلیا تھا، مگر حیرت ہے کہ میرے پاس انہوں نے خط تک نہیں لکھا، سا گر گیا تھا کہ ان سے زبانی بات کروں گا مگر وہ پاکستان میں تھے، معلوم ہوتا

ہے کہ میری خیر خواہی کا وہ غلط مطلب سمجھے، اتنے دن رہنے کے بعد بھی وہ مجھے نہ پہچان سکے۔

کیا اسی مدرسہ کی مدرسی بخشائش کا ذریعہ ہے، اس سے اچھی جگہ میں پہنچ رہا تھا، مگر جب وہ مجھ سے تعلق ہی نہیں رکھنا چاہتے وہ جانیں۔

اگر ان سے میرا تعلق نہ ہوتا تو میں کچھ بھی نہ لکھتا نہ کوئی مشورہ دیتا، جو کچھ لکھا تعلق کی بنا پر لکھا تھا۔

مدرسہ کے حالات کا علم آپ کے خط کے ذریعہ ہوا، اللہ پاک بہتر صورت فرمائے، اور خیر کی شکلیں پیدا کریں۔

اس سے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ آپس میں بیٹھ کر مدرسہ کے حالات پر غور کر کے کوئی بات طے کر لی جائے، اور جو خامیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔

آپ کے خط کے جواب میں احقر نے یہ تحریر کیا تھا کہ میری جو غلطی ہو آگاہ کر دیا کریں انشاء اللہ اس کا تدارک کروں گا۔ اب بھی لکھ رہا ہوں۔

صدیق احمد

مدرسہ کی نیابت کا معاملہ بہت اہم ہے

حضرت اقدس مدرسہ جامع العلوم پٹکا پور کانپور کی شوریٰ کے اہم رکن و ذمہ دار تھے، نیابتِ اہتمام کا مسئلہ در پیش تھا اس سلسلہ میں حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل خط ارسال فرمایا۔

مکرمی جناب مولانا انوار صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا لفافہ ملا، اس سے پہلے بھی آپ سے زبانی کہا تھا، نیابت کا معاملہ بہت اہم ہے، اور نازک بھی ہے، ہر ایک کے بس کی بات نہیں، میری اپنی رائے تو مولانا موصوف کے لئے نہیں ہے، اگر مجلس شوریٰ ان کا انتخاب کرتی ہے یا ان کو اس پر مجبور کرتی ہے تو ان کو اختیار ہے۔

مدرسہ کی شوریٰ کی تاریخ کون سی ہے؟ کب ہوگی ابھی تک مجھے اس کی اطلاع نہیں،

اگر اطلاع ہوگی تو حاضر ہوں گا، آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں میں بھی آج کل سخت پریشانیوں میں ہوں ان کا مدرسے سے تعلق نہیں ہے، دعا فرمایئے

صدیق احمد

حضرت اقدس کی جامع العلوم کے منصب سے علیحدگی کے بعد[1]

مکرمی جناب مفتی دام کرمکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب کا فون آیا تھا میں اس وقت سبق پڑھا رہا تھا درسگاہ دور تھی مجھے اطلاع ملی کہ مفتی صاحب کل آنا چاہتے ہیں مجھے اتوار کو ایک جگہ جانا تھا اس لئے عرض کیا کہ پرسوں تشریف لادیں اس کے بعد خود بات کرنے کے لئے گیا مگر فون کٹ چکا تھا۔

تشریف آوری سے خوشی ہوئی مگر مقصد نہ معلوم ہوسکا، دن میں کئی بار مدرسہ کا فون ملایا مگر نہ مل سکا بعد میں خیال ہوا کہ اگر فون سے بات کی جائے تو معلوم نہیں کس کے ہاتھ میں ہو اس سے کہا کچھ جائے اور سمجھے کچھ اس لئے یہ دستی عریضہ دے کر ایک صاحب کو بھیج رہا ہوں جو صرف اسی مقصد کے لئے سفر کر رہا ہے، اگر تشریف آوری اسی مسئلہ معہودہ کے لئے ہے تو اس سلسلہ میں چار پانچ یوم قبل ایک دستی عریضہ مولوی .... سلمہ کے ذریعہ ارسال کر چکا ہوں اس میں اپنی مجبوری ظاہر کی تھی۔

اس میں .... بھائی کا اصرار ہے ان کو آپ سمجھا دیں کہ ہر ایک کے حالات ہوتے ہیں ان کو سامنے رکھ کر وہ اپنے لئے ایک فیصلہ کرتا ہے، اس کے خلاف پر اس کو مجبور نہ کرنا چاہئے۔

---

[1] حضرت اقدس اس مدرسہ کے سرپرست اور اعلیٰ ذمہ دار تھے لیکن ماتحت حضرات نے بہت سے فیصلے حضرت کی اجازت اور رائے کے بغیر اپنی طرف سے کر لئے بعض اہم استادوں کو مدرسہ سے علیحدہ کر دیا گیا جو حضرت کی منشاء کے قطعاً خلاف تھا، حضرت کا اصرار تھا کہ کسی مدرس کو علیحدہ نہ کیا جائے لیکن حضرت کی بات کو رد کر دیا گیا بلکہ قابل غور وسماعت نہ سمجھا گیا بالآخر حضرت نے دل برداشتہ ہو کر مدرسہ کی سرپرستی سے استعفیٰ پیش کر دیا، اس کے بعد جو حالات پیش آئے اسی پس منظر میں یہ خطوط تحریر کئے گئے۔

غالباً میرے اس جملہ سے کہ دو چار ماہ کے بعد یہ قصہ ختم ہو جائے گا اس سے وہ یہ سمجھے کہ میں پھر اس منصب کو قبول کرلوں گا، میرا یہ مطلب نہ تھا مقصد یہ تھا کہ اس وقت جو شورش اور ہنگامہ ہے، اشتہار بازی اور اشتعال انگیزی ہے، وہ رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی اور ہوا بھی ایسا، اب سب ٹھنڈے ہیں آپ حضرات بھی اس کو اب نہ چھیڑیئے، اخلاص کے ساتھ کام کیجئے اللہ پاک پر بھروسہ کیجئے، غیر کی طرف نگاہ نہ جائے، ایک چیز تھی ختم ہوگئی بار بار اس کا تذکرہ کیوں کیا جائے۔

یہ میں کئی بار عرض کر چکا ہوں کہ میرے اس منصب سے علیحدہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ مدرسہ اور آپ حضرات سے علیحدہ ہوں، مدرسہ کی خیر خواہی اور آپ حضرات کا اکرام الحمدللہ اب بھی ہے اور رہے گا، مکرر عرض ہے کہ آپ.......... بھائی اور ان حضرات سے جو اس پر مصر ہیں بات کرلیں، اور سمجھا دیں کہ اس مسئلہ میں اب گفتگو نہ کریں، میں دل کا مریض ہوں اس قسم کی باتوں سے میرے دل پر اثر ہوتا ہے، پریشانی بڑھ جاتی ہے، اس عریضہ کے ارسال کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ تشریف آوری کے بعد اس مسئلہ میں گفتگو ہوئی اور میری طرف سے انکار ہوا تو آپ حضرات کو ناگواری ہوگی جو میرے لئے قابل تحمل نہیں، میں اپنے احباب سے تعلقات کو خوشگوار رکھنے کی کوشش کرتا ہوں، یہ دنیا چند روزہ ہے، کسی کو رنجیدہ کر کے جانا یہ نادانی اور ہلاکت کی بات ہے، مجھے جو برابر ستارہے ہیں ان کے ساتھ بھی میں برابر حسن سلوک کرتا رہتا ہوں۔

صدیق احمد

مدرسہ سے سرپرستی ختم کی ہے تعلق ختم نہیں کیا

سرپرستی سے استعفیٰ کے باوجود ہر خدمت کے لئے تیار ہوں

حضرت اقدس جامع العلوم پٹکا پور (کانپور) کے سرپرست تھے بعض حالات کی بنا پر جن کا ذکر گذشتہ خطوط میں آچکا ہے حضرت نے سرپرستی سے استعفیٰ دے دیا، لیکن اہل مدرسہ نے سالانہ اشتہار میں سرپرستی میں پھر حضرت کا نام تحریر فرما دیا، حضرت نے بعض ذمہ داران مدرسہ کو

مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا جس سے ہم سب کو سبق ملتا ہے کہ مستعفی ہونے کے باوجود حضرت نے فریق ثانی کا کس قدر احترام ملحوظ رکھا۔

مکرم بندہ جناب.........صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج مدرسہ.........کا اشتہار ملا جس میں سرپرستی میں میرا نام تحریر کردیا گیا ہے، مجھے مدرسہ سے کوئی دشمنی نہیں، کچھ حالات ہیں جس کی وجہ سے مجھے آپ لوگ معاف کردیں، بغیر سرپرستی کے بھی تو خدمت ہوسکتی ہے، اس سے پہلے بھی تو خدمت کرتا رہا ہوں، میں نے آپ سے عرض بھی کردیا تھا، میں اشتہار بازی پسند نہیں کرتا، آپ حضرات کام کر ہی رہے ہیں، اس فیصلہ[1] سے جو آپ نے کیا ہے اگرچہ مجھے اتفاق نہیں لیکن نعوذ باللہ آپ حضرات سے تعلقات منقطع نہیں ہوں گے، غلطیاں سب سے ہوجاتی ہیں، آپ حضرات سے بھی میرے نزدیک اس میں اجتہادی غلطی ہوئی جو کچھ ہوا ہوگیا اس کا تو تذکرہ بھی اب نہیں ہوتا۔

صدیق احمد

اس سلسلہ میں ایک دوسرے ذمہ دار کو تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب مولانا.........السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ لوگوں نے میرا نام پھر اشتہار میں دے دیا ہے، اگر حالات ایسے ہوتے تو میں استعفیٰ کیوں دیتا، اس کے بغیر بھی مدرسہ کی خدمت ہوسکتی ہے، جب کچھ نہ بنایا گیا تھا اس وقت بھی خدمت کے لئے حاضر تھا، نہ مدرسہ سے دشمنی ہے اور نہ آپ حضرات سے، میرے نزدیک اس فیصلہ میں غور نہیں کیا گیا، مگر اب جو کچھ ہوا اس کو لے کر آدمی بیٹھ جائے اور ایک دوسرے کی غلطیاں بیان کرتا پھرے یہ مناسب نہیں، بہرحال اب خاموشی ہے، یہ فیصلہ اگرچہ میرے نزدیک مناسب نہ تھا لیکن فیصلے کے بعد جو حالات چل رہے تھے، اس میں جو کچھ ہونے والا تھا اس کو میں نے کس طرح ختم کرنے کی کوشش کی وہ آپ حضرات کو اگر نہیں معلوم ہوا تو معلوم ہوجائے گا۔

---

[1] جس میں حضرت اقدس کی رائے کے خلاف مدرسہ کے کئی استادوں کو علیحدہ کردیا گیا تھا۔

انسان سے غلطیاں تو ہوتی رہتی ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں تعلقات ختم کر دوں۔

صدیق احمد

مدرسہ کے اختلافات اخبار میں شائع نہ کریں اشتہار بازی سے کوئی فائدہ نہیں فتنہ کا دروازہ کھل جائے گا

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مکرمی جناب.........صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسہ.........کا اشتہار دیکھا میں نے دونوں ذمہ داروں کے نام خط لکھ دیا ہے ایک ڈاک سے اور ایک دستی، اشتہار بازی سے کوئی فائدہ نہیں، اخبار میں دینے سے پھر فتنہ کا دروازہ کھل جائے گا، حقیقت سب کو معلوم ہے، جن کو نہیں معلوم کچھ دن کے بعد علم ہو جائے گا، آپ سے میں نے عرض کیا تھا کچھ مدرسے میرے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں، اللہ پاک مدد فرمائے۔

صدیق احمد

اسی سلسلہ میں ایک صاحب سے دوران گفتگو حضرت نے فرمایا کہ میں نے فلاں صاحب کو خط لکھ دیا ہے کہ اخبار میں اس کی تردید شائع نہ کریں، ورنہ پوسٹر بازی کا سلسلہ شروع ہو جائے گا ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت وہ یہ تاویل کرلیں گے کہ استعفیٰ دیا تھا لیکن منظور نہیں کیا گیا، حضرت نے فرمایا کہ استعفیٰ منظوری پر تھوڑی موقوف ہے، جب استعفیٰ دے دیا تو ہو گیا، حضرت تھانویؒ نے دارالعلوم کی سرپرستی سے استعفیٰ دیا تھا حضرت نے بھی یہی فرمایا، استعفیٰ قبول پر موقوف نہیں ہوتا۔

علماء کو ذلیل وبدنام کرنے کی کوشش کرنا اپنی ذلت کا سامان کرنا ہے

بالآخر وہ خطرہ صحیح ثابت ہوا اور حضرت اقدس نے اس اختلاف کی وجہ سے جس خدشہ کا اظہار اور ایک فریق کو تاکید سے منع فرمایا تھا کہ خبردار پوسٹر بازی کا سلسلہ شروع نہ کیا جائے، ممانعت کے باوجود اللہ کے بندوں نے یہ غلط اقدام کر ہی لیا...... جن عالم ومفتی صاحبان کے خلاف پوسٹر شائع ہوئے انہوں نے حضرت اقدس کی خدمت میں وہ اشتہار نیز ایک رقعہ تحریر فرمایا کہ کچھ لوگ جو مدرسہ کے مخالف ہیں حضرت والا سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں میری عزت پر حملہ کر رہے ہیں برابر اشتہار بازی کر کے میرے متعلقین کے ذہن کو گندہ کر رہے ہیں، نیز ایک جوابی وضاحت میں کچھ اس طرح کے کلمات بھی تحریر فرمائے کہ کہ زبان وقلم کی طاقت سب کو حاصل ہے، میرے حمایتی و متعلقین بھی جوابی کارروائی کریں گے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی جناب مفتی......... صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے بارے میں جو کچھ اشتہار میں نکالا ہے، پڑھ کر بہت افسوس ہوا خود غرض لوگ کسی کے معتقد نہیں ہوتے وہ اپنی غرض کے بندے ہوتے ہیں، جب خدا کا خوف آخرت کی فکر نہیں ہوتی تو پھر یہی حرکتیں شیطان کراتا ہے اس وقت کا عام فتنہ یہ ہے کہ عوام کو علماء سے بدگمان کیا جائے تاکہ شیطان کو عوام کے گمراہ کرنے کا آسانی سے موقع ملتا رہے، آپ صبر کریں، خدا کے حوالہ کریں انشاء اللہ انجام اچھا ہوگا، اختلاف کی حد ہوتی ہے، کسی کو ذلیل کرنا خاص کر علماء کو یہ اپنے کو ذلیل کرنے کا سامان کرنا ہے، اللہ پاک فضل کا معاملہ فرمائے۔

صدیق احمد

۲۱ رمضان ۱۴۱۷ھ

استعفیٰ کے بعد بھی روابط

مکرمی جناب مفتی صاحب دام کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا لفافہ مل گیا، الحمدللہ میرا تعلق جناب سے اور دیگر حضرات سے انشاء اللہ ویسا ہی باقی رہے گا، حالات کی وجہ سے کچھ مجبوریاں آدمی کو پیش آجاتی ہیں، مولانا........ بیمار ہیں معلوم ہوا کہ وہ ابھی بمبئی میں ہیں کانپور آجائیں گے تو میں انشاء اللہ عیادت کے لئے حاضر ہوں گا ان کو بھی اطمینان دلایئے، آپ حضرات کی تشریف آوری سے مجھے خوشی ہوگی جب بھی موقع ہو تشریف لاویں، میرا چھوٹا لڑکا حسیب ایک عرصے سے بیمار ہے، دعاء فرمایئے۔

صدیق احمد

اسی مدرسہ کے ایک صاحب شوگر کے عرصہ سے مریض ہیں، ان کو خیال تھا کہ شاید میری بعض غلطیوں اور بے ادبیوں کی وجہ سے حضرت مجھ سے ناراض ہیں اس کی سزا مجھ کو مل رہی ہے، حضرت نے زبانی اطمینان دلایا اور از خود عیادت کا یہ خط لکھا جس سے اپنائیت ظاہر ہوتی ہے۔اور فرمایا کچھ دن یہاں آکر رہ لیں۔

مکرمی جناب مولانا...........صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیماری کا علم ہوا، اللہ پاک شفاء عاجل کامل مستمر عطاء فرمائے، یہاں مدرسہ میں بھی صحت کے لئے دعاء ہورہی ہے، اپنی خیریت سے مطلع کیجئے، اس میں پرہیز بہت ضروری ہے، وہ آپ کرتے نہیں، گڑمار بوٹی پنساریوں کے یہاں ملتی ہے اس کو پیس کر پی لیا کیجئے، اس سے بہت جلد فائدہ ہوجاتا ہے۔

صدیق احمد

جامعہ عربیہ ہتورا، باندہ

مدرسہ کی سرپرستی سے مستعفی ہونے کے باوجود حضرت والا مدرسہ کے ساتھ خیر خواہی فرماتے ہیں بعض طلبہ کو وہاں داخلہ کے لئے بھی بھیجتے ہیں، چنانچہ ایک طالب علم کو داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل خط کے ساتھ روانہ فرمایا۔

مکرمی جناب مفتی..................صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

یہ طالب علم تجوید میں داخلہ چاہتے ہیں، یہاں ہر مدرس کے پاس بہت لڑکے ہیں، ان کا تعلیمی نقصان بہت ہوگا، آپ کے یہاں گنجائش ہو تو ان کو داخل فرمالیں۔

صدیق احمد

خادم جامعہ عربیہ

ہتورا، باندہ

باب ۶

مختلف اسباب کی بنا پر مدارس میں آپسی اختلافات اور حضرت کی ناصحانہ تحریرات

مہتمم مدرسہ پر بدفعلی کے الزام کی وجہ سے اختلاف اور حضرت کا جواب

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں طویل تحریر ارسال کی جس کے چند اقتباسات درج ذیل ہیں۔

''حضرات علماء کرام سے ایک نہایت اہم مسئلہ دریافت طلب ہے، کیا لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے کے ثبوتِ جرم کے لئے بھی چار افراد کا گواہ ہونا شرط ہے؟ کیا جرم محقق ہوجانے کے بعد ایسے شخص کو کسی ادارہ کا مدرس یا مہتمم باقی رکھا جاسکتا ہے، جب کہ مدرسہ میں اس کے باقی رہنے سے اثر خراب پڑتا ہے، اور جب تک اس اغلام باز کو مدرسہ سے علیحدہ نہیں کیا جاتا اس وقت تک دین علماء دین، دینی لوگوں کی بدنامی میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔

فلاں صاحب کی بدفعلی کی عام شہرت ہوگئی، بڑے مدرسین کے سامنے بات آئی، تحقیق کے بعد خبر درست معلوم ہوئی، اس پر فلاں صاحب نے بے عزتی سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ تین مدرسین کو برطرف کردیا اس کے بعد تو فلاں کی گندگی کی شہرت کی انتہا نہ رہی، علماء اپنے طبقہ کو سنبھالنے اور معصوم بچوں کی حفاظت کی فکر کریں''۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا لفافہ ملا، پڑھ کر بہت صدمہ ہوا، ایسے حالات میں حسن تدبیر سے کام لینا چاہئے، اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب کسی سے محبت اور عقیدت ہوتی ہے تو اس کی بری چیز بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور جب بغض پیدا ہو جاتا ہے، تو اچھائی بھی بری معلوم ہوتی ہے، حالانکہ دونوں حالتوں میں اعتدال سے کام لینا چاہئے، یہ چیزیں بازار میں لانے کی نہیں بلکہ بہت سنجیدگی کے ساتھ تنہائیوں میں بیٹھ کر طے کرنے کی ہیں، کسی کے اندر اگر برائی ہو تو خود براہ راست اس سے مل کر سمجھا کر دور کرنے کی ضرورت ہے، ایسا کوئی طریقہ نہ اختیار کرنا چاہئے کہ جس سے فتنہ پیدا ہو، کسی کا بھی معاملہ ہو اس کو اس طرح حل کریئے کہ اگر ہمارے ساتھ یہ معاملہ پیش آتا تو ہم کیا چاہتے اور کیا طریقہ اختیار کرتے، اگر حسن نیت اور اخلاص کے ساتھ معاملہ کا حل سوچا جائے تو اللہ پاک دلوں میں ایسی باتیں القاء فرماتے ہیں جس سے بڑے بڑے فتنے دور ہو جاتے ہیں، آپ حضرات ماشاء اللہ فہیم اور سمجھدار ہیں جو حالات پیش آئے اس میں کس کا قصور ہے، اس کو بھلا دیجئے، اب کیا ہونا چاہئے جس سے یہ آگ ختم ہو اس کی تدبیر کیجئے، معاملات کا سلجھانا مقصود ہو کسی کی تذلیل مقصود نہ ہو، اللہ پاک سب پر رحم اور اپنا فضل فرمائے، آپ کے لفافہ کے بعد اور بھی خطوط اس طرح کے آئے سب کو پڑھ کر سنا دیجئے۔

احقر صدیق احمد

فتنہ کی آگ حسن تدبیر سے ختم کرنی چاہئے

ایک مدرسہ کے مدرس و منتظم کی بدعملی و بدفعلی کی شکایت کا شہرہ تھا پورے علاقہ میں بڑا ہنگامہ اور ہر جگہ اس کا تذکرہ تھا لوگ حضرت کے پاس لکھتے تھے کہ ایسا شخص قوم کا مقتدا بننے کے قابل ہے یا نہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس نے

اس کا جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ مسائل تو ہر ایک کو معلوم ہیں اس سے قبل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں کہ فتنے کی آگ کو حسن تدبیر سے ختم کرنا چاہئے۔

جس کے بارے میں شکایت معلوم ہو براہ راست اس سے ملاقات کر کے حقیقت معلوم کی جائے، غلطی ثابت ہو تو اس کو تنبیہ کی جائے، جب مخالفت ہوتی ہے تو شیطان کی دلچسپی بڑھ جاتی ہے، وہ نہیں چاہتا کہ کوئی کام دین کا ہو، آپ حضرات حسن تدبیر سے کام لیں۔

صدیق احمد

مہتمم مدرسہ سے اگر لوگ مخالف ہوں تو مہتمم کو کیا کرنا چاہئے

ایک صاحب نے لکھا کہ ہمارے یہاں مدرسہ کے مہتمم صاحب سے لوگ بہت زیادہ ناراض ہیں، ان کی وجہ سے بہت لوگ مدرسہ کے مخالف ہو گئے اور صاف صاف کہتے ہیں کہ اگر مہتمم مدرسہ کو الگ کر دیا جائے تو مدرسہ سے ہمارا کوئی اختلاف نہیں۔ مہتمم صاحب کی وجہ سے لوگوں کا مدرسہ میں آنا بند ہے، نیز چندہ میں بھی فرق پڑتا ہے۔ ایسی صورت میں مہتمم صاحب کو کیا کرنا چاہئے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مہتمم کا اگر واقعی قصور ہے اور ان کی وجہ سے مدرسہ پر اثر پڑ رہا ہے تو علیحدہ ہو جانا چاہئے، اور اگر ان کا قصور نہیں ہے صرف ضد ہے تو پھر لوگوں کو اپنی رائے میں تبدیلی کرنا چاہئے، معاملہ دیانت پر ہے۔

صدیق احمد

مدرسہ کے حساب وکتاب کی وجہ سے اختلاف اوراس کا حل

مدرسہ کے ایک ذمہ دار صاحب نے لکھا، کہ جلسہ کے بعد سے میرے خلاف سخت کارروائی ہورہی ہے، حساب وکتاب کے معاملہ میں مجھے بری طرح بدنام کیا جارہا ہے، میرے خلاف محاذ آرائی ہورہی ہے، اسٹرائک کی نوبت ہے ایسے حالات میں کیا کروں مدرسہ میں مقیم رہوں یا علیحدہ ہوجاؤں جلد از جلد جواب سے مطلع فرمائیں۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا جس سے بہت رنج ہے آپ ابھی علیحدہ نہ ہوں بلکہ اس کی تشہیر کریں کہ حساب وکتاب آکر لوگ سمجھ لیں زبانی بھی لوگوں سے بات کیجئے اور کچھ لوگوں کو اس پر آمادہ کیجئے کہ معتبر اور سنجیدہ حضرات کے سامنے حساب ہو، جب حساب ہوجائے اس وقت عام مجمع کے سامنے سب سے دستخط لئے جائیں کہ حساب صحیح ہے اس کے بعد آپ فرمادیں کہ میری ذات سے لوگوں کو اگر اختلاف ہو تو میں علیحدہ ہورہا ہوں، کام کرنے والے کے لئے بہت جگہ ہے، اللہ پاک آپ کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

صدیق احمد

مدرسہ سے علیحدگی کا طریقہ

ایک صاحب ایک مدرسہ میں مدرس تھے وہاں کے حالات سے وہ مطمئن نہ تھے مختلف قسم کی شکایتیں حضرت کی خدمت میں لکھی تھیں اور لکھا تھا کہ میرے ساتھ آج کل وہ سلوک کیا جارہا ہے جیسا کوفہ والوں نے کیا تھا، حضرت نے ان کا خط پڑھ کر فرمایا بس ان کو اتنا ہی آتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اگر وہاں کے حالات آپ کے لئے بہتر نہیں تو آپ وہاں کے ذمہ دار حضرات سے کہہ دیجئے کہ میں فلاں تاریخ تک چلا جاؤں گا، اس کے بعد وہاں سے رخصت ہو جایئے، دوسری جگہ کام کیجئے، کام کرنے والے کے لئے میدان بہت ہے، ہر جگہ ضرورت ہے۔

صدیق احمد

کسی مدرسہ سے مستعفی ہونے کا طریقہ

حضرت کے ایک شاگرد ایک مدرسہ میں مدرس تھے، بعض حالات کی وجہ سے وہاں سے آنا چاہتے تھے، حضرت سے مشورہ کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم

وہاں کوئی انتظام کردو تاکہ تعلیم کا نقصان نہ ہو۔ ایک دم سے آجانے میں تعلیم کا نقصان ہوگا، بغیر اطلاع کے آنا مناسب نہیں۔

صدیق احمد

ایک صاحب جو ایک مدرسہ کے ذمہ دار کی حیثیت سے ایک علاقہ میں حضرت کی طرف سے بھیجے گئے تھے، انہوں نے خط لکھا کہ یہاں پر میرا جی کم لگتا ہے، کسی اور جگہ کام کا جی چاہتا ہے۔............حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک آپ سے کام لے اگر وہاں طبیعت نہ لگتی ہو تو رمضان تک کام کر دیجئے، آئندہ سال کسی کا انتخاب کر کے اپنی جگہ رکھ دیجئے، اور وہاں سب سے مل کر خوشی خوشی رخصت حاصل کیجئے، تاکہ کسی کو بددلی نہ ہو، مدرس کا انتظام ضرور کر دیجئے۔

صدیق احمد

کسی بڑے ادارے کے قریب بڑا ادارہ قائم نہ کیجئے

ایک بڑے عالم نے دیوبند سے خط لکھا کہ میں دارالمبلغین کے نام سے بڑے پیانہ پر ایک ادارہ کھولنا چاہتا ہوں اس ادارہ کے تحت بہت سے کام ہوں گے، منجملہ ان کے یہ کہ اکابر کے ملفوظات، مواعظ خصوصاً حضرت تھانویؒ کی کتابوں کی اشاعت اور مطالعہ کا خصوصی انتظام، فن تجوید وقرأت کا خصوصی شعبہ، درجہ حفظ کی تعلیم، مبلغین واعظین اور مناظرین کی تربیت اور بھی اس کے علاوہ مقاصد اور لمبا چوڑا پروگرام تحریر فرما کر حضرت اقدس سے اس کے متعلق رائے طلب کی تھی غالباً حضرت کی تائید حاصل کر کے اس کو شائع کرنا چاہتے تھے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دعاء کر رہا ہوں اللہ پاک کامیاب فرمائے، حافظ ...... صاحب جوش میں بہت کچھ کہہ دیا کرتے ہیں، آپ نے جو مقاصد لکھے ہیں اس کے لئے دیوبند کے علاوہ کوئی دوسری جگہ تجویز کریں تو بہتر ہو۔ صدیق احمد

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سے عرض کیا تھا کہ مدرسہ دوسری جگہ ہو، ابھی کوئی نام نہ ہو معلوم ہوا ہے کہ وہیں قریب ہی میں مدرسہ قائم کیا ہے، ایسی بات جس سے اختلاف ہو نہیں کرنا چاہئے، یہی لوگ جو اس وقت آپ کا ساتھ دے رہے ہیں یہی مخالفت کریں گے، اس علاقہ میں کام کرنا ہے تو سب سے مل کر کام ہوگا، بہتر تو یہی تھا کہ اس علاقہ سے دور مدرسہ قائم کیا جائے، کسی مدرسہ کا نقصان اگر ہوا تو اخلاص کہاں رہے گا۔

دار العلوم دیوبند میں ایک مرتبہ اختلاف ہوا تو حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی اور حضرت

علامہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہما نے ڈابھیل میں مدرسہ قائم کیا، جس کی برکت سے پورے گجرات میں دین کی اشاعت ہوئی، لوگوں نے پیش کش بھی کی تھی کہ دیوبند ہی میں آپ مدرسہ قائم کریں، ان حضرات نے جواب دیا کہ ہم کو مدرسہ سے اختلاف نہیں ہے ایسا کام نہ کریں گے جس سے مدرسہ کو نقصان پہنچے۔[۱]

امتحان کے لئے کانپور سے کسی کو بلا لیجئے اس وقت یہاں سے کسی کو بھیجا جائے گا تو لوگ یہی رائے قائم کریں گے کہ یہ اختلاف میں خود کرا رہا ہوں۔ صدیق احمد

اگر مخالفت یا مقابلہ میں کوئی مدرسہ کھولے تو کیا کرنا چاہئے

حضرت سے تعلق رکھنے والے ایک عالم صاحب نے ایک مدرسہ عرصہ سے قائم کر رکھا تھا علاقہ کے لوگ ان عالم صاحب کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہوئے تھے، طرح طرح سے ان کی مخالفت کرتے تھے، کچھ دنوں بعد ان کے مدرسہ کے مقابلہ میں ایک مدرسہ بھی کھول دیا گیا، حضرت کو اس کا علم ہوا، افسوس ہوا حضرت نے عالم صاحب کے نام مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے خیریت ہو مجھے پانچ چھ یوم قبل اس کا علم ہوا تھا کہ آپ کے مدرسہ کے مقابلہ میں ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے اس دن سے رنج تو بہت ہے اللہ پاک ہر قسم کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے، وہ لوگ مجھے نہ بلائیں گے کوئی وجہ بھی نہیں سمجھ میں آتی، ان سے کوئی ربط بھی نہیں۔

مدرسہ میں سورہ یسین کا ختم روزانہ کیا جائے، آپ ان لوگوں سے کسی قسم کا تعرض نہ کریں، اور نہ ہی اس کا تذکرہ ہو، صبر وتحمل سے کام لیں اللہ پاک ہر طرح نصرت فرمائے۔

صدیق احمد

---

[۱] خط کشیدہ عبارت حضرت اقدسؒ نے نظر ثانی اور تصحیح کے وقت اضافہ فرمائی۔ زید

دوسرا مدرسہ دوسرے محلّہ میں ہونا چاہیے

ایک صاحب نے اپنے حالات تحریر فرکر دریافت فرمایا کہ چھوٹے چھوٹے مدرسے دو کھل گئے ہیں، دونوں مدرسوں کو ایک کرلیا جائے یا دونوں علیحدہ چلنے دیئے جائیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دو مدرسہ چل سکتے ہوں تو بہتر ہے مگر علیحدہ علیحدہ محلے میں ہوں، ستنا میں ایک بڑے مدرسہ کی ضرورت ہے، مکتب تو کئی جگہ ہوسکتے ہیں بڑا مدرسہ جس میں باہر کے بھی لڑکے ہوں اس کے لئے کوئی جگہ تجویز کیجئے۔ صدیق احمد

دوسرے کے مدرسہ میں دخل دینا مناسب نہیں

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ میں فلاں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں، دوسرے لوگوں کو ترقی مل رہی ہے، کتابیں پڑھانے کو دی جارہی ہیں، اور میں جہاں ہوں وہیں ہوں میری ترقی نہیں ہورہی اسی لئے میری استعداد نہیں بن رہی اگر آپ حضرت مہتمم صاحب کے پاس سفارش نامہ لکھ دیں کہ آئندہ سال اس کا خیال رکھا جائے تو امید ہے کہ انشاء اللہ کتابیں مل جائیں گی۔

لہٰذا حضرت سے درخواست ہے کہ سفارش نامہ تحریر فرمادیں، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

عزیزم مولوی......... سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دوسری جگہ کے نظام میں دخل دینا مناسب نہیں ہے، آپ درخواست دیں انشاء اللہ منظور کرلیں گے۔

آپ کیا کتابیں چاہتے ہیں، مولوی........صاحب کب آ رہے ہیں۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ میں اختلاف اور حضرت کی ہدایت

ایک صاحب نے تحریر فرمایا کہ مدرسہ کے ذمہ دار اور مدرسین کے درمیان باہم اختلاف ہوگیا جس کی وجہ سے مدرسہ بند ہوگیا، اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ مدرسین سے کہا جاتا تھا کہ چھ گھنٹے تعلیم لازمی ہے اور وہ اس پر تیار نہ تھے اس کی وجہ سے مدرسہ بند ہوگیا، حضرت والا سے گذارش ہے کہ کوئی ذمہ دار اچھا مدرس بھیج دیں جو اچھی طرح تعلیم دے، حضرت نے فرمایا عجیب حال ہے اتنی معمولی باتوں کی وجہ سے اس قدر شدید اختلاف، ارے کسی طرح نبھانا چاہیے، اور یہ جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اختلاف ختم کرائیے، اتحاد کے ساتھ کام کریں، کسی کو ذمہ دار بنادیا جائے، اس کے مشورہ سے کام کیا جائے، مدرسہ میں اخلاص اور دیانت داری کے ساتھ کام ہونا چاہئے۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ میں اختلافی حالات تھے ان میں سے ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں خط لکھ کر مشورہ طلب کیا، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی السلام علیکم

اگر وہ علیحدہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ علیحدہ ہوجائیے، انشاء اللہ سکون حاصل ہوگا، اختلاف کے بعد علیحدہ ہوئے تو اس میں نقصان ہے۔

صدیق احمد

ایک مدرسہ میں شدید اختلاف تھا حضرت نے اپنے متعلقین شاگردوں کو مشورہ دیا تھا

کہ خوش اسلوبی سے تم ہی لوگ علیحدہ ہو جاؤ اور کہہ دینا کہ میری کچھ مجبوریاں ہیں اس وجہ سے علیحدہ ہوتا ہوں، میری وجہ سے مدرسہ کو نقصان نہ ہونا چاہئے، استعفاء پیش کردینا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا، ذمہ دار صاحب نے استعفیٰ قبول کرلیا اور حضرت کی خدمت میں اس انداز کا خط لکھا کہ ''استعفیٰ دینے والوں کو بھی اب آسمان کے تارے نظر آئیں گے''، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات کا علم ہوا، مقدرات کو کوئی روک نہیں سکتا، جو خدا کو منظور ہوتا ہے، وہی ہوتا ہے، بغیر خدا کے حکم کے کوئی کچھ نہیں کرسکتا اللہ پاک سب پر فضل فرمائے۔

صدیق احمد

ایک دینی مدرسہ کا اختلاف اور صلح وصفائی کی صورت

کھنڈوہ میں حضرت نے ایک مدرسہ قائم فرمایا اور اپنے دو شاگردوں کو کام کے لئے وہاں بھیجا ماشاء اللہ کافی کامیابی ہوئی لیکن کچھ دنوں بعد مدرسہ اختلاف کا شکار ہوگیا، مدرسہ کی رقم کی بابت مسئلہ زیر غور تھا کہ کہاں رکھی جائے اور کس طرح خرچ کی جائے مدرسین کی نگرانی کا مسئلہ بھی زیر غور تھا، حضرت کے فرستادہ مدرسین کی بھی نگرانی کرتے تھے، اس پر دوسرے مدرسین نے اس پر اعتراض کیا نیز یہ لوگ اطراف کے مکاتب کی بھی نگرانی کرتے تھے، حضرت نے آنے والے حضرات کی پوری گفتگو سن کو مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔

باسمہ سبحانہ

بخدمت جمیع ارکان مدرسہ خیر العلوم کھنڈوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مدرسہ کے حالات کا علم ہوا، جب تک نظم کے ساتھ اور اتحاد واتفاق کے ساتھ کام نہیں ہوتا

ترقی نہیں ہوتی، ہر شخص مدرسہ کی ضرورت کو اپنی ضرورت سمجھے اس وقت چند امور پیش کر رہا ہوں۔

(۱) مدرسہ کی آمد و خرچ کا حساب مولوی سلامت اللہ صاحب دیکھا کریں۔

(۲) مدرسہ کی پوری رقم بینک میں جمع کی جائے کسی کے پاس نہ رہے، بینک سے رقم دو ممبروں کے دستخط سے نکالی جائے جن کو آپ لوگ طے کریں۔

(۳) مولوی سلامت اللہ صاحب مولوی ہاشم مدرسہ کے طلباء کی نگرانی کریں، اطراف کے جو مکاتب ہیں ان کا نظم و نسق دیکھیں گے نیز مدرسہ کی تمام ضروریات کی اطلاع ممبران مدرسہ کو کیا کریں گے، صرف خیر العلوم کے مدرسین کے معاملہ میں خود کچھ نہ کریں گے ممبران مدرسہ جو مناسب ہوگا کارروائی کریں گے۔

بہتر یہ ہے کہ مدرسہ کے ممبران میں سے جو حضرات کھنڈوہ میں موجود رہتے ہیں وہ باری باری سے ہر دوسرے تیسرے دن تعلیمی نگرانی کیا کریں، طلبہ سے تحقیق کریں کہ تعلیم کیسی ہو رہی ہے، یہ نظام شعبان تک چلایا جائے بعد رمضان شوریٰ ہوگی اس میں جو کچھ طے ہوگا اس پر عمل ہوگا۔

احقر صدیق احمد

۱۰ ربیع الاول ۱۴۱۷ھ

ممبران مدرسہ نے اخیر کی تجویز کے متعلق عرض کیا تھا کہ ہم لوگ اس لائن کے نہیں مدرسہ کی تعلیم کی نگرانی ہم لوگ نہیں کرسکیں گے، مولوی سلامت اللہ صاحب ہی کے ذمہ یہ کر دیجئے حضرت نے فرمایا کہ اسی سے تو سارا فتنہ کھڑا ہوا تھا یہ کام ان سے نہ کرائیے، آپ لوگ ہمت کریئے، وہ لوگ اس پر تیار نہ ہو رہے تھے حضرت نے فرمایا تو پھر ایک ناظم کو رکھ لیجئے وہ سب کی نگرانی کرے لیکن ناظم ابھی جلدی نہ مل سکے گا، کچھ دن انتظار کرنا پڑے گا ابھی آپ لوگ ایسے ہی چلایئے جب ناظم کا انتظام ہو جائے گا دیکھا جائے گا۔

بعد میں حضرت کے فرستادہ مولانا سلامت اللہ صاحب ہی ناظم بنا دیئے گئے اور ماشاء اللہ مدرسہ ترقی پر ہے اور اطراف میں بھی کام ہو رہا ہے۔

۱۴۲۶ھ

مدرسہ کے ذمہ دار کو حالات سے مطلع کریں

ایک صاحب نے حضرت کی خدمت میں ایک مدرسہ والوں کی بہت کافی شکایتیں لکھیں پورا خط شکایتوں سے بھرا ہوا تھا، اخیر میں یہ بھی لکھا تھا کہ حضرت آپ سے درخواست ہے مدرسہ کے پورے اسٹاف کو بدل کر دوسرے اسٹاف کو رکھ دیجئے، یہ مدرسہ حضرت ہی کی سرپرستی میں چل رہا تھا۔ حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حالات معلوم ہوئے، بہت افسوس ہوا، ایسے لوگ کیا دین کا کام کریں گے، یہ حالات مدرسہ کے ذمہ دار حضرات کو آپ لوگ بتائیں وہ حضرات ان مدرسین سے باز پرس کریں۔

صدیق احمد

آپ کے یہاں مدرس کیوں نہیں ٹھہرتے

قصبہ جالون کے بعض مدرسہ کے ذمہ داروں نے لکھا کہ یہاں کوئی مدرس نہیں، مدرسہ کا نظام درہم برہم ہے، حافظ .... صاحب سے یہاں کا سارا طبقہ متنفر ہے، خدا بہتر جانے کیوں، میں نے قوم کا پیسہ جمع کر رکھا ہے، اس کا کیا مصرف کروں، آپ کسی مدرس کو بھیج دیں، مولانا عبداللہ صاحب کا آنا طے ہوا تھا، لیکن وہ تشریف نہیں لائے، حضرت نے جواب تحریر فرمایا۔

مکرمی زید کرمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے یہاں مدرس کیوں نہیں ٹھہرتے، آپ اس پر غور کریں، حافظ ...... صاحب سے لوگ کیوں ناراض ہیں، اس کی وجہ آپ نے نہیں لکھی، معلوم ہو جائے تو اس پر غور کیا جائے،

مولانا عبداللہ صاحب کے بارے میں مجھے کچھ علم نہیں کہ وہ کہاں ہیں اور آپ لوگوں سے کیا بات ہوئی ہے۔ صدیق احمد

مدرسہ چلانا اہل علم کا کام ہے

عوام کی دخل اندازی اور عالم کی ناقدری کے بعد مدرسہ نہیں چل سکتا

مکرمی جناب........ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حالات کا علم ہوا، آپ حضرات نے جو معاملہ کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حضرات کو مولانا پر اعتماد نہیں ہے، اتنی محنت مولانا نے کی اور اپنی جان کھپاوی اور آپ حضرات نے یہ حرکت کی کہ روپیہ اپنے نام جمع کیا مولانا کا اس میں نام تک نہیں، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ مولانا بھیک مانگ کر آپ حضرات کو رقم دیا کریں اور آپ اپنی من مانی کیا کریں مجھے یہی خطرہ تھا کہ کام کی شکل اس علاقہ میں نہ ہو سکے گی، آج تک کسی عالم دین کی قدر نہ ہوئی، ''اورئی'' کے لوگوں کو تو یہ کہنا چاہئے کہ مولانا آپ اپنی صوابدید پر جس طرح چاہیں مدرسہ چلائیں، ہم سب لوگ آپ کے خادم رہیں گے اور ہر ممکن تعاون کریں گے، مدرسہ میں دخیل نہ ہوں گے، اگر آپ لوگ کام کرنے دیتے تو علاقہ میں علم پھیل جاتا، گھر گھر حافظ و عالم ہوتے لیکن ایسا نہ ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اہل علم کی ناقدری کی وجہ سے اللہ کی طرف سے یہ بات ہے کہ وہاں کوئی علمی مرکز نہ ہو یہ اللہ پاک کی ناراضگی کی علامت ہے، جالون کے لوگوں کا یہی حال رہا اورئی میں کچھ امید تھی لیکن وہاں بھی مایوسی ہے، بڑی بڑی تدبیریں کی گئیں سب کی خوشامد کی گئی لیکن کوئی صورت کارگر نہ ہوئی، آپ حضرات کے سامنے مولانا پورا حساب دے دیں گے، اور اپنی عزت بچا کر رخصت ہو جائیں گے، آپ جانیں جس طرح چاہیں کریں، مدرسہ چلانا اہل علم کا کام ہے، ہر شخص مدرسہ نہیں چلا سکتا۔

صدیق احمد غفرلہ

خادم جامعہ عربیہ، ہتورا، باندہ

باب۷

اتحاد و اتفاق کے سلسلہ میں حضرت کا تحریر کردہ اہم مضمون

(علاقہ اور خاندان کے آپسی اختلاف کے موقع پر حضرت نے عوام کے لئے آسان زبان میں یہ مضمون تحریر فرمایا تھا):

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ، اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ، اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ، غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ، آمین.

محترم بھائیو اور دوستو! جو بات اس وقت کہی جا رہی ہے اس کی طرف سب سے پہلے میں اپنے آپ کو دعوت دیتا ہوں اور جو صورت حال پیش آئی ہے اس کو اپنی کوتاہیوں اور بدعملیوں کا نتیجہ سمجھتا ہوں، اور جب تک میرا معاملہ اللہ پاک سے صاف نہیں ہوگا اور میرے قصور کو غفور رحیم جب تک محض اپنے رحم و کرم سے سے درگذر نہ فرمائیں گے، اس وقت تک معاملہ کی نوعیت درست نہیں ہوسکتی، اس سلسلہ میں آپ حضرات کے تعاون کی ضرورت ہے کہ خداوند کریم سے آپ لوگ دعاء کریں کہ اللہ پاک اس سیہ کار کی خطاؤں کو اپنے حبیب پاک کے طفیل معاف فرمادے، لیکن کسی کے حق میں جناب باری کی درگاہ میں دعاء اس وقت قبول ہوتی ہے جب اپنا معاملہ صاف ہو، اس لئے ہر شخص اپنے کو خواہ خیال ہی کے درجہ میں قصوروار سمجھ کر جس قسم کی صفائی کی ضرورت قبولیتِ دعاء کے لئے مشروط ہے، ویسی صفائی کر کے اس عاجز کی اعانت کیجئے جس کا میں بہت ممنون ہوں گا، اس قسم کی صفائی کیسے ہو اس کو سنئے لیکن پوری دیانت داری کے ساتھ، اور قبر والی زندگی اور میدان حشر میں باری تعالیٰ کے سامنے حضوری کا استحضار رکھ کر سنئے.

پیارے بھائیو! اللہ پاک نے ہم سب کو محض اپنے فضل و کرم سے مسلمان اور حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرما کر زندگی گذارنے کا بہترین قانون عنایت فرمایا ہے، ہم کسی حال اور کسی شعبہ میں تاریکی کے اندر نہیں، ہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور اسوہ حسنہ میں ہر چیز کا نمونہ ملے گا۔

موجودہ صورتحال میں ہمارا کیا عمل ہونا چاہئے، اس کو قرآن پاک اور احادیث میں دیکھئے آپ کو ہدایت کی راہ ملے گی، چند آیات اور احادیث آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔

اتحاد واتفاق سے متعلق چند آیات قرآنیہ

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُم مُسْلِمُونَ. وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا، وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا، كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ.

(آل عمران، پ:۴)

(ترجمہ) اے ایمان والو اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے، اور بجز اسلام کے کسی اور حالت میں جان مت دینا، اور باہم سب مل جل کر اتفاق کے ساتھ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو، نا اتفاقی اور اختلاف مت کرو، اور تم پر جو اللہ کا انعام ہے اس کو یاد کرو، (ایک وقت وہ تھا) کہ تم دشمن تھے پس اللہ نے تمارے قلوب میں الفت ڈال دی، پس تم اللہ کے اس انعام سے بھائی بھائی ہو گئے، اور تم لوگ دوزخ کے گڑھے کے کنارے تھے سو اس سے خدا تعالیٰ نے تمہاری جان بچائی، اس طرح اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے لئے اپنے احکام بیان کر کے بتلاتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ راہ راست پر رہو۔

آیت کا شان نزول

اس کا شان نزول یہ ہے کہ شاس بن قیس ایک بہت کینہ پرور آدمی تھا اس نے اوس اور

خزرج کے دو قبیلوں کو باہم متحد اور ملے جلے ایک جگہ دیکھا بس حسد کی وجہ سے جل گیا کہ کل تک یہ دونوں لڑتے رہے اور صدیاں ان کی لڑائی میں گذریں، اور اب مسلمان کیا ہوگئے کہ سب چیزیں ختم کردیں، اس نے ایک چال چلی اور لڑائی والے سارے واقعات کو بیان کرنا شروع کیا، پچھلی باتیں جب یاد آئیں تو پھر آپس میں تلواریں میان سے نکل آئیں اور قریب تھا کہ پھر جنگ شروع ہوجائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا آپ تشریف لے گئے اور ان کو سمجھایا، ان کو تنبہ ہوا، اور توبہ کی، اور ایک دوسرے سے گلے لگ کر بہت روئے۔

میرے بھائیو! ذرا غور کیجئے اس آیت پر ہمارا کہاں تک عمل ہے؟ کیا ہم کو جیسا اللہ سے ڈرنا چاہئے ویسا ہی ڈر رہے ہیں؟ اللہ سے ڈرنے والوں کا یہی حال ہوتا ہے جو ہمارا ہے؟ کیا ہمارا عمل یہی ثابت کرتا ہے کہ ہم اسلام ہی پر مرنا چاہتے ہیں؟ ہماری یہ بداعمالیاں اسلام کو صحیح سلامت لے جانے دیں گی؟ کیا واقعی ہم مل جل کر اور متفق ہوکر اللہ کی رسی کے ساتھ اپنے کو وابستہ کئے ہوئے ہیں؟ کیا اللہ کا انعام ہم یاد کرتے ہیں؟ اللہ کی نعمتیں یاد کرنے والوں کی ایسی ہی زندگی ہوتی ہے؟

اللہ پاک کی آیات اور احکام پر ہم چل کر ہدایت حاصل کررہے ہیں؟ کیا ہدایت پر رہنے والوں کے یہی آثار ہوتے ہیں؟

بھائیو! اگر ایسا نہیں اور واقعی یہی بات ہے کہ آیت کے مقتضی سے ہماری زندگی کوری ہے تو پھر مسلمان ہونے کے ناتے سے ہم کو اپنی زندگی میں تبدیلی کرنی چاہئے، یا نہیں؟

دوسری آیت

ایک جگہ ارشاد ہے، وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا، وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (مائدۃ، پ:۶)

(ترجمہ) اور دیکھو ایسا نہ ہو کہ تم کو کسی قوم سے جو اسی سبب سے بغض ہے کہ انہوں نے تم کو مسجد

حرام سے روک دیا تھا وہ تمہارے لئے اس کا باعث ہو جائے کہ تم حد سے نکل جاؤ، اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کیا کرو، اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، احکام کی مخالفت کرنے والوں کے لئے بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں"۔

دیکھئے وہ بغض جس کا سبب دین ہو (یعنی بغض ایمانی) اس میں زیادتی اور ظلم سے روکا گیا ہے اور انصاف کی تعلیم دی گئی ہے، گناہ اور زیادتی میں اعانت اور طرفداری کی ممانعت کی گئی ہے، تو پھر بغض نفسانی میں یہ چیزیں کیسے جائز ہوں گی۔

تیسری آیت

ایک اور آیت یاد آئی فرمایا: اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ، اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا. (بنی اسرائیل، پ:۱۵)

بیشک شیطان (سخت کلامی کرا کے) لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے، واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

اس میں لڑائی جھگڑے کی نسبت شیطان کی طرف کی گئی ہے کہ یہ کام شیطان کراتا ہے، اور شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے، تو جس کو اللہ پاک نے دشمن کہا ہے، اس کے ساتھ ہمارا اتنا میل کہ وہ جو کچھ کہے ہم کو انکار نہیں، جو کام ہم سے لینا چاہے ہم ایک مطیع غلام کی طرح اس کے بجالانے کے لئے ہر وقت تیار، اور جس سے اللہ نے مل جل کر رہنے کا حکم دیا ہے اس سے بیزار اور دشمنی، یہ کیسا قلب موضوع ہے؟ کیا یہ چیز ہم کو مسلمان باقی رکھے گی؟ ڈرنے کا مقام ہے، کیا مسلمان ہو کر ایسی ہی زندگی ہونی چاہئے، سوچئے کیسی زندگی ہونی چاہئے۔

اس سلسلے میں چند احادیث کا محض ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

اخوت وہمدردی اور اتحاد واتفاق سے متعلق

چند احادیث نبویہ کا ترجمہ

(۱) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا کہ مسلمانوں کو آپس میں اس طرح رہنا چاہئے جیسے جسم کے اعضاء کہ ایک کو اگر کسی قسم کا دکھ اور تکلیف ہوتی ہے تو دوسرا عضو بے قرار ہو جاتا ہے۔

(۲) ایک جگہ فرمایا کہ جب تک تم مؤمن نہ ہو گے جنت میں داخل نہ ہو سکو گے، اور جب تک آپس میں محبت نہ رکھو گے مؤمن نہیں ہو سکتے۔

(۳) فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہے، اور مؤمن وہ ہے جس کی طرف سے اپنی جانوں اور مالوں کے بارے میں لوگوں کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

(۴) ایک جگہ تین مرتبہ قسم کھا کر فرمایا کہ جس کی وجہ سے پڑوسی کو تکلیف ہو وہ مؤمن نہیں۔

(۵) اور ارشاد فرمایا اپنے پڑوسی کے ساتھ تم اچھا سلوک کرو تب تم ایمان والے کہلاؤ گے۔

(۶) ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسیوں کو نہ ستائے۔

(۷) ایک اور حدیث میں فرمایا تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ چاہئے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

ان احادیث کی روشنی میں ہم اپنے کو پرکھیں، کیا ہمارا مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہے کہ ایک کی بے چینی ہمارا چین اور آرام ختم کر دے؟ اور ہم اس کی پریشانی اور تکلیف کو دور کرنے کے لئے بے چین ہو جائیں؟ کیا ہمارا تعلق محبت کا ہے؟ کیا ہماری زبان اور ہمارے ہاتھوں سے مسلمانوں کی عزت نہیں ختم ہو رہی؟ کیا ہمارا ایمان ان لوگوں کی جان اور مال کی پاسبانی کر رہا ہے؟ کیا ہمارے پڑوسیوں کو ہم پر اعتماد حاصل ہے؟ ان کے ساتھ ہم خیر خواہی کا

معاملہ کرتے ہیں؟ کیا پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کا ہم معاملہ کرتے ہیں؟ کیا ہم اپنے لئے جو پسند کرتے ہیں وہی دوسرے کے حق میں بھی چاہتے ہیں؟؟ اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر ہم کو اپنے بارے میں سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا کیا حشر ہوگا، اور ہم کس گھاٹ اتارے جائیں گے، ذرا سی کوئی بات ہوئی ہم دین ودیانت، ایمان سب چھوڑ دیتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو پس پشت ڈال کر خوب خوب نفسانی جذبات سے کھیلتے ہیں، ہمارے لئے ذرا سی بات ایک فتنہ کا ذریعہ بن جاتی ہے، بالکل اندھے ہوکر انجام اور آخرت کو فراموش کرکے نِرَہ شیطان بن جاتے ہیں، نہ قرآن اور حدیث کی پرواہ رہتی ہے اور نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہوتی ہے؟ برسوں کی گذری ہوئی باتیں ہمارے لئے نئی ہوجاتی ہیں، کیا ہماری پارٹی اور طاقت ہم کو خدا کے عذاب سے بچائے گی؟

ظالم فتنہ پرور اور فسادی پر اللہ کا قہر نازل ہوگا

دیکھئے جو بھی ظلم پر کمر باندھ لیتا ہے اور حد سے تجاوز کرتا ہے، اللہ کا عذاب اس کو اس طرح دبوچ لیتا ہے کہ وہ ہکابکا رہ جاتا ہے، اس وقت نہ اس کی سنی جاتی ہے، اور نہ اس کے حق میں کسی کی سنی جاتی ہے، کیا ہم اسی کا انتظار کر رہے ہیں، تو پھر دیکھ لیجئے گا کہ یہ سینہ زوری آپ کا کیا حشر کرتی ہے، معاملہ کو اس کی حد پر رکھنا چاہئے، اس میں حاشیہ آرائی کرکے حد سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔

فتنہ سے بہت بچنا چاہئے

میرے بھائیو! فتنہ سے بہت بچنا چاہئے اور فوراً اس کو ختم کرنا چاہئے، آپس کے اختلاف کے بعد خدا کی رحمت نہیں رہتی، زندگی میں بغض، کینہ، غیبت، حسد بہتان وغیرہ کی عملداری ہوجاتی ہے، اللہ پاک ہدایت کی توفیق سلب کرلیتے ہیں، اس کی موت بری موت ہوتی ہے، زمین اس پر لعنت کرتی ہے، آسمان اس پر لعنت کرتا ہے، اللہ اور اس کا رسول اور ہر مخلوق اس

پر لعنت کرتی ہے، اور اگر اس کے برخلاف اللہ اور اس کے رسول کی مرضی کے مطابق زندگی ہوتی ہے اس پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فخر کرتے ہیں، ہر مخلوق اس کے لئے دعاء کرتی ہے۔

موجودہ فتنہ وفساد کو جلد ختم کیجئے

بھائیو! یہ موجودہ صورتحال بہت خطرناک شکل اختیار کرتی جارہی ہے، اس میں آپ کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ ہر ممکن صورت سے اس کو ختم کیجئے، اور شیطان نے جس قدر اس کو بڑھانے کی کوشش کی ہے آپ اللہ اور اس کے رسول کی لائی ہوئی ہدایت پر عمل کرکے اس کی کمر توڑ دیجئے، اور مایوس کردیجئے کہ آئندہ اس کی ہمت نہ ہوسکے کہ اس دروازہ کی طرف رخ کرسکے، آپ اس کو دکھادیں کہ تو نے اس میں طرح طرح کی شاخیں پیدا کرنے کی کوشش کی ہم نے اس درخت کی جڑ ہی کاٹ دی اور ساری کدورتیں جواب تک ہمارے قلب میں پرورش پاتی رہیں آج ان سب کو ختم کرتے ہیں، آج سے ساری باتیں ختم کرکے اپنے قلب کو ہمیشہ کے لئے صاف رکھنے کا عہد کرتے ہیں، اب ہمارا قلب ایک مؤمن کا قلب ہوگا، ہم ایک دوسرے کی ایذاء رسانی سے اس طرح بچیں گے جس طرح کوئی زہر اور سانپ سے بچتا ہے، ہمارے ہاتھ پیر ایک دوسرے کی ہمدردی میں صرف ہوں گے، ہم اپنی جان مال، عزت آبرو سے زیادہ دوسرے کی ان تمام چیزوں کی حفاظت کریں گے۔

بھائیو! اگر آج ہم سنبھلتے ہیں اور سب باتوں کو ختم کرکے قلب کی صفائی کرکے اوس اور خزرج کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ہم گلے مل کر اتفاق کے ساتھ زندگی گذارنا طے کرتے ہیں تو انشاء اللہ ایک بڑی رحمت کا اپنے لئے دروازہ کھول رہے ہیں۔

اور اگر ایسا نہیں کرتے تو پھر جو کچھ ہوگا آپ اسی دنیا میں دیکھ لیں گے، آخرت میں جو حشر ہوگا وہ اس کے علاوہ ہے جو بہت ہی خطرناک ہے، ہم کو اللہ پاک کی عادت کچھ ایسا ہی بتاتی ہے۔

اختلاف کے وقت ہم کو کیا کرنا چاہئے

بھائیو! ایسی حالت میں یہ نہ دیکھنا چاہئے کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا، یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم کو کیا کرنا چاہئے، اللہ اور اس کے رسول نے کیا سبق دیا ہے، اسوہ حسنہ کیا کہتا ہے، اگر یہ سوچ لیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو سچ کہتا ہوں کہ ایسی زندگی اللہ نصیب فرمادیں گے جس کے لئے برسوں لوگ مجاہدہ کرتے ہیں، اسی چیز کو اللہ پاک اپنے بندوں میں دیکھنا چاہتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی کر کے دکھایا ہے، مکی زندگی، ہجرت، طائف، غزوات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ہم کو کیا سبق دیتے ہیں، فتح مکہ کے بعد جب مجرمین سامنے کھڑے کئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا، سب کا قصور معاف کر دیا یا نہیں۔

مومن کے دل میں اللہ نے بڑی وسعت دی ہے، وہ یہاں بدلہ نہیں لیتا بلکہ قصوروار کا قصور معاف کر کے اللہ کے یہاں بہت بڑے انعام کو حاصل کرتا ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے، وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، مطلب یہ کہ تم میرے بندوں کا قصور معاف کر دو میں تمہارے قصور کو معاف کر دوں گا، کیا یہ سودا تم کو پسند نہیں؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَنْ اَسَاءَ اِلَيْكَ.

(ترجمہ) جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق پیدا کرو، تم پر جو ظلم کرے اس کو معاف کر دو، تمہارے ساتھ جو بدسلوکی کرے تم اس کے ساتھ اچھے سلوک کا معاملہ کرو۔

بھائیو! ان آیات اور احادیث پر کون عمل کرے گا، ہم ایمان لانے کے بعد اور اللہ اور رسول سے رشتہ جوڑنے کے بعد اتنا بھی نہیں کر سکے، لعنت ہے ایسی عزت پر جس کے آگے اللہ پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی عزت نہ باقی رہے، اور تف ہے ایسی زندگی پر جس میں اسوہ نبی پر عمل نہ ہو، کیا یہی منھ لے کر حضور کے سامنے جائیں گے۔

بھائیو! جو ناپاک منصوبے تیار کئے ہیں ان پر عمل کرنے کے بعد کیا اطمینان اور چین

نصیب ہو جائے گا؟ کیا یہی دنیا ہمارے لئے دوزخ نہ ہو جائے گی؟۔

بھائیو! میری حالت اب ایسی نہیں کہ زیادہ لکھ سکوں، دو بج رہا ہے، نیند تو کیا آئے گی، اللہ پاک جب سلائیں گے تب ہی سونا ہوگا، مجھے اس سلسلہ میں بہت پریشانی ہے بہت سے کام رک گئے۔

آخری گذارش

اب آخری گذارش میری سب بھائیوں سے ہے خواہ اس واقعہ سے متعلق ہو یا نہ ہو، جس کو جس سے جس قسم کی شکایت ہو اللہ کے واسطے ختم کر دے، اور اپنے کیے ہوئے پر نادم ہو کر آئندہ کے لئے بہترین محبت اور اتفاق والی زندگی گذارنے کی کوشش کرے، کوئی خلش ہو اس کو فوراً دفع کر دے، جب تک کسی بات کو خود نہ سن لے اس پر یقین نہ کرے، اور سن لینے کے بعد جلدی اس کی صفائی کر کے پھر ایک دل ہو جائے، کسی کی طرف سے کینہ اور بغض نہ رکھے، اس سے بہت نقصان ہوتا ہے، اعمال حسنہ غارت ہو جاتے ہیں، ہماری ساری کمائی ایک منٹ میں شیطان لوٹ لیتا ہے۔

موجودہ واقعہ میں آپ لوگ انتہائی صفائی قلب اور فراخدلی کے ساتھ باہم مشورہ سے ایسی صورت اختیار کریں جس سے سب کو تسلی ہو جائے، وہ خوشی سے معاف کر دیں یہ ان کی مرضی ہے، اپنی طرف سے ان کو مجبور نہ کیا جائے۔

دعائیہ کلمات

آیئے اب نہایت الحاح اور زاری کے ساتھ سب مل کر جناب باری تعالیٰ میں دعا کریں، اے پروردگار ہم سیہ کار اور خطا کار بندے اپنے کئے ہوئے پر نادم ہو کر تیری جناب میں حاضر ہوئے ہیں، اور اپنے جرم کا اقرار کرتے ہیں، اے اللہ ہماری خطاؤں کو بخش دے ہم سے تیرے احکام کی پامالی ہوئی، اے اللہ اس کو اپنے فضل و کرم سے درگذر کر دے، ہم نے وہ کیا جو نہ

کرنا چاہئے، اس سے دور رہے جس سے قریب ہونا چاہئے، اور اس سے قریب رہے جس سے دور رہنا چاہئے، اے اللہ ہم نے اس کی سزا دیکھ لی، ہمارا اطمینان گیا، ہم پر مصائب اور پریشانیاں مسلط ہوئیں، ہم بہت سے خیر کے کاموں سے محروم ہوگئے ہم پر شیطان کا قابو چلنے لگا، ہم سے تیری رحمت اٹھنے لگی، یا اللہ اپنے فضل وکرم سے ہماری پریشانیاں دور فرما، ہم کو اطمینان نصیب فرما، اے اللہ اگر تو نے محروم کیا تو ہم کہیں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ، رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ.

تحفۂ مدارس

مدرسہ قائم کرنے اور چلانے کا طریقہ

مدارس کے باہمی اختلافات اور ان کا حل

مکاتیب

حضرت اقدس مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ

جمع وترتیب

محمد زید مظاہری ندوی استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

نعیمیہ بکڈپو، دیوبند، یوپی